edited

سلسلۂ انجمن ترقیٔ اُردو نمبر ۱۱

قُطب مُشتری

تصنیف مُلّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو (ہند)

شائع کردہ

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

دی اسٹینڈرڈ انگلش اُردو ڈکشنری

جس قدر انگلش اُردو ڈکشنریاں اب تک شائع ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ جامع اور مکمل یہ ڈکشنری ہے - اس میں تخمیناً دو لاکھ انگریزی الفاظ اور محاورات کی تشریح کی گئی ہے - چند خصوصیات ملاحظہ ہوں - (۱) یہ بالکل جدید ترین لغت ہے - انگریزی زبان میں اب تک جو تازہ ترین اضافے ہوئے ہیں وہ تقریباً تمام کے تمام اس میں آگئے ہیں - (۲) اس کی سب سے بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ادبی، مقامی، اور بول چال کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ کے معنی بھی شامل ہیں جن کا تعلق علوم و فنون کی اصطلاحات سے ہے - اسی طرح ان قدیم اور متروک الفاظ کے معنی بھی درج کیے گئے ہیں جو ادبی تصانیف میں استعمال ہوئے ہیں - (۳) ہر ایک لفظ کے مختلف معانی اور فروق الگ الگ لکھے گئے ہیں اور امتیاز کے لیے ہر ایک کے ساتھ نمبر شمار دے دیا گیا ہے - (۴) ایسے الفاظ جن کے مختلف معنی ہیں اور ان کے نازک فروق کا مفہوم آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا، ان کی وضاحت مثالیں دے دے کر کی گئی ہے - (۵) اس امر کی بہت احتیاط کی گئی ہے کہ ہر انگریزی لفظ اور محاورے کے لیے ایسا اردو مترادف لفظ اور محاورہ لکھا جائے جو انگریزی کا مفہوم صحیح طور سے ادا کر سکے اور اس غرض کے لیے تمام اردو ادب، بول چال کی زبان اور پیشہ وروں کی اصطلاحات وغیرہ کی پوری چھان بین کی گئی ہے - یہ بات کسی دوسری ڈکشنری میں نہیں ملے گی - (۶) ان صورتوں میں جہاں موجودہ اُردو الفاظ کا ذخیرہ انگریزی کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہے، ایسے نئے مفرد یا مرکب الفاظ وضع کیے گئے ہیں جو اردو زبان کی فطری ساخت کے بالکل مطابق ہیں - (۷) اس لغت کے لیے کاغذ خاص طور پر باریک اور مضبوط تیار کرایا گیا تھا جو بائبل پیپر کے نام سے موسوم ہے - طباعت کے لیے اردو اور انگریزی ہر دو خوبصورت ٹائپ استعمال کیے گئے ہیں - جلد بہت پائدار اور خوشنما بنوائی گئی ہے -

(ڈمائی سائز - صفحات ۱۵۱۳ + ۳۳) قیمت سولہ رُپے علاوہ محصول ڈاک

اسٹوڈنٹس انگلش اُردو ڈکشنری

یہ بڑی لغت کا اختصار ہے - لیکن باوجود اختصار کے بہت جامع ہے - صرف متروک اور غریب الفاظ یا بعض ایسی اصطلاحات جن کا تعلق خاص فنون سے ہے اور ادب میں شاذ و نادر استعمال ہوتی ہیں، خارج کردی گئی ہیں -

۲۲×۱۸ سائز، حجم ۱۴۶۲ + ۱۹ صفحے قیمت پانچ رُپے علاوہ محصول ڈاک -

انجمن ترقی اُردو (ہند) نئی دہلی

سلسلۂ انجمن ترقیٔ اردو نمبر ۱۱

قطب مشتری

تصنیف ملّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اردو (ہند)

شائع کردہ
انجمنِ ترقیٔ اردو (ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین قطب مشتری

مینیجر انجمنِ ترقیِ اردو (ہند) نے نئی دہلی سے شائع کیا

اور

خان صاحب عبد اللطیف نے مطبع ترقیِ اردو دہلی میں چھاپا

مقدمہ

وجہی قدیم دکھنی اردو کا بہت بڑا ادیب گزرا ہی۔ اُسے نثر اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی۔ اب تک اُس کی تین کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سب رس جو اس سے قبل انجمن کی طرف سے شایع ہوچکی ہی۔ ایک دوسری کتاب تاج الحقائق ہی اور وہ بھی نثر میں ہی۔ تیسری یہ مثنوی ہی جو **قطب مشتری** کے نام سے موسوم ہی۔

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہی۔ قصّہ وہی قدیم طرز کا ہی۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوُا، بڑی خوشیاں منائی گئیں، داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے، زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا، اس پر عاشق ہوگئے۔ اب جو آنکھ کھُلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی۔ بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوُا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اُس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ رستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوُا، غرض اس ہفتخواں کو طی کرکے

بنگالہ پہنچتے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی - دونوں میں محبت ہوجاتی ہی - اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہی -

یہ مثنوی جیسا کہ خود وجہی نے لکھا ہی، ۱۰۱۸ھ میں تصنیف ہوئی -

تمام اِس کیا دیس بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا بنے

یعنے ۱۰۱۸ھ میں بارہ دن میں لکھ کر پوری کردی -

سلطان محمد قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۰۲۰ھ میں انتقال کرگئے - اس سے ظاہر ہی کہ یہ مثنوی سلطان کے انتقال سے دو سال قبل لکھی گئی اور اِس وقت سلطان کے والد ابراہیم قطب شاہ زندہ نہ تھے اور اسی لیے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی جو مدح ہی وہ قصّے کے تعلق سے ہی نہ کہ شاہِ وقت ہونے کے لحاظ سے - اور محمد قلی قطب شاہ کی مدح اس لیے نہیں ہی کہ وہ خود قصّے کے ہیرو ہیں - "سب رس" عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں ۱۰۴۵ھ میں یعنے اس مثنوی سے ستائیس یا اٹھائیس برس بعد لکھی گئی - اس وقت ابراہیم قطب شاہ کو مرے ہوئے تقریبًا اٹّھاون برس ہوئے تھے - اس حساب سے یہ امر بہت مشتبہ ہی کہ وجہی نے ابراہیم قطب شاہ کا زمانہ دیکھا تھا یا اُس کے دربار سے کچھ تعلق تھا - البتہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہی کہ اُس کا بچپن ابراہیم قطب شاہ کے آخر عہد میں بسر ہُوا ہو -

کیونکہ جس وقت اُس نے یہ مثنوی لکھی ہے وہ مشّاق شاعر تھا جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس نے پوری مثنوی بارہ دن میں کہ ڈالی۔
ایک قیاس اِس مثنوی کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں درپردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے مشہور عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ وہ واقعہ بھی عالم شہزادگی کا ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو، لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ مثنوی میں جو واقعات بیان کیے گیے ہیں، بھاگ متی کے عشق سے اُن کا کوئی تعلق نہیں پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حُسن و جمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس۔

اگرچہ وجہی نے بہت کچھ دعویٰ کیا ہے اور تعلّی کی لی ہے لیکن یہ مثنوی کوئی اعلیٰ پایہ کی نہیں ہے۔ ہاں اس اعتبار سے کہ قدیم ہے اور اُس زمانے کا ایسا مرتّب کلام کم ملتا ہے، قابلِ قدر ہے۔ چند شعر تعلّی کے ملاحظہ ہوں۔

نہ نپجے نہ نپجیا ہے گُن گیان میں　　سو طوطی منج ایسا ہندستان میں
جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے　　سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے
دکھن میں جو دکھنی مٹھی بات کا　　ادا نیں کیا کوئی اِس دھات کا
یو بولیا ہوں سب گنج نارنج ہے　　اجھوں میرے دل میں بھوت گنج ہے
جو لک برس کوئی ہر لیوے رنج کوں　　نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہوا جیو جب شعر یو بولنے　　خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کرے کھان میں　　وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گھر یو مرے یوں لگے جھمکنے　　کہ پانی ہو گئے موتی سیپیاں منے

اگر غوطے لک برس غوّاص کھائے — تو یک گوہر اِس دھات اِمولک نہ پائے

وجہی محمود اور فیروز کا جو اُس سے قبل گزرے ہیں بہت قائل ہے اور اُن کا ذکر بڑی تعریف اور ادب سے کرتا ہے۔ اس موقع پر خواب میں فیروز کی زبانی اپنی تعریف میں یہ شعر کہتا ہے۔

که فیروز آ خواب میں رات کوں — دعادے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس — کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
تو ایسی طرز دِل تے نپچا نوی — کہ دُسرے کریں سب تری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہے — تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہے
ترا شعر سُن دل پگلتا ہے یوں — کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں
تو وجہی کھیا شعر کی دھات کا — ہوا زیاست تج تے مزا بات کا

گو یہ مثنوی اعلیٰ پایہ کی نہ ہو، تاہم اِس میں بعض باتیں بڑی خوبی کی ہیں؛ نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔ لیکن پڑھتے وقت یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ یہ مثنوی اب سے تقریباً تین سو چالیس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔

اس کتاب میں وجہی نے ایک باب "در شرح شعر" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اِس میں وہ بتاتا ہے کہ شعر کی اصل خوبی کیا ہے اور اُس میں کیا کیا جوہر ہونے چاہییں۔ سب سے پہلی بات وہ یہ کہتا ہے کہ شعر سلیس ہونا چاہیے۔ زیادہ کہنے کی ہوس نہ کر، ایک شعر کہہ پر اچھا کہہ، مگر اس میں کچھ نزاکت ہونی چاہیے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ شعر کہنے میں سب سے بڑی مشکل یہ آپڑتی ہے کہ لفظ اور معنی میں ایسا ربط ہو کہ دونوں مل کر ایک جان ہو جائیں۔ لفظ موزوں

اور منتخب اور معنی بلند ہوں - معنی میں اگر زور ہی تو بات کا مزہ ہی اور ہو جاتا ہی - البتہ اس کا سنوارنا ضروری ہی، مثلاً اگر کوئی محبوب حسین ہی تو سنوارنے سے نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا - ایک بات بڑی اچھی یہ کہی ہی کہ شعر میں کوئی جدّت ہونی چاہیے - دوسروں کی تقلید کرنی آسان ہی لیکن شاعر وہی ہی جو اپنے دل سے نئی بات پیدا کرتا ہی - کہتا ہی کہ میں تو اُس رنگین بات کا قائل ہوں جو دل میں جاکر بیٹھ جائے، جس سے دل میں ولولہ پیدا ہو اور آدمی سُن کر اچھل پڑے -

اب ان باتوں کو خود اس کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے -

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات
کہ ہی فائدہ اس منے دھات

جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس
بھلا ہی جو یک بیت بولے سلیس

جسے بات کے ربط کا فام نیں
اُسے شعر کہنے سوں کُچ کام نیں

نکو کر تو لئی بولنے کا ہوس
اگر خوب بولے تو یک بیت بس

ہُنر ہی تو کُچ ناز کی برت یاں
کہ موتاں نہیں باندتے رنگ کیاں

دو کُچ شعر کے فن میں مشکل اچھے
کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے

اُسی شعر کو لفظ میں لیائیں توں
کہ لیایا ہی اُستاد جس لفظ کوں

اگر فام ہی شعر کا تجکوں چھند
چُنے لفظ لیا ہور معنی بلند

رکھیا ایک معنی اگر زور ہی
ولے بھی مزا بات کا ہور ہی

اگر خوب محبوب جیوں سور ہی
سنوارے تو نورٌ علیٰ نور ہی

ہنر مشکل اُس شعر میں یو چ ہی
کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سو لی

یو سب شعر کہتے یو سب شعر نئیں
کہ بولاں کدھر اور معنی کہیں

جو کرنا یکس کا ہنر دیک کر ہنروند اسے نیں کتے ہے ہنر
نوا دِل تے لیانا ہے مشکل کنا کہ آسان ہے دیک کر بولنا
ہنروند اُس کوں کھیا جائے گا جو کوئی اپنے دِل تے نوا لیائے گا
فرق ہے اول ہور آخیر میں تفاوت اہے نیر ہور شیر میں
دِیوانا ہوں میں اُس رنگی بات کا کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چُلبُلی کہ دل کوں نہواں سوں کرے گُدگُلی
مری بات سُن بات اِس دھات بول کہ جیو کوں خوشی ہور دِل کوں کلول
سخن گو وہی جس کی گُفتار تھے اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی کا کلام بہت سلیس، صاف اور ستھرا ہے، البتہ زبان قدیم ہے اور وہ اُس کی اپنی اور اپنے زمانے کی زبان ہے، اس لیے متروک اور قدیم الفاظ اور محاوروں کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتی ہے۔ بعض بعض مقامات پر اُس نے بعض خیالات بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ مثلاً عشق کی تعریف میں چند شعر کہے ہیں مگر خوب ہیں۔ دو ایک مثالیں اور یہاں لکھتا ہوں۔

عطارد نقاش جس سے شہزادہ اپنے عشق کے معاملے میں مشورہ کرتا ہے، اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہے کہ دنیا میں حسین بہت سے ہیں، کسی میں کوئی خوبی ہے کسی میں کوئی۔ میں کسے اچھا کہوں اور کسے بُرا۔ سب اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ سب سے حسین وہی ہے جو دل کو بھا جاے۔ وہ حسینوں کو پھول سے تشبیہ دے کر یوں کہتا ہے۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے
کہ یک رنگ یک روپ یک دھات ہے
کِسے باس ہے ہور کسے رنگ ہے
کسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
کسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت
کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کِسے ہیں بُرا کوں کسے ہیں سراووں
کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سُنبل کی نرگس منے
جو اِس ہیں اہے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہے
جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے
وہ کچھ خارج ہے رنگ اور باس تے

شہزادہ جب اپنے باپ سے تلاش معشوق کے لیے جانے کی اجازت مانگتا ہے تو بادشاہ طرح طرح سے اُسے سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

توں سور ہے نکو دور ہو اسمان تے
توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے
توں پھل ہور ہے ٹھانو تُج پھول بن
توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے
تو جم جیو تُج تھے مرا جمع ہے
نکوں کر پریشان دل جمع کوں
نکو توں بُجھا جھمکتی مشمع کوں
جسے یار کہتے سو کئیں یار نیں
اگر ہے تو بھی کوئی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہے
توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

یعنے وہ یہ کہتا ہے کہ تو سورج ہے آسمان سے دور نہ ہو۔ تو پھول ہے اور تیرا مقام پھول بن (باغ) ہے، تو سرو ہے اور تیری جگہ چمن میں ہے۔ تو شاہی بزم کی شمع ہے، تو سدا سلامت رہے کہ تو ہی میری پونجی ہے۔ تو اپنے دل کو پریشان نہ کر اور خاطر جمع رکھ اور روشن شمع کو نہ بُجھا۔ جسے یار کہتے ہیں وہ کہیں نہیں پایا جاتا

اور کہیں ہی تو وفادار نہیں - اگر کوئی وفادار یار ہی تو وہ خدائے پروردگار ہی، تجھے یاری کرنی ہی تو اُس سے کر۔

جب شہزادہ رخصت ہوتا ہی تو وہ مقام کسی قدر دردناک ہوجاتا ہی۔ شہزادہ ماباپ سے کہتا ہی کہ ہیں دل کے ہاتھوں لاچار ہوں اور اب نہیں رہ سکتا۔ یہ شعر موقع کے لحاظ سے نہایت سچّے اور پُر اثر ہیں۔

نکلنا کسے گھر سے بھاتا اہی	منجے دل یو ستمی لجاتا اہی
رکنا ہیں رکھوں دل کو رہتا نہیں	یو کیا بھید ہی کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہی یو عجب	کہ آدم پہ غالب ہی دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مُشکل اہی	کہ اِتنا کیا سب سو یہ دل اہی

ایک مقام پر باغ کی کیفیت اس طرح لکھی ہی:-

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ	ہوا اُس کی باساں تے تر سب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کو سب پھاڑ کر	پھُلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر
دو بازو دو دھر جھاڑ دورست ہو	پون مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو
سرو داں سو مرغاں کے نالے تھے واں	صُرّیاں کلیاں، پھول پیالے تھے واں
سو رنگ سانولے خوب پاتاں بھرے	ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس	پکڑ پیٹ لڑنے لگے ہنس ہنس
وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر	اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر
بھنور جھونڈ ہو بن میں گھُمتے اتھے	سو پھولاں کرے مو کھ چُمتے اتھے
چمن تر نہ شبنم کے ہی آب سوں	کہ موں دھوئے ہیں پھول گُلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اِس دھات سب	کہ چھُپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

بہار ہور بھیترا تھا سب بہار   خزاں کوں نہ تھا آنے اِس ٹھار ٹھار

یعنے قریب ایک باغ نظر آیا جس کی خوشبوؤں سے دماغ معطر
ہو گئے - پھول، پتّوں کے پردوں کو پھاڑ کر سر نکال کے دیکھ
رہے تھے - دونوں طرف پیڑوں کی دو قطاریں تھیں جو ہوا کی مستی
سے جھوم رہے تھے - پرندوں کے نالے سرود تھے ، کلیاں
صراحیاں تھیں اور پھول پیالے تھے - باتونی خوش رنگ سانولی بلبلیں
وہاں ندیم تھیں اور طرح طرح کے ناز و انداز کر رہی تھیں جنھیں دیکھ کر
ہور، طوطے، کبک اور ہنس مارے ہنسی کے لوٹے جاتے تھے - وہ
سب بلبلوں کے ناز و انداز سے خوش ہو کر ڈالیوں پر مست ہو ہو کر
اچھلتے تھے - بھونروں کے جُھنڈ گھومتے پھر رہے تھے - چمن اوس سے
بھیگا ہُوا نہ تھا بلکہ پھولوں نے گلاب سے منہ دھوئے تھے - پھول
اور پھل اس کثرت سے آئے ہیں کہ پتے پھولوں کے تلے چھپ گئے
ہیں - خزاں کو اس مقام پر آنے کی اجازت نہ تھی اور اندر اور باہر
بہار ہی بہار تھی -

عطارد مشتری کے محل میں نقاشی کرتا ہے ، اُسی نقش و نگار میں
وہ چالاکی سے شہزادہ (قلی قطب شاہ) کی تصویر کھینچ دیتا ہے - جب مشتری
نقش و نگار دیکھنے آتی ہے تو اس کی نظر اُس تصویر پر بھی پڑتی ہے
اور پہلی ہی نظر میں تیرِ عشق سے گھائل ہو جاتی ہے اور بے ہوش
ہو کر گر پڑتی ہے - دائی یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہوتی ہے اور ہوش
آنے پر اصرار کر کے پوچھتی ہے کہ یہ کیا ہُوا - پہلے پہل وہ بتانے سے
انکار کرتی ہے لیکن جب دائی نے بہت اصرار کیا اور پھسلایا تو جو

بات تھی وہ کہہ دی ۔ دائی بھی تصویر دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہے، لیکن نصیحت کے طور پر کہتی ہے۔

اصل اشعار	مطلب
تو چنچل چتر نار اتنی سی ہے	تو اتنی سی بڑی چالاک اور چلتر ہے
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے	تجھ میں بڑے گن بھرے ہوئے ہیں اور بڑی فتنہ ہے
یو کیسا اہے عشق جو توں کری	یہ کیسا عشق ہے جو توں نے کیا ہے
بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری	شاباش تجھ پر جو ذرا نہیں ڈری
پرت پنت میں تو نوی آئی ہے	محبت کے کوچے میں تو نئی نئی آئی ہے
اجھوں نیہ کے چر کے نہیں پائی ہے	ابھی تو نے عشق کے چر کے نہیں کھائے ہیں
عشق بازی دھن کچھ بھنا کام نیں	عشق بازی کوئی معمولی بات نہیں
بھنی ہے تو اجنوں تجے خام نیں	تو ابھی بچی ہے تجھے ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہے
کچی توں تجے بُد کچی آئی ہے	تو خود بھی کچّی ہے اور تیری عقل بھی کچّی ہے
کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہے	کہ دیوار کی نقاشی سے دل لگایا ہے
توں اِس نقش سو عشق سازی اہے	تو نے اس نقش سے عشق بازی کی ہے
یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اہے	یہ عشق نہیں ہے بچوں کا کھیل ہے
عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں	تو نے عشق کیا سمجھ کر کیا ہے، کیا
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں	تو اسے گڑیوں کا کھیل سمجھی ہے
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں	عشق کیا ہے یہ آگے چل کر معلوم ہوگا
بڑی ہوے گی تو پچھانے گی توں	بڑی ہوگی تو سمجھے گی کہ یہ کیا ہے
توں صورت سنے جیو کیا لائی ہے	تو نے صورت سے کیا دل لگایا ہے

توں صورت منے معنی کیا پائی ہی	تو نے صورت میں کیا جوہر دیکھا ہی
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی	اگر تو حسن سیرت سے دل لگائے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی	تو پھر صورت سے بھی کچھ پھل پائے گی

اس کے جواب میں مشتری کہتی ہی کہ میں نے اس صورت میں کچھ حُسنِ سیرت بھی دیکھا ہی تبھی تو اس سے دل لگایا ہی - میرا تو یہ حال ہی اور اُس پر تو میرے پیچھے پڑی ہی - سچ ہی دنیا میں کوئی کسی کا نہیں - تیری یہ دلسوزی مجھے اچھی نہیں لگتی، میں دیوانی ہوں مجھے پند نہیں بھاتی - غرض اس طرح کہتے کہتے آخر میں یہ کہتی ہی -

اصل	مطلب
غرض ایسی باتاں سے کیا ہی تجھے	تجھے ایسی باتوں سے کیا حاصل
نصیباں منے تھا سو انپڑیا مجھے	جو میرے نصیبوں میں تھا وہ مجھے ملا
نہ کوئی عشق کوں لانہارا اہے	عشق کسی کے لانے سے نہیں آتا ہی
کہ یو عشق آپے آنہارا اہے	یہ تو خود بخود ہی آتا ہی
جہاں عشق ہی واں ہی حیران سب	جہاں عشق ہی وہاں سب حیران ہیں
اخل ہور فہم سُدّ بد گیان سب	عقل فہم سُدبُد علم سب جاتے رہتے ہیں
نہ جاسی پِرت منج تے اب چھوٹ کر	اب محبت مجھ سے نہیں چھوٹ سکتی
کہ دل لے گیا ہی مرا لوٹ کر	وہ میرا دل لوٹ لے گیا ہی
یو فریاد میں کس کنے جا کروں	اب میں اپنی فریاد کس کو جا کر سناؤں
نہ ہونا اتھا ہور ہوا، کیا کروں	جو نہ ہونا تھا وہ ہوگیا، اب کیا کر سکتی ہوں

اس میں خوبی یہ ہی کہ دونوں کی گفتگو موقع کے مناسب اور

موافق فطرت ہے اور کسی قسم کا تصنّع یا تکلّف نہیں پایا جاتا۔ اس قسم کی باتیں وہ بے تکلفی سے کئی جگہ لکھ گیا ہے مثلاً

مطلب	اصل
جب عاشق عاجز ہوکر نیاز دکھاتا ہے	جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز
تو معشوق ناز سے ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کرتا ہے	تو معشوق کرتا ہے تیڑ پیچ ناز
کہ حسینوں میں اس قسم کی عادت ہوتی ہے	کہ خوباں ہیں عادت سواس دھات ہے
یہ بات چھپی نہیں سب جانتے ہیں	چھپی نیں ہے مشہور یہ بات ہے

شہزادے کے ہجر میں مشتری کی بیتابی اور اس کی آہ و فریاد کا بیان خوب لکھا ہے۔

مطلب	اصل
وہ بے مثل نوجوان شہ کہاں ہے	کہاں ہے وہ شہ نرملا نوجواں
وہ گن بھرا ہنر کا گنج کہاں ہے	کہاں ہے وہ شہ گونتا گن ندھاں
وہ دلکش چال والا محبوب کہاں ہے	کہاں ہے وہ لالن مٹھی چال کا
وہ لمبے بالوں والا معشوق کہاں ہے	کہاں ہے وہ ساجن لنبے بال کا
وہ چنچل چالاک دل رُبا کہاں ہے	کہاں وہ چتر چنچلا من ہرن
وہ باسلیقہ اچپل کہاں ہے	کہاں وو سُگھر اچپلا ہے سجن
مجھے نہ دن کو سکھ ہے نہ رات کو	نہ مُنج دیس ہے سُکھ نہ مُنج رات
نہ معلوم شہ کس کے ساتھ عیش کررہا ہے	نجانوں کہ گمتا ہے شہ کس سنگات
اگر اس کے ساتھ کوئی عورت ہے تو میں	جکوی نار اُس کن ہے اُس نار تھے
یہیں سے اُس عورت پر رشک کرتی ہوں	منجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے
میری آنکھیں تیرے دیدار بغیر جل بجھی ہیں	ہوے جل گُجل نین دیدار باج

یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہوے
کہ مکھ چاند آنجھو سو تارے ہوے
ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے
سُنا تھا اول سو اتال آگ ہے
کہی شاہ کے تئیں سو دھن یاد کر
دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے
کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
چُھڑا مُنج برھے کے تو جنجال تھے
توں غافل نکو اچ مرے حال تھے
کیا ہے برہ زیا ستی داد دے
پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج
عجب کام آ کر پڑیا آج منج
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے
کہی بات میں راست ہور راست ہے

اب میں یار کے بغیر اکیلی کب تک رہوں
تن پر جو جواہر ہیں وہ انگارے معلوم ہوتے ہیں
چہرہ چاند اور آنسو تارے ہیں
میرے تن کا ہر ایک رُواں مثل ناگ کے ہے
پہلے سونا تھا اور اب آگ ہے
اس حسینہ نے شاہ کو یاد کر کے کہا
کہ اے شہ مرے دُکھے دل کو شاد کر
مجھے تیرے ملنے کی بہت آس ہے
میرا تن تو میرے پاس ہے اور دل تیرے پاس
تو مجھے فراق کے جنجال سے چھڑا
اور میرے حال سے غافل نہ رہ
فراق نے مجھ پر ظلم کر رکھا ہے تو داد کو پہنچ
میرا دل پریشان ہے تو اُسے شاد کر
کیونکہ تیرے سوا کوئی میری داد کو پہنچنے والا نہیں
مجھ پر اب بُرا وقت آ پڑا ہے
بڑا وہی ہے جو محبت میں بڑا ہے
میں نے یہ سچی بات کہی ہے اور یہ سچ ہے

تشبیہیں اور استعارے بھی بہت صاف اور دلچسپ لکھے ہیں۔ مثلاً زلفیں چہرے پر بکھر گئی ہیں تو اُن کالے بالوں میں دو آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے دو مچھلیاں جو جال میں پھنس گئی ہوں،

اچھیں نین اِس کیس کالے منے — کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اسی کی تشبیہ ایک دوسری طرح بیان کرتا ہے کہ آنکھیں بالوں میں اس طرح چمکتی ہیں جیسے بادلوں میں بجلی،

اُچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلے
کہ نیناں جھمکے ہیں بالاں تلے

معشوق کے بدن پر گوہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سرو پر جگنو،

سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر
کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

معشوق گھوڑے پر سوار ہوتی ہے تو اس کی کئی تشبیہیں دی ہیں جیسے دھنوئیں میں روشن انگارہ یا ناگ کے سر پر من یا جیسے کوّے پر مور بیٹھا ہو یا جیسے اندھیری رات میں مشعل۔

ہوئی سار شبرنگ ترنگ ہر دو نار
دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انگار
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھا مگر کاگ پر
سو شبرنگ ترنگ پر اچھے ناریوں
کہ مشعل دسے رات اندھاری میں جیوں

پیٹھ پر پڑی ہوئی چوٹی کو لکھتا ہے کہ گویا تختی پر خط ثلث کا الف ہے۔

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

ایک جگہ لکھتا ہے کہ بادشاہ کے انصاف سے دکھن ایسا آباد ہے جیسے پانی سے چمن،

بسا شہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہی پانی سے جوں پھول بن

کہیں کہیں دکھنی یا عام ضرب الامثال بھی استعمال کی ہیں مثلاً

یہ قصّا وہ ملا ہوا دکھنی
بھروسے کرے بھینس کٹڑا جنی

یا

وہ قصّا کہ مسکے کوں دانت آئے ہیں

یا

کوا کھودے پر کاج اپے ڈُب مرے

یا

اگے بائیں ہی ہور پیچھیں کوا

قدیم دکھنی شاعر شعر کے وزن کی خاطر لفظ کو بُری طرح توڑ مروڑ دیتے ہیں - ضرورت شعری ایک چیز ہی لیکن یہ حضرات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں -

ان کے ہاں حرف کا گر جانا معمولی بات ہی جیسے

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے

ان دونوں مصرعوں ہیں د گر جاتی ہی -

جکوئی یار سوں اختیار ہوے گا

اس ہیں ہ صاف اُڑ گئی ہی

مجھے سوں ہر اُس رنگ بھرے گال کی
دو رنگ تھے آسے رنگ سیہ ہور سفید

ان دونوں مصرعوں میں گ غائب ہے۔ غرض اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حرکات و سکنات میں بے تکلف ردّوبدل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اس مثنوی میں آپ دیکھیں گے کہ عقل، فکر، وقت، صبح، مرد، عشق، اصل، شرم، شرط، طرز، درد، شعر کے درمیانی حروف کو فتح کے ساتھ استعمال کیا ہے، اسی طرح جہاں فتح ہے وہاں ساکن کر دیتے ہیں جیسے غرض کو غرْض۔

اسی طرح وہ ضرورت کے وقت آمالہ اور حذف کو بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً

کروڑ	کو	کُرُڑ
عطارد	"	عطارید
سر	"	سیر
سورج	"	سورتج
تُج	"	تجّ، تورج
کُچ	"	کُچّھ، کوئچ
بغیر	"	بغر

بعض اوقات لکھتے تو پورا لفظ ہیں مگر پڑھتے اُسے حذف کے ساتھ ہیں جیسے کوئی کو کُئی یا صورت کو صُرت۔ یہ سب ضرورتِ شعری میں داخل ہیں۔

قدیم دکھنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات اور پائی جاتی ہے کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں - جیسے :-

مُلمّا	بجائے	مُلمّع
اخل	"	عقل
صفے	"	صفحے
خیریز	"	خارج
وخت	"	وقت
منا	"	منع
نخش	"	نقش
مستید	"	مستعد
نفا	"	نفع
وضا	"	وضع
مُلاذا	"	ملاحظہ

قدیم دکھنی کتابیں پڑھتے وقت ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ اُس وقت بہت سے الفاظ کا تلفظ آج کل کے تلفظ یا تحریری صورت سے مختلف تھا - مثلاً ان کی ماضی مطلق میں آخری آ سے پہلے یؔ ضرور ہوتی ہے جیسے ملیا ، رھیا ، سُنیا وغیرہ ، لیکن ان لفظوں کے تلفظ میں یؔ کا تلفظ الگ نہیں ہے بلکہ یہ یائے مخلوط ہے اور اپنے پہلے حرف سے مل کر بولی جاتی ہے یعنے اس طرح کہ وزن میں ملا اور ملیا ، سنا اور سنیا ایک ہوں گے -

یہی حال جمع کا ہے - دکھنی جمع آںؔ سے بنتی ہے جیسے

ہتیاں (ہاتھی) بڈھیاں (بڈھے) وغیرہ - ان کی ہی بھی مخلوط سمجھنے چاہیے -

اگر ان چند باتوں کا خیال رکھا جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے تو بعض مصرعے جو بظاہر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں ناموزوں نہیں رہیں گے -

مثنوی کے بیان میں موقع موقع سے چند غزلیں بھی آگئی ہیں۔ یہ غزلیں خود وجہی کی ہیں - ان میں زبان اور خیال دونوں اعتبار سے ہندی کا پورا اثر پایا جاتا ہے۔ زبان سادہ اور شیریں ہے، الفاظ زیادہ تر ہندی ہیں اور بعض فارسی عربی لفظوں کو ہندی لب ولہجے میں ڈھال کر ہندی بنالیا ہے۔ عاشق عورت ہے اور مرد معشوق - فارسی ہندی الفاظ کا تناسب ایک اور اڑھائی کا پڑتا ہے۔ اور یہی ساری مثنوی کا حال ہے۔ یہ گویا اردو کی ابتدای ترقی یافتہ صورت ہے۔

اس مثنوی سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنا تخلص "وجہی" اور "وجیہی" دونوں طرح لکھتا ہے۔

یہ مثنوی میں نے دو نسخوں سے مرتب کی ہے۔ ایک قلمی نسخہ میرے پاس ہے جو بہت پرانا معلوم ہوتا ہے لیکن ناقص اور ناکمل ہے اور اوّل و آخر اور بیچ بیچ میں سے ورق غائب ہیں - دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن کا ہے جس کا عکس منگالیا گیا تھا - ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ نسخہ ترتیب دیا گیا ہے۔ چونکہ میرا نسخہ ناقص ہے اس لیے بعض لفظ اور بعض مصرعے صاف نہیں ہوئے اور جیسے برٹش میوزیم کے نسخے میں تھے ویسے ہی لکھ دیے گئے۔

جہاں تک میرے نسخے نے ساتھ دیا تصحیح میں وقت نہیں ہوئی۔ میرے نسخے کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ بڑا ہے یعنے اس میں بعض بیان ایسے ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں نہیں۔ مثلاً سفر میں شہزادے کو جو مہمیں پیش آئی ہیں وہ لندن والے نسخے میں صرف دو ہیں، اژدہے اور دیو کی لڑائی۔ لیکن میرے نسخے میں سیمرغ کا بھی مقابلہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مقامات میں اضافہ ہے۔ اگر یہ بیانات مکمل ہوتے تو میں مثنوی کے متن میں شامل کر دیتا، اس لیے مجبوراً جتنا حصہ موجود ہے وہ ضمیمے کے طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر اشعار بھی زیادہ ہیں، وہ شعر داخل کر دیے گئے ہیں اور اُن کے شروع میں (ن) لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ میرے نسخے سے لیے گئے ہیں۔ میرے نسخے میں ایک غزل بھی زائد نکلی جو داخل کر دی گئی ہے۔ کتاب کے حاشیہ میں جو لفظ دیے گئے ہیں وہ میرے نسخے میں ان لفظوں کا بدل ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں ہیں اور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ میرے نسخے کے لفظ زیادہ مناسب اور برمحل ہیں۔ ایک دوسری خصوصیت میرے نسخے کی یہ ہے کہ اُس کا رسم خط عجیب قسم کا ہے۔ خط نسخ ہے لیکن الفاظ میں اکثر حروف علت کا کام اعراب سے لیا ہے۔ خصوصاً اُن حروف علت کے لیے جو لفظ کے آخر میں آتے ہیں۔ مثلاً اس مصرع کو "جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس" یوں لکھا ہے "جو بِ ربط بولِ توں بیتاں پچیس"۔

میں نے اس رسم خط کا عکسی نمونہ بھی کتاب میں دے دیا ہے۔

چونکہ کتاب قدیم زبان میں ہے، اس میں بہت سے نامانوس اور غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا سمجھنا دشوار ہے، خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جن کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لیے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی لکھ دی ہے۔

باوجود احتیاط کے چھپنے میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہیں جو چھپنے کے بعد معلوم ہوئیں۔ اس لیے غلط نامہ بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ قدیم زبان کی کتابوں کا صحیح چھپنا ویسے بھی دشوار ہے۔

عبدالحق

آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اردو

حیدرآباد دکن

یکم اگست ۱۹۳۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہٖ نستعین

حمد

توں اول توں آخر توں قادر اچھے   توں مالک توں باطن توں ظاہر اچھے
توں مُحصی توں مبدی توں واحد سچّا   توں توّاب توں رب توں ماجد سچّا
توں باقی توں مُقسِم توں ہادی توں نور   توں وارث توں منعم توں بر توں صبور
توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے   توں وہّاب ہور توں سو قہّار ہے
توں رزّاق ہے ہور توہیں عظیم   توں فتّاح ہے ہور توہیں علیم
توں قدّوس ہے ہور توہیں سمیع   توں قیّوم ہے ہور توہیں بدیع
توں رافع اچھے ہور توہیں علی   توں جامع اچھے ہور توہیں ولی
تُجھیں ہے ملک ہور توہیں سلام   تُجھیں ہے مُہیمن توہیں نیکنام
تُجھیں ہے معز ہور توہیں بصیر   تُجھیں ہے مُذل ہور توہیں خبیر
تُجھیں حافظ ہے ہور توہیں حبیب   تُجھیں حق اچھے ہور توہیں منیب
تُجھیں ہے خلیل ہور توہیں کریم   تُجھیں ہے عزیز ہور توہیں حکیم
تُجھیں باسط ہے ہور توہیں قریب   تُجھیں قابض ہے ہور توہیں مُجیب
تُجھیں ہے لطیف ہور توہیں غفور   تُجھیں ہے حفیظ ہور توہیں شکور
تُجھیں ہے حلیم ہور توہیں شدید   تُجھیں ہے قوی ہور توہیں مجید
تُجھیں حیّ ہور توچ ستّار ہے   تُجھیں مُحی ہور توچ غفّار ہے

تُھیں واحد ہے ہور تو تھیں احد
تُھیں مُقسِط ہے ہور تو تھیں صمد

تُھیں ہے وکیل ہور تو تھیں شہید
تُھیں ہے مُعید ہور تو تھیں حمید

رؤف ہور رشید ہور مانع تُھیں
ودود ہور غنی ہور نافع تُھیں

کبیر ہور واسع ہے سبحان توں
کریم ہور رحیم ہور رحمان توں

ممیت ہور متیں مغنی ہور ضار توں
مقدم مؤخر ہے کرتار توں

اسے توں اتھا توں اچھیگا تُھیں
رچے توں رچیا توں رچیگا تُھیں

ہمیں عین توں اس میں ہے عین نور
توں نزدیک ہمارے ہمیں تجھتے دور

گمے رات دن یوں ہمن سنگ توں
کہ جیوں نیر ملکر اچھے رنگ سوں

توں اچھتا اسے جیو جیوں دل بھتر
ہمیں ڈھونڈتے تج کدھر کا کدھر

بیتا توں[1] ہے نزدیک جانے نہ کوئی
قدیم آشنا ہور پچھانے نہ کوئی

تجے فام نے فام کا کام نیں
ترے کام کچھ فام کوں فام نیں

یہاں عشق دائم پریشان ہے
یہاں خیال ہور وہم حیران ہے

سما سات سُدھ سٹ پریشان ہو
تجے دوھنڈتے پھرتے حیران ہو

زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی نہیں
ہوُے پانو ماندے جو چلتی نہیں

سورج چاند تارے نہ چک ٹھیرتے
تو کاں ہے تجے ڈھونڈتے پھیرتے

ولے کون جانے کے توں کاں اسے
تُھیں جانتا ہے اپی جاں اسے

تیری قدرت آنگے ہے زرے تے کم
عرش ہور کرسی و لوح و قلم

اچھے تج سمد بیچ سیپیاں سماں
دھرت سات بلونڈ نو آسماں

بنایا گھراں اسمیں بے[2] دھات کے
ستاریاں سنے آلے اتم ذات کے

اپے پارکی ہور اپے مشتری
اپے ہے غواص ہور اپے جوہری

اپی شہر آپیچ بازار ہے
اپے بیچے آپی خریدار ہے

---

(۱) تجکوں (۲) کے

وہی ایک کرتا ہے بھو دھات بھیس   کدھیں رات ہووے کدھیں ہووے دیس
اپی دیس ہے ہور آپیچ رات   اپی جھاڑ ہے ہور آپیچ پات
اپی پھول اپی پھل اپی بن اہے   اپی چاند اپی سور اپی کھن اہے
غرض ایک آپیچ سب ٹھار ہے   اسی نور کا سب ہیں جھلکار ہے
خدایا بڑا توں بڑائی ہے تج   ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے تج
بنایا توں آدم کوں بھوچاؤ سوں   سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں
ملنہار یکٹھار نہیں ہے یو چار   ترے ڈرتے ملکر رہے ایک ٹھار
کرے آگ کوں پانی پانی کوں آگ   کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ
خدا ہے توں یو کام تجکوں سہائے   کہ جیوتے کوں مارے موے کوں جلائے
کہ بس دیک[۱] نیں مارتا ناگ کوں   رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں
بنایا مشک مرگ کی ناف ہیں   دیا رزق سیمرغ کوں قاف ہیں
بھونگ کوں خورش جب توں بارا کیا   سمندر کے تیئں آگ چارا کیا
بھلے اور برے کوں دیا رزق اپار   کہ جیوں نیر برسے بدل ٹھار ٹھار
وے مینہوں بی کیں پڑے نا پڑے   ترا رزق سب کوں سدا آنپڑے
بندیاں کوں کسی بات کا غم نہیں   بھریا ہے خزانہ ترا کم نہیں
توں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان   معلق رکھیا ہے زمین آسماں
دیوا کر چندر شمع کر بھان کوں   دیا یاد و جگ کے شبستان کوں
پتنگ کوں دیے کا پرت لائیا   کمل پر توں بھونرے کو لبدائیا
دیا بید تیں بجہ بجن[۲] نار کوں   چھپا کر رکھیا نہنج ہیں جھاڑ کوں
ہریک بن کے درجک کے تیئں جگ ادھار   خزاں قفل کیتا ہے کیلی بہار
توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام   دھرت ہور انبر دیا خوش انام

---

(۱) دے کے (۲) رکھے نطفے میں کیوں چھپا پاڑ کوں

عجب تیری قدرت کیرے کام ہے — سمجھنے دو قدرت کسے فام ہے
تیرا شکر واجب ہے ہر دم اپار — کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار
سکے کون تیرا شکر سارنے — ہے قدرت کسے یاں جو دم مارنے
جگنچ ہے سو تیری چھپی حکمتاں — سکے فام(۱) نے عقل سوں کوئی کہاں
اگر جو کرم ہوے تیرا کس اپر — چھپی حکمتاں ہوے عیاں اس اپر
سکت ہے تجھے نوں جگت کا دھنی — کیا جائے تجکوں دھنی ہور غنی
تجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر — کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر
سجے چیز اپنی قدرت تے پرگٹ کیا — سو رہنے اپس ٹھار ہر گھٹ کیا
ترا امر ......لے جگ میں بھرپور ہے — ہر یک ٹھار روشن ترا نور ہے
کہ توں نیں سو کوئی ٹھار دستا نہیں — نہ یک ٹھار ہے توں اچھے ہر کہیں
بندیاں پر ہے تیرا کرم ایک دھات — ہے تیری نظر سب پہ ہر ایک سات
کرم سب بندیاں پر کرنہار توں — میا سب پہ یکرنگ دھرنہار توں
کیا ہے نہیں کر کریما کرم — بقا کوں بقا ہور عدم کوں عدم
دکھایا بقا کوں عدم میں تجھے توں — بنایا(۲) ہے شادی کوں غم میں تے توں
توں صاحب حکم سب پہ دھرتا اچھے — جگنچ کرنے منگتا سو کرتا اچھے
منجے بے نیازی دے دو جگ منے — منجے سرفرازی دے دو جگ منے

در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہ

مہربان صاحب غنی ایک توں — کرم کی نظر سوں منجے دیک توں
کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں — گہر گر منجے توں کہ کنکر ہوں میں
اگر نور تیرا سٹے چک پہ شاب(۳) — عجب نیں جو کنکر ہوئے آفتاب

لے یہاں لفظ مٹ گیا ہے۔ غالباً "معرفت" ہوگا۔
(۱) فامنے (۲) نیاتاہی (۳) شہاب

مرے دل کوں روشن کر اپ نور تے — تجلّی دے اگلا چندر سور تے

نہیں مجکوں آدھار تج باج کوئی — میاونت داتار تج باج کوئی

خدایا مُنجے خیر دے شر ستی — نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی

نڈر(۱) سب تے کر در توں اپنا دلا — دو جگ ہیں مُنجہ اپنا توں جینا دلا

الٰہی الٰہی گُنہ گار ہوں — گناہاں ہیں اپنے گرفتار ہوں

گُنہ کی گرفتاری تھے دور کر — ثواباں سوں توں مُنج کوں پُر(۲) نور کر

عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس

گنہ گار بندے ہمیں نھار تھے — بہر آئیں کیوں تیرے اپکار تھے

جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے — ہمیں نیں سُنے چوک ہمارا چ ہے

خلاصی دے مُنج جگ کے جنجال تے — توں غافل نکو اچھ میرے حال تے

گنہ گار ہمیں سب گنہ گار ہے — جُکچ توں کرے سو سزاوار ہے

سچا ایک صاحب ہے سُبحان توں — کہ ما باپ تھے ہے مہروان توں

گناہاں تے میرے مُنجے رچہ نہیں — جو توں بخشنے آئے تو کچھ نہیں

جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا — گنہ دھوسے ٹل ہیں سینسار کا

ہمن پاپ تے پُن ترازیا ست ہے — نہیں شک کچ اس ہیں کہ یوراست ہے

خدا کوں جُکچ کام بھاتا اچھے — سو مُنج ہات تے نیں ہوآتا اچھے

تخم خوب نیں کچ ہمن کشت میں — عمل ایسے کیوں جائینگے بہشت میں

توں بخشیا ہے بھی ہور بخشائے گا — گنہ گار کوں بہشت میں لیائے گا

مُرادہے ہر ایک خوب ہور زشت کا — کہ دیکھیں تماشا تری بہشت کا

دلا مُنج میرے دل کے مقصود توں — کہ مولا سچا ہور معبود توں

تیرا شکر ہمنا تے کیا ہوئے گا — توں دھویا گناہاں سو بھی دھوئے گا

---

(۱) نڈر (۲) سنپور

تہئیں ایک آپ ہیچ سب کا ادھار
تہئیں ایک ساچا ہے پروردگار

تہئیں ایک پرگٹ ہے ہر شے منے
تہئیں ایک اچھنا اھے ہر یے منے

رھیا یوں توں آدم کے دل تنگ میں
کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں

عبادت کی چلمک وکف صدق اپار
ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار

جو تینوں لو ملکر اچھے ڈھنگ سوں
چھپی آگ پرگٹ دِسے سنگ سوں

دیوا دل بتی دم مندھر جسم ہے
اگن جیو ہور تیل تج اسم ہے

بُری باو تے یک کدھن رکھا اسے
جتن رکھ جتن رکھ جتن رکھ اسے

کہ سب کوں سنبھالن ہارا ہے توں
دو جگ جیو کا پیو پیارا ہے توں

خوش آواز نی کوں کیا ہے تہئیں
سو ہر جیو کوں جیو دیا ہے تہئیں

اگر نی کوں جیو نیں تو کیوں بولتی
چھپے راز کے پردے کیوں کھولتی

سمجھ دیک ای دل توں دک فکر سوں
نکو غافل آچ اس کرے ذکر سوں

کسے جیونے کانِت پتیارا اھے
کہ جیو جس کوں کہتے سو بارا اھے

نکو بھول توں جگ کے اس چاؤ پر
پتیارا کیا نیں کنے باو پر

دغا دیتے شیطان اس شہر میں
شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں

بُھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں
نکو جیولا اِس دغا باز سوں

وفا نیں کرے یو اچھوں کس ستی
کہ ہرگز وفا نیں ہُوا اس ستی

دغا دے گی تج توں دغا کھا نکو
مُسلّم اُسے سوں[1] تج جیولا نکو

جو جیو لایگا تو خدا سوں لگا
محمد نبی مصطفیٰ سوں لگا

دو دن اس دنیا میں توں اچ اس اصول
کہ تج تے خدا خوش اچھے ہور رسول

ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو
کتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو

تج اس پنت میں کیوں نیند آتی اھے
دنیا رہگذر عمر جاتی اھے

(۱) بی اس سوں توں

توں مست ہے دنیا کا خبر نیں تجے
خبر لے خبر لو اگر نیں تجے

توں غافل ہے آچل مری بات ہیں
سنپڑتا ہے کی حرص کے ہات ہیں

ہوا حرص جو دور کرتے اہیں
بڑا مرتبا سب ہیں دھرتے اہیں

جو تج حکم مہ تا بہ ماہی اچھے
سلیمان کی پادشاہی اچھے

نکو توں غروری سوں مغرور ہو
ہوا حرص کے ہات تے دور ہو

ہمیں باٹ سارو نمن یاں اھے
رناواں ہمارے گھراں واں اھے

بکٹ گھاٹ سنبھال اُس گھاٹ ہیں
کنے گھر کیا نیں اجھوں باٹ ہیں

دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے
وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے

چُھپا کر جتن رکھ تو ایمان کوں
سنپجر نے نکوواں دے شیطان کوں

توں دو کام کر جو تجے کام آئے
کہ پچتا کر آخر توں حیفی نہ کھائے

دنیا ہیں توں آیا تو کچ فام کر
خدا کوں جو بھاتا ہے سو کام کر

کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھار یاں
نہیں کوئی آیا ہے دوبار یاں

جُکچ یاں تھے سنگات لے جائے گا
دوگُن ترگُن اس کا توں واں پائے گا

سکے گا توں کوشش کر اس بات ہیں
جو کچ خوبی آوے ترے ہات ہیں

توں اس کی عبادت ہیں دن رات اچ
توں اس کا ہوا سکچ سنگات اچ

نکو چھوڑ صاحب کی خدمت توں کر
کہ خدمت تے ہوتا ہے پیارا نفر

مشارے کوں حاضر ہو نوبت چکا ہے
نفر چاکری چور کیا کام آئے

خدا حق ہے حق کوں نکو توں بسار
کہ مرنا ہے حق ہور جینا اُدھار

خدایا توں مُنج پر دیادِشت دھر
ترا پیار یکدھات ہے سب اپر

سرافراز سب کوں کر نہار توں
کہ دھرتا میا ہور دھر نہار توں

تُہیں حسن کوں جگ ہیں نپجاے کر
کریا عشق کوں عاشق اس کے اُپر

چھپایا ہے یو دو ہیں اپنا توں راز | یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز
جو عاشق سچا ہور جانباز ہے | عیاں اُس اُپر یو چھُپیا راز ہے
دے مُنج عشق مجنوں سے دیوانے کا | پلا مے محبت کے میخانے کا
محبت کیرا مے جو پیتا اہے | مرگ اس کوں نیں جم وہ جیتا اہے
محبت کی مے کوں پلا توں مُنجے | نکو مار دائم جِلا توں مُنجے
جو جگ میں سدا کال جیتا اچھوں | محبت کیرے مے کوں پینا اچھوں

نعت

محمدؐ نبی ناؤں تیرا اہے | عرش کے اُپر چھانوْ تیرا اہے
کہ چودہ مُلک کا توں سلطان ہے | علی سا تیرے گھر میں پردھان ہے
اسی ہور یک لاک پیغمبر آئے | ولے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے
چھپیا نور سب کا ترے نور انگے | کہ جیوں تارے چھپتے اہے سور انگے
مسیحا بندا آج تج راز کا | مُعلّم اہے نوح تج جہاز کا
خدا سوں گمے توں جہاں ای خلیل | نہ عیسا وہاں آئے نا جبرئیل
عرش کرسی تُج گھر ہے در آسماں | توں سورج ہے بادل ترا سایہ باں
ملایک اہیں جیتے اسمان میں | رہیں رات دن سب ترے دھیان میں
توں سلطان مصحف علَم ہے ترا | نبیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا
اول ہور تھا دین اب ہور ہُوا | محمد تے یو دین ور زور ہوا
بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر | ازل ہور ابد ہور قضا ہور قدر
ترا دین جس دن تے پرگٹ ہُوا | سو اُس دن تے سب کفر تلپٹ ہُوا
محبت مروت وفا ہور حلم | حلیمی سلیمی عمل ہور علم

تو پیدا ہوا یو ہویدا ہوئے
اول یو نہ تھے تج تے پیدا ہوئے

پتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

نود نو ہیں تج نانو یک نانو نیں
توں رب چھانو ہے چھانو کوں چھانو نیں

توں نور ہور نور چہ ترا نانو ہے
کہ چند نا تج چندر کبیرا چھانو ہے

جو دن چھانو تیرا اُجالا اچھے
نہ نس توں کہ تج چھانو کالا اچھے

کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے
اندھارا اُجالے ستی دور ہے

اُجالا سو دیس ہور رات اندکار
نہیں ملکر اچھتے یو دو ایک ٹھار

اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں
اندھارا ہے جاں واں اُجالا نہیں

ترا چھانو وو ہے جو کہہ طور تے
نکلیا تج جھمکیا اد کھ سور تے

تری چھانو کا نور جگ دیک کر
خبر سُن کے موسیٰ ہوا بے خبر

جو دیکھے تری چھانو کا ذرہ نور
پڑے مست ہو بُجھیں پوا نبر تے سور

امیدوار ہے جگ ترے پیار کا
کہ بخشائے توں پاپ سینسار کا

شفاعت کرنہار سب کا تُہیں
اپی لاڈلا ایک رب کا تُہیں

ذکر معراج

صفت کر توں معراج کی رات کا
کہ جاگیا اہے بخت تج بات کا

اتھا اُس رین کوں عجب کچھ نور
کہ لاکھاں تے چانداں کروڑاں تے سور

ملک زرگراں زرلے کر سور کا
ٹلملا انبر کوں گئے نور کا

نبی آتے ہیں کر سُنے جب یو بات
سنوارن لگے نو انبر دھات دھات

ملایک ملے تھے نو اسمان کے
مقرب بڑے پاک بھومان کے

جو جبریل تے پائے خوشی یو خبر
بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے
جو غوغا کیئے قدسی انبر منے

نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے
ہمیں سب اُنو کا درس پائیں گے

ملایک اُچھلنے لگے ذوق سوں
سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں

فرشتے سورج چاند تارے تمام
نو اسمان کے رہنہارے تمام

قدم بوسی کے شوق تے دھاے کر
رہے پہلے اسمان میں آے کر

جُدا تھے سو مِلکر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار

جو ویسے میں جبریل اُتر آے کر
بشارت سو حضرت کنے لیاے کر

بغل میانے غاشاے کر خاصہ دار
ہُوا جبرئیل ہور پکڑیا تکھار

نبی کوں سرا کر بہوت دھات سوں
نزیک آکے بولیا مِٹھی بات سوں

کہا تج خدا نے کیا ہے سلام
بُلایا تجے آج اپنے مقام

بڑی رات ہے آج معراج کی
مبارک اچھو رات تج آج کی

نبی بات یو سُن کہے جائیں چل
چھپیاں نعمتاں غیب کیاں پائیں چل

سواری کی خاطر نبی کی وثاق
لیکر آے سنگار تیزی بُراق

بُراق آج خوش گرم جیوں برق ہے
کہ سرپانو لگ نور میں غرق ہے

چڑیا پیٹ پر اُس کی وو ماہتاب
لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب

فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر
خدا کے نبی کوں وو سب نیک کر

اول بیگ جا پانو پڑنے کے تیں
اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں

جو ایک ایک آکر پڑے پانو سب
کھڑے رہے ادب سات یکٹھا وو سب

نبی خنگ کوں واں تے آنگے چلاۓ
ملک سب نبی سات انبرانتے آے

ملایک سبھیں آے تھے حال میں
سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں

پڑی کیس کی چھانو جوں فرش پر
اُچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پر

شفق غا شیا ہور ترنگ بنج ہے — ترنگ بیچ ہوا سار سورج ہے

نہ رہے ٹھہر نو آسماں میں نبی — گئے لامکاں کے مکاں میں نبی

کھڑے رہے براں جبرئیل ہور براق — نہ تھا ذری انتا انو بیں نفاق

ندا غیب تے آ کے حضرت گئے — بلائے گیا واں تے خلوت منے

کسے فام خلوت بیں واں کیا ہوا — خدا ہور حضرت ہیں واں کیا ہوا

محمد کوں جس رات معراج ہوی — نہ تھا دوسرا واں علی باج کوی

انو تینو کوں بات یو فام ہے — سمجنا وو چوتھے کا نیں کام ہے

منقبت

توں جگ کا پیارا توں جگ کا ادھار — خدا کا توں ہمدم نبی کا توں یار

توں ہت کھڑگ لے جب کتا کفر دھوے — تو مسجد منے دین کی بانگ ہوے

کیا مومناں کافراں مار مار — کفر کا دندی دین کا دوستدار

مسلماں کی صف کوں تجتے ہے نام — وو صف جوں ہے تسبیح توں جیوں امام

خبر سب اہے نیک ہور بد کی تج — سہاتی ہے جاگا محمد کی تج

چھڑایا اہے دین کا بند توں — خدا کی خلق کوں دیا پند توں

اتھے یار سب یار بند بھوت کر — بھروسا نبی کا اتھا تج اپر

کیا کفر سب خار پامال کر — نبی کا رکھیا دین سنبھال کر

محمد کی جاگا کنے پاے نا — تج اچھتے کسی ہور کوں آے نا

بڑا یار یاراں منے یار توں — کہ پایا محمد کیرے ٹھار توں

سدا رحم تج پر ہے رحمان کا — توں پیارا پیارا اہے سبحان کا

نو اسمان سارے کی ہست ہے ترے — زبردست سب زیر دست ہے ترے

رہے گھر میں چھپ رُستماں سے سوار — نکلنے نہیں کوئی در تھے بہار
کسے ہے کلیجا ترے سم ہونے — کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہونے
توں ایک ہے تجے کوئی جوڑا نہیں — کہ لئی ہے شجاعت یو تھوڑا نہیں
جو کاماں کیا ہے شجاعت کے توں — خبر نیش ہے رُستم کی ارواح کوں
غنی دین سب کفر قلاشش ہُوا — شجاعت ترا جگ میں یوں فاش ہُوا
کہ رُستم کی ارواح تج دھاک تے — اچھل کر پڑی بھار آ خاک تے
توں مارا ہے کفار کوں آکے جاں — جھری لھو کی اجنوں اُبلتی ہے واں
ترا کھڑگ مرغ ہے عجب ریس کا — کہ چارا چرے دند کے سیس کا
دندیاں پر جو توں کھڑگ چکہ کھینچ دھائے — چُھٹے جل کوں تھنڈ آگ کوں تاپ آئے
عجب اژدہا ہے ترا ذوالفقار — کہ یکدم سوں جالیا ہے سالم کفار
ہُوا کفر کالا اسی دم ستی — کہ ماریا اہے دم اُنے ہم ستی
جو خونریز تج ہات میں کھڑگ ہے — سو وو کھڑگ کفار کا مرگ ہے
جو چُک تج غضب بحر اوپر ہُوے — تو خشک ہوے کر بحر جیوں بر ہُوے
بڑیا ہے ترا دھاک نو کھن منے — توں وو شیر دل ہے کہ نیں بن منے
جو آیا نزیک اژدہا چوک کر — سٹیا دو طرف اُس کوں دو ٹوک کر
اگر عرش کوں کوئی سٹے ٹھیل کر — توں جیوں گیند امانت لیوے جھیل کر
جو سیمرغ سم ہوے ڈھینا[1] ای تے — کرے ٹکڑے باریک توں رائی تے
اگر نعرہ مارے توں اے شیر جان — ہدر کر زمیں پر پڑے آسمان
سورج کوں جو گھورے توں تک دات کر — چڑے عرش پر دھاک نے نھاٹ کر
جو قُلّاب اچنا زمیں کے دُنبال — تو اسمان پر اُس کو سٹنا اُچھال
لھوا تج انگے موم جیوں نرم ہے — کہ غُصّا ترا آگ تے گرم ہے

(۱) کم نائی

جو اُلٹے ہو نو کھم پڑیں پُشت سوں — رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں
انبر دھرت تے[۱] حال تج زیاست داؤ[۲] — کہ گینداں سو پھراں[۳] ہیں چوگان باؤ
اگر زور وو زورمند شہ کرے — گھڑی کر نو اسمان کوں تہہ کرے
اِسی دھاک تے شاہِ مردان کے — پڑیا لھو کلیجے ہیں اسمان کے
جو ہننے سے تیغ توں دِھیر کر — زمیں کوں دو وصلی کرے چیر کر
اگر ہاک مارے توں آحال ہیں — چھُپے عرش جا ڈر تے پاتال ہیں
کیا رد سبھیں کفر کے کام کوں — دیا زور پھر کر توں اسلام کوں
نہ کیوں معتقد ہوے سب جگ ترا — کہ حضرت کھوے پر لیے پگ ترا
خدا جانتا حق کے یو راست ہے — کہ تج حلم تج غصہ تے زیاست ہے
صفت کیا کروں میں ترے حلم کا — شجاعت عمل بخشش ہور علم کا
لگیا تج حکم بیچ جل تھل ہونے — توں آخر ہُوا سب تے اوّل ہونے
وہی بل ہے آخر جو کچ بل ہُوے — جو آخر ہُوا او وچ اوّل ہُوے
خلافت تے اونچا ترا ٹھار تھا — خلافت تجے بیس نا عار تھا[۴]
بڑا تو نچ آخر بڑا توں اصل — توں ظاہر ہیں آخر ہے باطن اول
نہ تھا دل ترا خسروی پالنے — خلافت کیا دین سنبھالنے
ترا مرتبا اونچ تے اونچ ہے — اول توں ہے آخر کوں بی تو نچ ہے
بڑا توں بڑے ہے ترے سب یو کام — خلافت ہُوی ختم تُج پر تمام
علیؑ کا محب نہیں جکوی سچ توں جان — حرامی ہے کا وہی ہے نشان

درصفت عشق گوید

بڑا عشق کا سب تے درجا اہے — کہ یکجا نہیں عشق ہرجا اہے

---

(۱) دو (۲) ڈاؤ (۳) بھراں

اگر عشق کچ بلبلاں کوں جو نیں — تو کی آہ نالے کرے پھول تیں
اگر عشق نیں ہے تو کی شمع پر — پتنگ اپسے جالے ستم آئے کر
اگر نیں ہے عاشق چکور چاند کا — تو راتاں کوں وو کیا سبب جاگتا
کہ لیلی و مجنوں جو کہوائے ہیں — سو اس عشق تے نانوں یوں پائے ہیں
جو یوسف کی عاشق زلیخا نہ ہوی — نہ کرتا اُسے آج لگ یاد کوی
ایاز ہور محمود جو دو اہیں — سو مشہور اس عشق تے وو اہیں
جہاں دو ہیں واں عشق بن رُچ نہیں — نہیں عشق کچ جس ہیں وو کچ نہیں
اسی عشق تے عاشق ہے سرفراز — پچھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

در شرح شعر گوید

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات — کہ ہے فائدا اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے توں بیتاں پچیس — بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس
سلاست نہیں جس کیرے بات میں — پڑیا جائے کیوں جُز لے کر بات میں
جسے بات کے ربط کا فام نیں — اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں
نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس — اگر خوب بولے تو یک بیت بس[1]
ہنر ہے تو کچ ناز کی برت یاں — کہ موٹا ن نہیں باند تے رنگ کیاں
وو کچ شعر کے فن میں مشکل اچھے — کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی لفظ کوں شعر میں لیائیں توں — کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں

---

[1] اس شعر کے بعد انڈیا آفس کے نسخے میں یہ شعر درج ہی جو ظاہر ہی کہ اس مثنوی کا نہیں ہو سکتا۔ میرے نسخے میں نہیں ہی۔

نولاسی ہور نازک کہاں ہور دہ سل جیسی لاٹ — چندن کیرے رتی بھلی نا بھارا بھر کر کاٹ

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند　　چُنے لفظ لیا ہور معنی بُلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے　　ولے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے　　سنوارے تو نوراً علیٰ نور ہے
اگر لاک عیباں اچھے نار میں　　ہُنر ہو دِسے خوب سنگار میں
ہُنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہے　　کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے
جو معنی ہے معشوق بھو دھات کا　　پنایا ہوں کسوت اسے بات کا
نہ پنچے نہ پنچیا ہے گن گیان میں　　سو طوطی مُنج ایسا ہندستان میں
کہ باتاں یو سُن کر مری گیان کیاں　　رھیاں ٹھک ہو قمریاں خراسان کیاں
جتے شاعراں شاعر ہو آینگے　　سو مُنج تے طرز شعر کا پاینگے
کہ فیروز محمود اچھتے جو آج　　تو اس شعر کوں بھوت ہوتا(۱) رواج
کہ نادر تھے دونوبی اِس کام میں　　رکھیا نیں رکنے بول اچھوں فام میں
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں　　کہ بولاں کدھر ہور معنی کہیں
شعر گرچہ لئی لوگ جوڑے اہیں　　بُرے بھوت ہور خوب تھوڑے اہیں
دو جگ جس اُتم ہیرے کا مول ہے　　وو ہیرا سو ہر ایک مرا بول ہے
رتن بے بدل یو مرے جاں بکائیں　　وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں
بچن موتی یو دیکھ نیٹ لاج تے　　سمد پانی گل کر ہوا لاج تے
کہ مانک موتی یو اتم ذات کے　　نہیں دیکھیا میں کیں اس دھات کے
جو کوی جوہری ہے سو(۲) پچھان کر　　منگے گا رتن کوں قدر جان کر
پرکھ دیک توں کانچ ہور پاچ کوں　　برابر نہ کر دود ہور چھاچ کوں
بہا ایک نیں کانچ ہور پاچ کوں　　لذت دیک ٹک دود ہور چھاچ کوں
جہاں پاچ اچھے گا وہاں کانچ کیا　　جہاں دود اچھیگا وہاں چھاچ کیا

(۱) اچھتا (۲) خوب سوجان کر

نہ یو بات ہر ایک کے سات ہے
توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام
جو کرتا یکسکا ہُنر دیک کر
نوا دل تے لیانا ہے مشکل کنا
جکوئی یوں کرے اس میں کچھ فام نیں
ہُنر وند اس کوں کھیا جائے گا
فرق ہے اول ہور آخیر میں
ہُنر دیک سکنا ہے استاد کا
کہیں پند کی بات اس دھات میں
اگر کس تے نِل خاص کچ جانتا
نہو سی ہُنر اس وِضا کس ستی
اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے
دسے پرگٹ ہو عزت اس بات کا
دکھن میں جو دکھنی مِٹھی بات کا
ادا یوں اناں ہوئے تو کیا عجب
جو عاقل ہے یو بات مانے وہی
دیوانا ہوں میں اس رنگی بات کا
کہاں بات وو چنچل ہور چُلبُلی
مری بات سُن بات اس دھات بول
یو نِرمول ہے بات اسے مول نیں
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے

جکوئی عارف ہے اُس سوں یو بات ہے
نہ کر مول سب کا سگٹ تین دام
ہُنر وند اسے نیں کتے ہے ہُنر
کہ آسان ہے دیک کر بولنا
ہُنر دیک سکنا بڑا کام نیں
جکوئی اپنے دل تے نوا لیائے گا
تفاوت اچھے نیر ہور شیر میں
فہم چور ہے آدمی زاد کا
یو پند ہے یہاں کرنے کی بات نیں
اسے دل میں استاد کر مانتا
نہ کرسی قدم کوئی انگے اس ستی
بدی یا بچ گویا بچہ میدان ہے
کہ درپن بجھائے کنگن ہات کا
ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
کہ عالم سُنیا ہے یو چو پھیر سب
قدر اس ادا کی پچھانے وہی
کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہ دل کوں نخواں سوں کرے گُدگُلی
کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول
ہر یک بول ہے وحی یو بول نیں
اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے

یو بولیا ہوں سب گنج نا رنج ہے ‏ ‏ اجھوں میرے دل میں بہوت گنج ہے
جو لک برس کوی سر لیوے رنج کوں ‏ ‏ نہ پاویں کدھیں اس چھُپے گنج کوں
ہُوا جیو جب شعر یو بولنے ‏ ‏ خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کیرے کھان میں ‏ ‏ وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گُہر یو مرے یوں لگے جھمکنے ‏ ‏ کہ پانی ہو گئے موتی سیپنسار[1] منے
اگر غوطے لک برس غواص کھائے ‏ ‏ تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پائے
یو موتی نہیں وو جو غواص پائیں ‏ ‏ یو موتی نہیں وو جو کس ہات آئیں
غواصاں کتے غوطے کھا کھاے کر ‏ ‏ مُوے ہیں سو اس سمد میں آے کر
اپی ہو کے لیا نا سوچے جھوٹ سب ‏ ‏ خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب
کہ ہنس[2] نمنے بیچ سمد یک جاے تو ‏ ‏ مرے ڈوب تل سر اُپر پانوں ہو
نکو بول مضمون توں ہور کا ‏ ‏ کہ کالا ہے دو جگ میں موں چور کا
جتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوے ‏ ‏ دغا باز اُچکّے[3] کوں مانے نہ کوے
چُرا کر چُراتا نہ گی[4] چور کوی ‏ ‏ یو باتاں سمجتے سو ہیں ہور کوی
نہ مُنج کُچ بڑائی نہ مُنج لاف ہے ‏ ‏ ولے عارفاں پاس انصاف ہے
جنم گر دندی رشک تے تلملے ‏ ‏ عنایت کے کاماں ستے کیا چلے
دکھن میں اتھیالی طرح ہور میں ‏ ‏ دیا یوں سلاست کوں بھی زور میں
کہ فیروز آ خواب میں رات کوں ‏ ‏ دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس ‏ ‏ کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
توں یوں کر کہ خصلت یو تجُ آے نا ‏ ‏ کہ توں خوش اچھے ہور کسے بھاے نا
توں ایسی طرز دل تے نپچانوی ‏ ‏ کہ دُسرے کریں سب تیری پیروی
وجیہی ترا ذہن جیوں برق ہے ‏ ‏ تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہے

---

(۱) سیپیاں (۲) بغرہنس جیسے (۳) اچھپل (۴) گھر

ترا شعر سن دل پگلتا ہے .یوں ‏— کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں
توں وجہی کھیا شعر کی دھات کا ‏— ہوا زیاست بخ تے مزا بات کا
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے ‏— ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی تعریفِ شعر خود گوید

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو ‏— کہاوت منے بات جو آئی سو
اگر شعر کوئی کہہ نو اکر جو لیاے ‏— تو خوباں کوں سن رشک البتہ آے
اپس میں اپے دیک سکتے نہیں ‏— یکسکا سو یک مان رکتے نہیں
اگر کوئی چ کا کچ کدھر کا کدھر ‏— کہے تو کتے ہیں اسی ہیچ کر
اڑانے ملیں اس کوں چوندھیر تے ‏— فضیحت کریں پانو لگ سیر تے
اگر خوب جو بولے تو ووں اچھے ‏— وگر جو برا بولے تو .یوں اچھے
ہوا شعر کا اس وضا کام جب ‏— نواب شعر کہنا چھٹے کیا سبب
ولے جیو رھتا نیں کہے باج یو ‏— عجب سرکش ہے اب جو دے راج یو
شعر خوب کہہ کر جو لیانا اچھے ‏— اپس پر بلا ایک بسانا اچھے
ہنر ہیں ہنر کوئی جوتنا نہیں ؟ ‏— ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں
یو بلوند .بچن اس میں بل بھوت ہے ‏— سبج تھوڑی لوگاں میں چھل بھوت ہے
جنے عقل دوڑاے انداز سوں ‏— گیا نیں کنے بات اس ناز سوں
توں جھوٹے تے جھوٹے نکو اچ شاد ‏— کہ جھوٹے میں اچسی نہ ہرگز سواد
نہ کیں ویک کر کیں نے پایا ہوں میں ‏— یو تا نزا طرح دل تے لیایا ہوں میں
جکوئی فہم میں ٹک ہیناں اہیں ‏— سو دسریاں کے وہ خوشہ چیناں اہیں
نہ منج جوڑنا تھا نب اسمان کوں ‏— عجب کچ پہنچ ہے میرے گیان کوں

غالباً جھوٹا

اگر ٹک جو دوڑوں بلند دھانوں کوں — اُڑوں جگ کوں سب باندکر پانوں کوں
ہُنر کیاں ہیں یو باریکیاں لاف نیں — وو آدمی نہیں جس ہیں انصاف نیں
کہ انصاف دیوے وہی راست ہے — کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے
نہ کر بات توں نا سمج آمنا — بہوت مشکل ہے بات کوں فامنا
ہر یک سحکے دیکنے ہور زور — ہمیں اِستے بھی دھنڈتے کچھ ہور
جھُتے نا سمج جھنج بیتا شور کیا — سمجھنے جو سمجے کہ ہے ہور کیا
انتا قطب کی مدح کر اختیار — جو رہے یو قیامت تلک یادگار

مدح ابراہیم قطب شاہ گوید

مدح قطب شاہ

براہیم قطب شاہ راجا دھرلاج — شہنشاہ ہے شاہ شاہاں ہیں آج
عدل بخشش ہور داد اُس تے اچھے — سدا خلق سب شاد اُس تے اچھے
جتے پادشاہاں ہیں سینسار کے — بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے
سلیماں تے فاضل ہے اُس بخت بل — پری دیو جن سب ہیں اُس حکم تل
اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار — رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار
دھرے حکم حکمت سوں چوندھیر شہ — جہاں سب لیا دو جہاں گیر شہ
تو یوں عدل اب جگ میں ہونے لگیا — کہ بھُیں کا بھونک بھار ڈھونے لگیا

اسے شاہ عادل[1] کے غصے تے ڈر
لیا ہے گگن کوں پون پیٹ پر

ینابل ہے اس عدل کے فن منے
کہ بجلیاں کھڑیاں کا پنتیاں کھن منے

نبرتے[2] ہیں یوں بیجلیاں زیر[3] بند
تو برساتے ہیں مھوں بدل رنگ کھنڈ

ینا داد انصاف ہور عدل تھا
کہ مرغابی کوں باز کا ڈر نہ تھا

کبوتر اول کے دنداں سارنے
سو بہری کوں لاتاں لگے مارنے

اگر راجوٹ چکہ فرشتیاں سوں لاٰے
تو نو کھن کی گرڑکیاں سو کیلیاں منگاٰے

سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ
انند عیش عشرۃ جو کرتا ہے شہ

سو بھونیک امید ہور آس تے
منگیا ایک فرزند خدا پاس تے

کہ فرزند تے نانو اچتا اھے
اپے گی تو بی نانوں اچتا اھے

یہی بات پھر پھر کے کہتا اچھے
اسی دھیان ہیں نت وو رہتا اچھے

جو یک دیس اس شہ کوں فرزند ہوا
وو فرزند اُس کا سو دل بند ہوا

؟ ایح یتح لیایا وو اپنے سنگات
سکندر کے طالع خضر کی حیات

بدن سیم قد سرو جیوں راست ہے
کہ صورت ہیں یوسف تے گیش زیاست ہے

تعریف صفت فرزند گوید

چُھپیا سور یوں اُس کے مکھ نور اگے
کہ جیوں چاند چھپتا اھے سور اگے

زلف لام الف قد دہن میم ہے
یو خوبی سو اسکیچ تقسیم ہے

اُجالا پڑیا آج یوں نور کا
کہ حاجت نہیں چاند ہور سور کا

دو جگ آج نوراً علےٰ نور ہے
زمیں چاند اسمان سو سور ہے

یو ناداں بالک تھنا لاڑ کا
نوا پھول اھے شاہ کے جھاڑ کا

لگیا دیکھنے فال انبر رمال
سورج چاند کے پھانسے نیت سوں گھال

(۱) عالم (۲) انبر تے (۳) اند بند

کھیا علم میں دیک نہ وو آپ تے — کہ فرزند یو بخت ور باپ تے
رکھے نانو کرتار کن منگ پناہ — سُلطّن محمد قلی قطب شاہ
پڑے ہات جاں اس بخت وار کا — سُنا ہوے ماٹی سو اُس ٹھار کا
ستارے جڑیا سر شفق رنگ کُلہ — ہُوا جھُن جھُنا کھیلنے سُنبلہ
دسیں نقش جیوں نجم چند ہور بھان — کہ دو راہی کہکش کرے آسمان
؟ چکر سور جیوں کرن زر تار ڈور — کھلانا بدل(۱) بے بدل پانی چور
سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو — گنوارا انبر ہور بدل دائی ہو
؟ عرش کرسی قلاب رہے تھیر کر — کہ قدرت کوں باندے ہیں زنجیر کر
طرف چار پائی طرف چار ہیں — ملایک اسے جم جلنہار ہیں
سو پکھوے میں شہ دائی کی یوں اچھے — کچا موتی سیپنی منے جیوں اچھے
عجب دود اس دائی من میت کا — کہ ہر بند کوں تاثیر ہے امریت کا
سدا جگ میں بالک وہ جیتا اچھے — کہ اس دھات کا دود پیتا اچھے
جو بھیں پرسے ڈ دود چکھ پیو کر — عجب کیا جو مُردے اٹھیں جیو کر
جکوی دود اس دھات پیتا اچھے — سدا جگ میں وہ کیوں نہ جیتا اچھے
بڑے کوئی دس ہور کوئی ماس کوں — بڑے شہ ہر یک تل ہر ایک تاس کوں
کرو جم دعا جیو سوں جگ رہل اُسے — حیات ہوتی ہے زیاست تلتل اُسے

صفت میزبانی

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کناے — سو ترلوک کے لوگ مہمان آے
عجب تحفے قدرت تے آنے لگے — کہ دیک اس ملک رشک کھانے لگے
چھپا تھا جُلگچ غیب میں آج لگ — سو پرگٹ لگیا دیکھنے اب دو جگ

(۱) بی

نِویاں نعمتاں نو فلک بیچ بھر　　لے کر آئے ڈھو کر ملک شہ کے گھر
کہ شہ کوں خوشی یو بڑی آج ہے　　انند پر انند کاج پر کاج ہے
میا بیچ تن کا مدد لیاے کر　　سو توفیق کرتار نے پاے کر
محل شہ سنگارے یوں اُس کاج کوں　　سنوارے تھے جیوں عرش معراج کوں
ہر یک محل کا جو چھجا عرش ہے　　بدل بازو اسمان سو فرش ہے
محل جیوں ہے کعبہ دھرے جوت صاف　　نو اسمان کرتا ہے نِس دن طواف
عجائب طبق ہے دھرت بان کا　　کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا
تری بزم میں شہ عجب نور ہے　　کہ کِرناں بتیاں شمع سو سور ہے
جو شہ شمع روشن کئے سور کا　　ملک تیل لیا کر سٹے نور کا
سورج شمع ہور تھال گھن ہفت رنگ　　دِوا چند پُنم کا ستارے پتنگ
کلنک چاند میں ہے سو دِستا ہے یوں　　کہ سُٹنے کی پیالی میں ہے مشک جیوں
دنیا میں دوکن لوگ پھرنے لگے　　صفت شہ کی سب جگ میں کرنے لگے
کہ مہمانی اس دھات کی آج کوی　　نہ کر سکسی دنیاں میں شہ باج کوی

بخشش کردنِ ابراہیم قطب شاہ

ملایک جو خدمت کرن آئے تھے　　تو یاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے
مدن بھوگی شہ مست متوال ہو　　خوشیاں پر خوشیاں دیکھ خوشحال ہو
بیتا کچ دئے شہ فرشتیاں کوں دان　　کہ باندے سُٹنے کا نوا آسمان
گھُلانیں یو حد کا میری جان کوں　　دئے شہ کرٹک ہست اسمان کوں
انبر دان پایا ہے زر بے شمار　　تو ڈھنڈتا ہے رکھنے کوں دن رات ٹھار
بھرے بدرے شہ جو دئے مال بھر　　سو دھرتی اچالی چلی پیٹ پر

دے دھرت کوں دان یوں پیار تے
کہ گرڑ گیاں پہ آیا بھونک بھار تے

بتا کچھ شہنشاہ بخشتے ہیں دھن
زمیں ٹھار منگتی ہے اسمان کن

دئے دان سب جگ کوں دے مان انت
جواہر سوں کھیلے شہنشہ بسنت

کرم کی نظر کر مِٹھی بات سوں
ہر یک آدمی کوں ہر یک دھات سوں

کئے کوٹ بخشش اِدک لاک تے
تو ارزاں ہُوا یوں سُنا خاک تے

جگت اب گھر یوں بِکھرنے لگیا
کہ خشکی میں ہنس آکے چرنے لگیا

بخشنے لگے شاہ یوں ہم ستی
تو پیلا ہُوا سب سُنا غم ستی

خیالاں یو دیک شہ ترے دان کے
ہُوے لوگ حیران اسمان کے

گھرے گھر خوشی ہور انند کاج ہُوا
کہ فرزند اس راج کوں آج ہُوا

بنی داس ہُوا دیس ہور رات کا
انند عیش عشرت دیکھ اس دھات کا

خوشیاں یوں لگے کرنے آکاس پر
کہ پاتال کے لوگ پائے خبر

نکو جانو جھاڑاں کوں ہیں جھاڑ کر
کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کر

تماشا دکھیں شہ کے کھوَر(1) آج کا
انند سکھ بدھاوے خوشیاں کاج کا

کئے عیش یوں شہ ہر یک بات میں
کہ دیکھیا نہیں کوئی اجھوں خواب میں

جو پڑنے سٹے شہ کوں مکتب منے
ہُنر سیک ہنر وند ہُوا سب منے

جو وستاد دیوے سبق بی تلک
پڑے ذہن سوں شہ اپی تے تلک

بتا زور تھا ذہنِ شہزاد کوں
کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں

جو اول لیا شہ الف کا سبق
دھرت سات ہُوے کشف ہور نو طبق

سو وو جان سبحان اپس گیان تے
ہُوا زیاست حکمت میں لقمان تے

انبر نیں سکیا شہ کے چکہ دھانوں کوں
دو استاد استاد تھا نانوں کوں

کہ مکتب میں شہ بیٹ سب دیس میں
ہُوا عالم و شاعر و خوشنویس

---

(1) گھر

صفت شباب شہزادہ

جوانی کے دریا کوں آیا ادھان — محمد قطب شہ ہُوا اب جوان
بتنا زور تھا اس کے یکدست سوں — اُچا کر پچھاڑے منے ہست کوں
عجب جان میمنت ماتا ہے وو — کہ باگاں سوں پنجا ملاتا ہے وو
چلے زور کر ہم سوں جس نیت اُن — زمیں میں گھنسے پانو گڑ گیاں لگن
دونو خیز اوتار بھج بل غرور — ٹمکیاں سوں پہاڑاں کرے چور چور
اگر شاہ خنجر لیوے ہات میں — اُدھیڑے پکڑ باگ کوں بات میں
اگر سخت پولاد تے ہوئے جھاڑ — سٹے پیڑتے اس کوں بھوں سوں اپاڑ
کرے زور تعلیم خانے منے — وو تنہا چ تھا اُس زمانے منے
شہنشاہ کوں زور پر لاف ہے — کہ کھن نعل ہور نیل کہہ قاف ہے؟
جنے لاف دھرتے اتھے بل منے — ہُوے عاجز اس کی سنپڑ گل منے

صفت مجلس طرب

شہنشہ مجالس کئے ایک رات — وزیراں کے فرزند تے سب سنگات
ہریک خوبصورت ہر ایک خوش لقا — سو ہر ایک دلکش ہریک دلرُبا
مہابت کے ساماں میں جم جم ہے جیوں — شجاعت کے کاماں میں رستم ہے جیوں
ہریک خوش طبع ہور عاقل اچھے — ہریک خوش فہم ہور فاضل اچھے
ندیم ہور مطرب سگھڑ فہم دار — اتھے شہ سوں ملکر یو سب ایک ٹھار
صراحی پیالے لے ہاتاں منے — ندیماں تے مشغول باتاں منے
لگے مطرباں گانے یوں ساز سوں — کہ دھرتی ہلی مست آواز سوں

جو مطرب وو صحرا ایں اس دھات گاے
تو پھران کوں اس شوق تے حال آے

کنے تال سوں یوں لے(۱) خوش ہوتاں
کہ سن کر سما دیویں نو آسماں

جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے
سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے

ندیماں لطافت ہیں جو چکہ آئیں
نور وتیاں کوں خوش کر گھڑی ہیں ہنسائیں

شراب ہور صراحی نقل ہور جام
ہوئے مست مجلس کے لوگاں تمام

جو ہوی رات آدھی پچھے دو پہر
خبردار یاراں ہوے بے خبر

بسر گی ندیماں طرز بات کا
گنوائے خبر مطرباں ذات کا

جو عاقل اتھے وو سو سب ہیچ ہوے
دو پیالے چڑا کوچ کا کچ ہوے

نہ ملتے نہ خولی جھگڑتے کہیں
یکسکے اپر ایک پڑتے کہیں

لگے مست ہوسٹے مستی سنگات
یکسکے سو پاواں اپر ایک ہات

سو یوں کچ وو یاراں ہوے بے خبر
کہ پانی پیتے تھے شراب ہے گگر

یکسکوں بلا ایک اڑنانوں سوں
گلے لگتے تھے مست ہو چھانوں سوں

بجاوو جو کیں تو انھیں گاے کر
مسے مطرباں خوش خوشی پاے کر

صراحی پیالے سوں ہمدست ہو
گراں لرتے تھے وو دو نو مست ہو

بیتا مست ساقی ہوا سد گنواے
کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لاے

(ن) وہ مدپی کے متوال اب سخت ہوا
دیکھے شاہ مجلس ہوی اس وضا

(ن) اٹھا کے چلانے کیرا وقت ہوا
کسی کوں اچھو گھر کسے دی رضا

گئے شاہ کو شاد اس وقت پر
گئے زیاستی سب رہے مختصر

دسیں چار بالشت ہیں شاہ یوں
کہ چو تھے برج میں اچھے ماہ جیوں

سو ویسے میں ٹک شاہ کوں نیند آی
دو نیند آتما شئے عجب کچ دکھای

دکھے خواب ہیں شہ کہ یک بن اچھے
وو بن نیں زمیں کے اپر کھن اچھے

---

(۱) لی

پھرے چاند سیاں سُندھریاں اُس منے
ستارے نین کیاں پریاں اُس منے

ہلاویں جو ٹک لٹ کی زنجیر کوں
دیوانا کریں تل منے نیر کوں

دوانے ہو کر جھاڑ پھرتے اتھے
پٹاپٹ پھُلاں مست ہو پڑتے اتھے

اتھا حوض ہور واں اتھیاں سُندیاں
کہ پانی کنارے کھڑیاں تھیاں پریاں

کہ غنچے سو کھُل پھول جھڑتے اتھے
پنکھی آکے بے سُد ہو گرتے اتھے

چمن در چمن سرو دو رست تھے
کلیاں سرخوش ہور پھول سو مست تھے

سو جھاڑاں کوں میوا اپنا بار تھا
کہ ڈالیاں کوں پیڑاں کنے ٹھار نا

اتھا محل واں ایک ایسا بلند
پوں سار نا ہو سکے سٹ کمند

عجب پانی اُس ٹھار کا صاف تھا
کہ امریت پر بھی اسے لاف تھا

یکائیک اُس محل پر ایک نار
کنک چھند سوں آی اپسیں سنگار

جو دکھلائی آمکھ کعبہ سو دھن
سرو سُر نوائے تھے سجدا کرن

دسے یوں دھن اُس محل کے فرش پر
سورج سار ہُوا ہے مگر عرش پر

دو کُچ دو مفرح کی کانسے ہے جیوں
دو زلفاں دو دھر سرک پھاسے ہے جیوں

پڑے جی کوی اس سرک پھانسیاں منے
سٹے ہت مفرح کے کانسیاں منے

چنچل کا جو لب لعل یاقوت ہے
سو عاشق کے وو جیو کا قوت ہے

رنگا رنگ چمناں منے پھول تھے
نول شہ تماشے میں مشغول تھے

پری او چنچل دشت اُس نار پر
اخل گُم ہُوی شہ ہُوا بے خبر

سو اِس بے سُدی میں بی تھی وو چہ دھن
کہ لبدائی تھی بھوت زوراں سوں من

جو دیکھیا اتھا خواب میں ماہ کوں
ہُوا خواب میں خواب اُس شاہ کوں

جو اُس نیند میں تے ہُوا ٹک ہشیار
نہ تھی اُس صبوری نہ تھا اُس قرار

نہ بھُیں پر دسے وو نہ اسمان میں
رھیا شہ اُسی نار کے دھیان میں

لگیا تلملانے بہوت دھات سوں
کھبیا جائے نا بات وو بات سوں

نہ یو بات ہر ایک کوں فام ہوے ۔ وہی جانے جس پر جو یو کام ہوے
کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے ۔ کدھیں سُدّ پاوے کدھیں سُدّ کھوے
اسی دھات دن رات رہنا اچھے ۔ اپسمیں اپے یوں وہ کہتا اچھے
پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی ۔ گلا لاگے جھڑنے نہ رگس ستی
بھلائی چنچل دھن وو یوں شاہ کوں ۔ کہ لبدائے جیوں کھُربا کاہ کوں
اُٹھے ہور پھر سوے شاہ جاے کر ۔ کہ وو نار بھی خواب میں آے کر
جو ہر بار یوں خواب میں یار آے ۔ تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھائے
پریشان حیران بے تاب تھا ۔ نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

غزل

پیو اپنے کوں ٹک آج میں نس سپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج منج تب سوتی اٹھی روے کر
ہٹ برہا[1] اپنا سار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کارنے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر
نہ پوچھوں بہمن جو تسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب میں سوے سی نا جانے دکھ یو کوے کر
کیوں ٹالوں برہا جھال سکی نیں سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیونکر پانوں لال سکی جو بیٹھی ہت تے کھوے کر
یکتا ہیں سہیلی مرنا دل دوجے پر نا دھرنا
اُس پیوں کوں اپنا کرنا اس پاپی جیوں کوں کھوے کر

لگیا شہ اُسا ساں بھرن آہ مار ۔ کہ نزدیک نیں تھے وو گُنونت نار

[1] داوا

کدھیں بے خبر ہوے کدھیں ہوے ہشیار — کدھیں پیو پیو کی کدھیں یار یار
یو سُن مطرباں سب خبردار ہوے — جو مستاں تھے وو سو ہشیار ہوے
بہوت دھات سوں بات سمجاے کر — کہے شہ کوں نزدیک یوں آے کر
کہ اے شہ توں جم شاد خرم ہوا اچ — نہیں غم تجے کچ توں بے غم ہوا اچ
جکچ تجکوں ہونا سو حاضر ہے سب — اُساساں جو بھرنا سو توں کیا سبب
کھیا شہ یو دل مینچ دھرنا بھلا — کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
کہ یو خیال ہور خواب ہور وہم ہے — خدا کوں مِرا حال سب فہم ہے
کسی کوں کہ منج عشق اس کا اھے — وہی جانے مُنج عشق جس کا اھے
جکوی راز یو باب کن کھولے گا — دیوانا ہوا کر مُنجے بولے گا
نہیں بات کہنے کی یو کھول کر — کہ سمجاؤں اب کس کوں ہیں بول کر
اچھوں سیج پر موج جیوں آب ہیں — کہ چٹکا لگا گئی سکی خواب ہیں
جِتا مطرباں شہ کوں سمجا کہے — تغافل کئے شاہ ہور چپ رہے
کتے کئے کہ مستی کے چالے ہیں یو — کتے کئے پرن کے اُلالے ہیں یو
کتے کئے اُسے کُچ او چھٹ ہوا — کتے کئے اُسے عشق کا چٹ ہوا
چُھپی بات کے پردے کوں کھولنے — اپسمیں اپے یوں لگے بولنے
جو ویسے ہیں مطرب خوش آواز نام — انخا شاہ کا ایک خاصا غلام
سورج سا جلا جل لیکر ہات ہیں — لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات ہیں
دُعا کر ثنا کر منا کر اول — پڑیا شہ کے آنگے پچھیں یو غزل

غزل

چلونا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچنا

ولے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو دو کہاں اچتا

نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کا نہ کی مُنجکوں
سکی اُڑ جائیں پنکھی ہو اگر اُس کیں نشاں اچتا

دوتن کے بول رہے سب سہ اری اے باو ناچُپ رہ
اگر تجہ فام ہے تو کہہ مرا دو پیو کاں اچتا

کسے ہیں انت دیوُں ہیرا کھلے اب بخت کیوں میرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچتا

ہُوے لب خشک نیناں تر کہے جگ مُنج کوں عاشق کر
کہ مستی ہور ینہ ہور چھر سکی یونیں نہاں اچتا

آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ

چھپی رات اُجالا ہُوا دیس کا
لگیا جگ کرن سیو پرمیس کا

شفق صبح کا نیں ہے اسمان ہیں
کہ لالے کھِلے سنبلستان ہیں

جو آیا جھمکتا سورج داٹ کر
اندھارا جو تھا سو گیا نھاٹ کر

سورج یوں ہے رنگ آسمانی منے
کہ کھِلیا کمُل پھول پانی منے

ہر ایکسکوں ہر ایک کچھ کام تھا
نول شہ کوں اُس نار کا فام تھا

کھیا شاہ اب حال نیش مُنج منے
بھلا ہے جو گنج ہو اچھو کُنج منے

اپسیں اپے فکر کچھ گوند کر
رھیا غنچے کے نمنے مُکھ موند کر

کہ دھرتا ہوں دل میں کُچھ بات ہیں
کروں جاکے وہ بات کس سات ہیں

نکوی یار دلسوز محرم ہے مُنج
نکوی ہم نفس ہور ہمدم ہے مُنج

اپس سوں اپچ آج محرم ہوں ہیں
اپس سوں اپچ آج ہمدم ہوں ہیں

(۱) اچھوں

جتے اِس زمانے منے یار ہیں دغا باز عیباں چُنن ہار ہیں

اُنکوں پتیا بات بولیا نہ جاے اُنو کے کنے دل کوں کھولیا نہ جاے

پتیانا انوکوں کہو کیوں لگر کہ دل میں بُرے خوب ہیں موں اُپر

یو یاری ہیں کس دھات کا قہر اچھے جو مو میں شکر دل منے زہر اچھے

جکوی یار یاراں مے نیک ہے زباں ہور دل دونو اُس ایک ہے

چلنت دیک کرتوں ہریک کوں سمج کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لج

نہ ہیں بھائی ہیں ہوں نہ ہیں مائی ہیں کہ طالب کوں ہے لاف تنہائی ہیں

جکوی گھر میں مشغول اچھے یار سوں نہیں کام کچ اُس کوں بازار سوں

جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا غنیمت اچھے اُس یاد بھی یار کا

گزر کرز سعدو کاں جو دلشاد سوں کم تنکہ وقت یار کی یاد سوں (۹)

جسے یار کا دھیان نت یار ہے دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

پرت شہ کوں داٹیا بہوت زور سوں ہُوا فارغ اِس جگ کے شر شور سوں

کیا لوگ نزدیک کے دور سب ندیم ہور مطرب بورے سب عجب

انجھو لال مدنین پیالا ہُوا ندیم آہ مطرب سو نالا ہُوا

جو دہلیز دے شہ سُنتا گھر منے پڑے مطرباں شور ہور شر منے

درونی تے آواز سُن آہ کا کہے حال تغییر ہُوا شاہ کا

اپے ہے گنبھیر ہور من تھیر نیں ہمیں کیا کریں اب کے تدبیر نیں

براہیم شہ کن کہن مطرب آے کہ قصا یو شہ کا رچ پایا نہ جلے

کہے شہ کوں شہزادے کا حال سب کہ یوں حال اُس کا ہے پامال سب

نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے کہ نو کھن کباب ہویں اس آہ تے

چمن سیج پر آپ سیں پاڑ کر سٹیا کپڑے جوں پھول سب پھاڑ کر

شہنشہ سُنیا بات یو سربسر
کھیا مای کوں باپ وو آے کر
کہ فرزند کا کچ خبر نیں تجے
نہ دن ٹک قرار اُس نہ نِس خواب ھے
اپس میں اپے آہ بھرتا اھے
سُنی بات اس دھات جب ماجنی
وو ماباپ بے ہوش ہو بھر اُساس

چلیا فکروند ہو حرم کے ادھر
کہ فرزند کوں دیک ٹک جاے کر
خبر لے خبر۔ یو اگر نیں تجے
کہ آرام نیں ہور بے تاب ھے
دیوانا ہوکر شاند کرتا اھے
جو ساری تھی سو فکرسوں ہوی کھنی
چلے ملکر اپنے سو فرزند پاس

جو اُس حال سوں دیکھے فرزند کوں
مہربان ماباپ وو دو سگے
کہے شہ نہ کر غم توں خوشحال اچ
نکو دل کوں اپنے فکروند کر
دونو مل کے لاک آرزو ہور چاؤ
اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ
اٹھیا شاہ تب آہ پر آہ مار
عجب یک درد مُنج ھے دارو نہیں
دوا کرنے یاں آدمی کام نیں
محبت کے بھونرے میں ہلگیا ہوں میں
جو دیکھیا اتھا خواب اُس رات کوں
کدھیں دل میں راکھے کدھیں موں میں لیاے
براہیم شہ جاں پیچان کر

بسر گئے اپس کے سُک آنند کوں
سو شہزادے کے پانوں پڑنے لگے
سدا سُرخرو جیوں توں گُلّال اچ
فکروند کی ھے توں آنند کر
کہے شہ نرا درد ہمناں کوں آؤ
نرا حال۔ یوں کی ہُوا بول شہ
کھیا باپ ہور ماکوں بیشک پکار
سمد پور ھے ہور کوی اُتارو نہیں
کہ یو درد ادیں کوں کچ فام نیں
دیوانا ہو یاری کوں ہلگیا ہوں میں
سو اُس خواب کے راز کی بات کوں
کدھیں کوچ بولے کدھیں کچ چھپاے
کھیا شاہ کا حال سب جان کر

کہ یو جان نو خیز ہور فرد ہے
بہو تیک اُسے عشق کا درد ہے
محبت تو لئی گرم دھرتا اہے
و لے کہنے کوں شرم کرتا اہے
کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے
اگر نا کریں تو بہوت جہل ہے

مشورہ مادر و پدر شہزادہ

براہیم قطب شاہ مجلس سنگار
کیئے مستعد ہوپ عشرت اپار
جتیاں خوب خوش شکل تھیاں سُندریاں
سو کرناٹک ہور گور گجرات کیّاں
جو چین ہور ماچین کے تھے بتاں
سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں
ہریک خوب محبوب بُتِ فارسی
بدن جیوں جلتی اچھے آرسی
جو سہیلیاں و و جھمکائیں مکھ نور کوں
دیوانا کریں چاند ہور سور کوں
اگر دیکتا جوت اُنن نور کا
فرشتا نہ کرتا صفت حور کا
جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں
پُھلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں
ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں
انکھیاں لال گھنگچیاں ہریک نار کیاں
مجالس عجب شاہ عالی کیئے
کہ حوراں کوں لیا بہشت خالی کیئے
پرایاں سندریاں ہور انچل پراں
چنداں مکھ ہے چند ناسوتن گوہراں
اچھنیا کیئے کام شہ جگ ادھار
پریاں ہور حوراں ملیاں ایک ٹھار
کہے شاہ کوں یو بھُلا کر تمیں
اپس میں اپے مل رجھا کر تمیں
قطب شہ کوں جیکوئی ریجھا یگی
بڑا مرتبا سب میں وو پایگی
بڑی نار وہے جو بھاوے اُسے
کسے بخت ہیں جو رِجھاوے اُسے

تدبیر تسکین شہزادہ

بُلا شاہ کوں شاہ بھیجیا دہاں
پریاں ہور حوراں ملیاں تھیاں جہاں

رضا ہوئی تھی جیوں شاہ عالم ستی ‏ ‏ اپس ہیں اپنے تیوں سکیاں ہم ستی
رِجھانے لگیاں شہ کوں من ہیں نِشتال ‏ ‏ پریاں چھند بھریاں چھند سوں سب لگ دنبال
کدھیں کوئی کھڑی رہتی آسامنے ‏ ‏ کدھیں شہ اُپر کرتی کوہی آمنے
کدھیں بند پکڑتی تھی کوہی نازسوں ‏ ‏ کدھیں دوُر کوہی جھاڑتی سازسوں
کدھیں کوہی کھلاتی اتھی پان آ ‏ ‏ کدھیں کوہی پکڑتی تھی پیکدان آ
کدھیں گرِد دیے کوئی آتی اتھی ‏ ‏ کدھیں نیہ سوں کوہی جیولاتی اتھی
کدھیں کوئی پیالا پلانے کوں آے ‏ ‏ کدھیں کوہی نُقل لیا کے شہ کوں چکھاے
کدھیں پھول سٹتی تھی کوہی برمنے ‏ ‏ کدھیں کوہی بُلاتی اتھی گھر منے
کدھیں کوہی دکھاتی سِنا کھول کر ‏ ‏ کدھیں کوہی رِجھاتی بچن بول کر
کدھیں کوہی دیوانی ہو پھرتی اتھی ‏ ‏ کدھیں کوہی بے سُدھ ہو گرتی اتھی
کتنیاں سُدسٹیاں ہور کتنیاں جیو دیاں ‏ ‏ رِجھانے کوں تقصیر نیئں کچ کیاں
شہنشہ پہ جیو بھوت دھرتیاں اتھیاں ‏ ‏ اشارت انکھیاں مار کرتیاں اتھیاں
چھنداں ہور نازاں کے کارہی منتر ‏ ‏ سکیاں چنچلیاں پر پھونکیاں شاہ پر
سو یہ شاہ کوں ایک کاصد ہُوا ‏ ‏ منتر تھا اُنو کا سو سب رد ہوا
کہ اُس شہ کے دل ہیں سو دھن مہر تھا ‏ ‏ نہ تھا مہر وو باطلُ السحر تھا
جو ایک کوں جس دل منے ٹھار اچھے ‏ ‏ ضرور ہے جو دُسرا وہاں بھار اچھے
سو ویسے منے شاہ وو آے کر ‏ ‏ گلے سوں لگا شہ کوں سمجاے کر
کھیا پیار سوں شاہزادے کوں شہ ‏ ‏ نرا جیو اتنیاں ہیں کس پر ہے کہہ
دیا شہ کوں یوں شاہزادا جواب ‏ ‏ کہ اے شہ نکو کر توں مُنج پر عتاب
ہر یک نار اس ٹھار او نار ہے ‏ ‏ سگھڑ ہور چھنور چو سار ہے
ولے کوہی مرے دل کوں بھاتی نہیں ‏ ‏ کسی ہیں سو وو توک آتی نہیں

اگر نار اچھتی وو اُس ٹھار پر
تو جلتیاں سکیاں سب یو اُس نار پر

دیوانی ہریک اُس کی یوں نار ہوی
کہ سر تے مُنجے رشک کا ٹھار ہوی

جو یو دیکتیاں اُس کوں چک نین بھر
تو پانی پِتیاں اُس اُپر وار کر

جو دھن منجکوں لُبدائی سویاں نہیں
بِتیاں ہیں و لے ایک وویاں نہیں

اِنو ہیں کسی پر مِرا دل نہیں
اِنو تے مُنجے کوچ حاصل نہیں

جو پنکھی دیکھے چاند کارن جفا
ستارے جھمکنے تے اُس کیا نفا

کہ عاشق اچھے شمع کا جو پتنگ
نہ بھاوے اُسے پھول کا کوچ سنگ

کمل پھول طالب جو ہے سور کا
وو محتاج نیں چاند کے نور کا

مُنجے اُس سکیاں کا سو یو چھند نہ بھالے
سمندر کوں امرِت کیا کام آے

سو دھن باج شہ کس پہ جیوں نیں دھرے
کہ ہنس موتی کھاتا ہے نا کنکرے

ضرور اب ہُوا بھید یو بولنا
معما جو ہے سو اسے کھولنا

کِتا بات ما باپ تے ہیں چھپاووں
کسی ہور دُسرے کوں درمیانی لیاووں

اپس کوں اپچ ہو کے رکھتا سنبھال
اپس کا اپے حال کہتا اتال

نبستا اچھے کام کُچ لاج تے
مُنجے بات یو فام ہُوی آج تے

اسی بات پر کام لیا یا اُنے
بڑیاں تے جو یو پند پایا اُنے

سو رازاں کی غنچیاں کوں کر پھول تب
کھیا خواب دیکھیا سو شہ پاس سب

سُنیا بات جب شہ نے اُس دھات کی
اُڑی سب خبر شاہ کی ذات کی

کھیا شاہ شہ کا عجب حال ہے
کہ قِصّا یو سب خواب ہور خیال ہے

مبادا یو آخر دیوانا ہُوے
کدھر کا کدھریاں نتے جانا ہُوے

خدایا دے توں صبر و آرام اُسے
پِلا دھن کیرے وصل کا جام اُسے

مشورہ با عطارد

عجب ایک اُسوقت پر مرد تھا ہُنر وند عاقل جہاں گرد تھا
دنیا کے اپیں بند تے آزاد ہو پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو
کدھیں روم میں تھا کدھیں شام میں کہ وُستاد تھا وو ہریک کام میں
عطارد سو نقاش کا نام تھا بھلا ہور بُرا سب اُسے فام تھا
ہریک ملک اوپر گذر تھا اُسے ہریک شہر کا سب خبر تھا اُسے
ہریک ٹھار اوپر اُسے ٹھار تھا کہ خوش طبع مسکیں ادب دار تھا
ہریک شہر پھرنے ہوس تھا اُسے ہریک کام کرنے کو جس تھا اُسے
سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا
دھرے کام میں لاف مانی اُپر کرے باو جیوں نقش پانی اُپر
اگر خیال دوڑاے وو دور کا انکھیاں موند صورت لکھے حور کا
جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر
جتیاں خوب تھیاں سندریاں جگ منے رکھیا تھا اُنن نقش لِک اپ کنے
کرے زندگانی وو اس دھات سوں سرا نا سکے کوی اُسے بات سوں
یو نقاش کی شہ خبر پاے کر اُسے اپنے خلوت منے لیاے کر
سنگات اپنے بُلا اُسے چاو سوں لگے کرنے تعظیم بھو بھاؤ سوں
کہے تو جو دیکھیا جتیاں سُندریاں سلکھن چھبیلیاں چنچل چھند بھریاں
تجے کون اِتنیاں میں خوش آی ہے تجے کون کہہ سُندھری بھائی ہے
سُنیا شاہ تے بات یو کان دھر انکھیا شہ کوں نقاش تسلیم کر
کہ خوباں تو شاہا بہوت خوب ہے بکستی سو یک خوب محبوب ہے

کسے باس ہے ہور کسے رنگ ہے
کسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے
کہ یک رنگ یک روپ یکدھات ہے

کسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت
کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت

کسے ہیں بڑا کوں کسے ہیں سراووں
کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں

نہیں باس سُنبل کی نرگس منے
جو اس ہیں اچھے سو نہیں اُس منے

نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے
جو بھاوے اپسکوں وہی خوب ہے

جو عاشق لبدنا ہے دیک آس تے
وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے

جنم سب گھٹا شہ اسی کام ہیں
جو توں پوچھنا تو مرے فام ہیں

یتے مُلک دیکھیا ولے کوئی نار
نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار

پریاں سُندریاں سب سو دھن حور ہے
کہ باقی سو چانداں وو جیوں سور ہے

نوے چھند ہور ناز نلتل نہ پای
کہ فتنے اچھے باپ غمزا سو مائی

سو سنگار کر آے دھن ساج سوں
ستارے تے گم ہوے اجت لاج سوں

جھمک کھن ہیں جھمکا کے مکھ نور کا
شرم کھاے خوبی ہیں دھن حور کا

جو باتاں ہیں وو نار ٹک آے گی
ہتیلی ہیں لیا بہشت دکھلاے گی

عجب کچ سو خوبی ہے اُس دھن منے
کہ پھرتے اُسے دیکھ ٹک بن منے

رہے رشک تے پھول لھو گھوٹ کر
مریں جھل تے غنچے سِنا پھوٹ کر

گرفتار ہوے پھول دھن قہر ہیں
تو یوں ٹانگتے سیاست کر شہر ہیں

سو بجلیاں سو دھن سم ہو آتی اہیں
شکم درد تے تلملاتی اہیں

انکھیاں لال اُس نار ناراں کیاں
کہ موتی اُپر جیوں جڑے مانکیاں

اچھے مول نیچ نین دو جھم کنے
کہ مچلیاں ہیں سورج کے چشمے منے

تماشے دِسے اُس منے دھات دھات
غضب زہر ہور لطف آبِ حیات

دِسے پُتلی یوں نار کی آنک میں — کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں
جو عاشق ہو کر جیو اُس سات لاے — غصے تے مرے پیار تے جیو پاے
جسے حور کہتے سو دھن چھانوں ہے — دنیا میں جھوٹی حور کا نانوں ہے
جو بنگالے کا سحر جیو گھات ہے — سو اُس مشتری نار کی بات ہے
بنگالے شکر کوں جو یاں لاتے ہیں — سو اُس کے ادھر اُسکوں نپچاتے ہیں
بنگالے شکر کوں جو میٹھائی ہے — سو میٹھائی دھن لب تے وو پائی ہے
اپس سینچ دکھلا کے وو شوخ نار — سورج چاند تارے ملا ایک ٹھار
سنپیر سحر منتر کے داواں تلیں — ابھالاں لڑیں اس کے پاواں تلیں
انچل اُس مُصلّا ہے جبریل کا — سیہ زلف سو سبحہ سرافیل کا
رکھے نار وو ناز سوں پگ جہاں — سورج چاند سجدا کریں آو ہاں
لگیا نیں اجھوں ہات کس غیر کا — کہ نیں روح کوں ٹھانوں واں سیر کا
بنگالے میں ہے ٹھار اُس نار کا — نہ ہے چاند نا سورج اُس سار کا
دھرے نار وو مشتری شاہ نام — کتے بادشاہاں ہے اُس کے غلام
لیوے نانوں رکن مرد کا اُس انگے — نہیں کوئی ایسا جو اُس کوں منگے
بنگالے کی اُس پادشاہی اچھے — اُسی نار کی واں ڈُراہی اچھے
اُسے ایک زُہرا اُسکی بھان ہے — سو داؤ دتے وو خوش الحان ہے
بڑی حور ہے جیوں پھنی جیوں پری — سو زُہرا اھے یک دوجی مُشتری
اگر اُس سکی کا تجے آس ہے — تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے
اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا — تجے اُس کی صورت سو دکھلاؤں گا
کہا شہ مُنجے بیگ دکھلا اتال — کہ مُنج میں رہیا نیں ہے اب کوچ حال
اگر صورت اُس کی جو دکھلاے گا — تو توں دل کے مقصود سب پاے گا

اتال اُس کی صورت دکھانا بھلا   وو صورت کہاں ہے سو لیانا بھلا
عطارد لگا اُس کوں سمجاے کر   شہنشہ کوں باتاں ہیں ٹک لاے کر
جو دھن کا صورت شہ کوں دکھلائیا   سو شہ لبدی کوں سر تے لبدائیا
سو دھن کا صورت قطب شہ دیگر   پچھانا کہ وُی ہے یو من ہر سُندھر
نشاں اُس کے اِس میں جو پانے لگیا   سو چُم چاٹ چھاتی سوں لانے لگیا
اُسے میرے دل کے بھِتر ٹھار ہے   دیوانا کری مُنج سو یو نار ہے
دغا دے گئی تھی و لے آئی بھی   لگیا تھا مرا جیو ہور لائی بھی
عجب جور خصلت اہے یو پری   کہ سُپنے میں آ مُنج دِوانا کری
سو دھن خواب ہیں جانی مُنج بل نہیا   یوا وکل بِرہ کی ہے اُس کل نہیں
جنم سب اسی دھن کوں جپتا ہوں میں   اسی دھن کی خاطر سو تپتا ہوں میں
میرے خواب میں آی سو یو لوچ ہے   مُنجے یوں جو لبدائی سو یو چ ہے
یہی نار اُس محل پر آئی تھی   یہی نار واں اپسے جھمکائی تھی
اِسی نار کوں دیک میں سُد سٹیا   اُسی نار کے عشق ہیں یوں گھٹیا
میرا دل لیکر گئی ہے یو سُندری   پریشان کی ہے مُنجے یو پری
چتارا جو دھن روپ لیا یا چِتار   تو ٹک آج میرا ہے خاطر قرار
نہیں تو مِرا حال مشکل اتھا   کہ بھو تیج بیتاب یو دل اتھا
سو نقاش کا بھوت اُپکار جان   کرُڑ ہور لاکھاں دِیے اُسکوں دان
کہ یاقوت الماس ہیرے رتن   دیے بے حساب اُسکوں شہ مال دھن
نہیں انت کیتی کچھ اُس دان کوں   گلستاں گئے شہ بیابان کوں
پڑیا شہر کے خوشحال ہو کر وو پگ   سُنے ہیں ہُوا غرق سر پانو لگ
جو دھن کی اصورت شہ دیکھی شوق سوں   پڑی اُس وقت یو غزل ذوق سوں

غزل

دسیں دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی تھال میں ڈھلتے
لٹاں چُھٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پر چُھلتے

بدل رنگ سیام کھن کنتل نین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لنبی لٹ آپ اپس کنتکی نپٹ سرزد ادک ہٹ کی
چُھرالے ناگ تُج لٹ کے سنپارے دیک کر جُھلتے

دیکھت دھن نین جل کھاکر مچھیاں دعویٰ کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑاہی بیچ لیا تلتے

نین دو مست چنچل کے اچھیں بیچ مکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سو رہ رہ باوٹے ہلتے

دسن تے جگمگی جوتی اہو لک دھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

دُڈل دھن پہنے کاناں ہیں کہ سُرج پھول پاناں ہیں
سورج چاند آسماناں ہیں بچارے لاج تے گلتے

تِلک پُھندنا نہ ساجے کیوں کہ منگ موتیاں کی لڑ ہے یوں
کجل مخمل کنتل پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

عطارد کوں شہ حال سب بول کر — کہے خواب دیکھے تھے سو کھول کر
کہ اُس دھن سوں مُنج عشق اس دھات ہے — کھبیا ہوں تجے میں تُجکچ بات ہے
کہ عاشق اہے توں اپی دردمند — تجے فام اُس کام کی سب ہے چھند
اتاں اُس کے ملنے کی تدبیر کر — توں بیگ ہونگو کام تاخیر کر
جو دکھلائے گا توں سو دھن کوں مُنجے — تُجکچ توں منگے گا سو دیونگا تجے

سنگاتی تج ایسا کہاں پاؤں گا ۔ جدھر توں رلجا گا اُدھر آؤں گا
کہ ہیں یار تیرا میرا یار توں ۔ لے چل جاں ہے وو دھن منج اس ٹھار توں
عطارد یو سُن بات حیران ہو ۔ اپس ہیں اپے ٹک پشیمان ہو
کھیا شہ کوں یو کام مشکل اہے ۔ کرن کام اس دھات کس دل اہے
کہ یو کام اندیش کرنا بھلا ۔ اگر سچ پوچھے تو بسرنا بھلا
توں دیکھیا نہیں درد اجھوں دوک کا ۔ توں نیں جانتا کچ قدر سوگ کا
توں عاقل ہے شہ ٹک اپس ہیں بچار ۔ نکو ہو توں اس کام پر اختیار
کدھیں ٹک یکیلا رھیا نیں ہے توں ۔ اجھوں دُکھ درد غم سہیا نیں ہے توں
کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں ۔ فن اس کام کا ہر کسے فام نیں
توں جس ملک جانے کوں ہے اختیا ۔ پری دیو جن پنت ہیں ٹھار ٹھار
کہیں بات ہیں خیر کیتی شر اہے ۔ کہیں آس اُمید کیتی ڈر اہے
توں نوخیز ہور جان مغرور ہے ۔ بُڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے
[عقل] جوانی دیوانی اخل وند نھیں ۔ جوانی یو بے بند اسے بند نھیں
توں اپنی جوانی ہیں شہ غرق ہے ۔ کچے ہور پختے ہیں لی فرق ہے
سکندر پڑیا تھا جو ظلمات ہیں ۔ رھیا تھا بلا کے سنپڑ ہات ہیں
بُڈھیاں سوچ اُنے تو بچاریا بچار ۔ بُڈھیاں کیچ حکمت تے نکلیا بہار
بُڈھیاں کوں جو او پیچ تے پوچھتا ۔ تو ہرگز اُسے دُکھ نہ ہوتا پیتا
جواناں کی سن ہے سو تنز شور ہے ۔ بُڈھیاں کی سو تدبیر کچ ہور ہے
[تال] پکے باج رنگ خوب پاناں ہیں نیں ۔ بُڈھیاں ہیں جکچ ہے سو خاماں ہیں نیں
دنیا دار صاحب جو سکتے اہیں ۔ بُڈھیاں کوں نزیک اپنے رکھتے اہیں
گنبھیر ہیں بُڈھے نت گنبھیراں گنے ۔ جواناں دُعا منگتے پیراں کنے

بڈے خوب معقول ہر ایک باب
بڈھیاں کی دعا ہوتی ہے مستجاب

نہیں جھوٹ یو سچ ہے سچ جان توں
بڈھیاں کی یو پند خوب ہے مان توں

کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ ہیں
کہ ٹھنڈ دھوپ ہور باد ہے باٹ ہیں

دکھن تے بنگالا بہوت دور ہے
بندا ایسے کاماں تے معذور ہے

سو یو بول اُس شہ کوں بھایا نہیں
ادا بے روش کچ خوش آیا نہیں

سو خاطر پہ ٹک ماندگی لیاے کر
کھیا شاہ غصے منے آے کر

توں سست ہور باتاں بی تیریاں ہے سست
درست نیں تو کہتا ہے سونا درست

رنیت بیں رکیا ہوں اُدھر جانے کا
نہیں حاجت اب تیرے سکلانے کا

بڈھیاں کوں سو نخواد کی عقل ہے
کتاباں میں لیکھے سو یو نقل ہے

بڈھیاں کوں کہاں عقل سپنور ہے
کہ ساٹے و بڈھاٹے مشہور ہے

بڈھیاں کوں نہ کچ عقل نا فام ہے
بڈھیاں کا جھٹے نانو بدنام ہے

جفا پیری ہور ناتوانی منے
ہر ایکس کوں لذت جوانی منے

بڈھیاں کے سو کاماں ہیں اب رچہ نہیں
بڈھیاں میں بھرم باج بھی کچہ نہیں

بڈھیاں ہیں سو کچ گیان کابل نہیں
درست ہے بڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں

بڈھے پیس کر کھانے کوں خوب ہے
بڈھے پنگڑی پھسلانے کوں خوب ہے

طرز عشق کا توں نہ پیچھان نا
ہمیں کی تو بھی آپے ناجان نا

یو قصّا وو مسلا ہوا دکھنی
بھروسے کیرے بھینس کٹڑا اجنی

توں اتنیچ میں یوں ہوا سہم سوں
پینے مُلک دیکھیا سو کس فہم سوں

رکینے کئی نہ نھی بات یو اُس سنگات
ولے مصلحت کوں کہی شہ یو بات

توں عاقل ہے کر تج پتیایا ہوں میں
تجے اپنے نزدیک لیایا ہوں میں

لگے دل کوں عاشق کے نا توڑ نا
ٹٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑ نا

ہمت کر توں نقوے کوں کی چھوڑتا　　جڑیا دل مِرا کیا سبب توڑتا

عطار دکھیا شہ توں شاد اچ مدام　　توں صاحب میرا ہیں ہوں تیرا غلام

تجے عشق ہیں آزماتا اتھا　　ستم بات اس دھات لاتا اتھا

سدا راج کر ہور جی جگ ہیں جم　　سچا پاک عاشق توں ثابت قدم

مُجکوی یار سوں اختیار ہوئے گا　　تو اُس یار سوں اختیار ہوئے گا

اگر یار دلدار ہور اہل ہے　　تو یو کام کرنا بہوت سہل ہے

جو شہ تج سو دھن[1] کا پِنا فام ہے　　تو یو کام کرنا مِرا کام ہے

سو یو بات سُن شاہ خوشحال ہُوا　　جو پیلا ہُوا تھا سو پھر لال ہوا

جو طالب کے من مینچ مطلوب ہے　　برا ہونے کی ٹھار اُسے خوب ہے

کھیا شہ عطار دمِرے پاس ہے　　اتال اُس کے ملنے کی مُنج آس ہے

ہُوا شہ سو دھر ہنت ہیں اختیار　　کہ بندے تے کوشش خدا کرنہار

سو گُنونت چنارا بھوت دھات دھات　　کھیا شہ کوں سمجا کے بھو دھات بات

کہ چلنے کوں اب مستعد ہوپ کر　　شہنشاہ کوں بیگ دے توں خبر

جو سنگات[2] ہر جنس کالے قماش　　کہ عالم میں نا ہوے یو بات فاش

اگر کام کرتا تو یوں کر یو کام　　کہ دشمن کوں نا ہوئے یو کام فام

لے شہ آج سوداگری کا لباس　　کہ نیرے دندی آس تے ہویں نراس

سو یوں جائیں اب شہ کہ جانے نہ کوی　　ہمیں کوٗن ہیں[3] یو پچھانے نہ کوی

پھر اکراپس کے سواس بھیس کوں　　یو سٹ دیس چل جائیں پردیس کوں

جو منگتا ہے شہ یوں کہ مقصود پائیں　　تو باٹ اب ہمیں سٹ کواڑ باٹ جائیں

کنا تھا سو کہیا تجے ہیں بچار　　اتال ای شہنشہ نزا اختیار

انگے بائیں ہے ہور پیچیں گوا　　اندیشا نکو کر ہُوا سو ہُوا

(۱) سبب (۲) سنگھائیں تو (۳) کر

دونوں کے یکدل ہو کر راجوٹ
رکیٔے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ

اگر ناپخنا پنچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا
نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر

چھُپا راز پرگٹ ہُوا شاہ کا
کہ عاشق اہے شاہ اُس ماہ کا

چھُپی بات نیں یو جتا شہ چھپائے
کہ عشق ہور مستی چھپایا نہ جائے

کیا بات ظاہر دو اُس بات ہیں
کتا کوی رکھے آگ کوں ہات ہیں

جو یک گھر منے عود کوں کوی جائے
توسو گھر لگ[1] اس عود کا باس جائے

کہ پھُل کیوڑے کا جو باس ہے چھنال
نہ رکھ سکسی ہرگز اسے کوی سنبھال

پرت کوں چھپانے کہیں ٹھار نیں
پرت باولی ہے چھُپن ہار نیں

جداں تے جو پیدا ہُوا ہے یو جگ
پرت کوی چھُپا نیں سکیا آج لگ

پڑی خلق تکھ بات یو پھانک کر
رکھیا جائے اسمان کیوں ڈھانک کر

جو ہرا جل سیس جھر سر نوشت
جو جل گزرے جس سر تے ہو سر گزشت

محبت اولینچ توں کر نکو
کریگا تو رسوائی تے ڈر نکو

محبت کتے ہے سو رسوائی ہے
یو رسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے

وہی یار بھاتا اہے یار کوں
مشقت سوں ڈھوے یار کی بھار کوں

محبت لگیا ہے جسے پیو کا
نہیں کوچ پروا اُسے جیو کا

اول جیو تے ہات دھوتے اہیں
پچھیں عاشقاں عاشق ہوتے اہیں

سو ہاتی ہے رُسوائی یاری منے
کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے

یہاں پادشاہی غلامی اہے
یو بدنامی نیں نیکنامی اہے

محبت ہیں ہوتا جہاں جگ اسیر
برابر ہے واں پادشا ہور فقیر

---

(۱) منے

ندیم اپنے کوں شہ بُلا بھیج کر ـــ یو قصّا کھیا اس کنے سربسر

کھیا میں کھیا جیوں تجے تیوں تج توں ـــ کہہ یو بات بھو دھات اس شاہ سوں

رضا منگ بھیجیا شہ شہنشاہ کن ـــ کہ جاتا ہوں اب میں بنگالے کے دھن

کھیا جب ندیم اُسکوں جا کر یو بات ـــ اندیشا لگیا کرنے شہ مکھ دے ہات

کھیا کوی کہو میرے فرزند کوں ـــ کہ سُن کان دھر باپ کی پند کوں

توں سور ہے نکو دور ہو اسمان تے ـــ توں ہیرا اچھے نا بچھڑ کھان تے

توں پُھل ہور ہے ہٹا نو تج پھول بن ـــ توں سرو ہور جا گا ہے تیرا چمن

توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے ـــ توں جم جیو تج تھے میرا جمع ہے

نکو کر پریشاں دلِ جمع کوں ـــ نکو توں انجُھا جھمکتی شمع کوں

جسے یار کہتے سو کیتی یار نیں ـــ اگر ہے تو بھی کوی وفادار نیں

وفادار سو یار کرتار ہے ـــ توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

اپے اُس سوں ہور وو اپس سوں اچھے ـــ توں وو عین ہور عین دو توں اچھے

نکل ایسے کاماں تے آنا بھلا ـــ محبت خدا سوں لگانا بھلا

توں جس سات جیو لانے کوں جائے گا ـــ تجے سٹ وو دُسریاں سوں جیو لائے گا

کہ کامل مثل کہہ گئے یوں اگے ـــ منگوں دیدمیں دید سو دھنک کوں منگے

نہ یاری کے لایق ہر یک یار ہے ـــ ہزاراں میں یک کوی وفادار ہے

ہر ایکسکوں جیو یو کہ لایا نہ جائے ـــ زمانا بُرا کس پتیایا نہ جائے

کہ جسکوں پتیا کر توں جیو لائے گا ـــ اُسی تے توں آخر دغا کھائے گا

اپس گھر میں اچ نا نکلنا بھلا ـــ بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا

نہیں خواب یو خیال توں بیگ سٹ ـــ نکو کر توں اس کام کے تائیں ہٹ

میرا جیو ہور دل ہے تجپر فدا ـــ نکو ہو توں ٹُک پن میں مُنج تے جدا

نکو نھا سس جا توں میرے پاس تے — نکر منج نرا سس اِس امید آس تے
کیا باپ شہ تجسوں کہہ کیا بُرا — کہ توں آج ہوتا ہے اُس تے جُدا
ندیم اُس جنس(۱) کی خبر لیاے کر — کھیا شاہ کوں بوجھ سمجاے کر
خبر اس تے اِس دھات جو شاہ پاے — ندیم کوں جھڑک سٹ کہ غصے میں آے
کہ نیہ کا خبر نیں یو دھرتے اہیں — جھوٹی بات پُچکچ کرتے اہیں
توں یاری ہر ایکس سوں نا جوڑ یوں — توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں
یو دل نھیں بلا غیب کی کُچ اچھے — دیوانا عشق باز ہور ہُچ اچھے
کیٔے عشق اول تے یوں عشق باز — کہ مندھر حقیقت ہے سیڑھی مجاز
سڑی اُس اُپر پانوں رکھ بعد ازاں — توں مندھر میں جا جیو منگتا جہاں
کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے — یو دُکھ سوسنا اُس اُپر فرض ہے
جفا نیں منجے عشق کے بند تے — نقا نیں ہے کُچ جگ کیرے پند تے
سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا — سو لیلیٰ کی خاطر دو کیا کیا کیا
سُنے نیں کے فرہاد سے یار نے — دیا جیو شیرین کے کارنے
محبت کے مارگ نہیں جانتے — جھوٹے چُکلے کی منج کوں رنجانتے
منجے اُس چنچل دھن کے تیں جیون دیو — جو ہوتا سو میرے اُپر ہون دیو
لگیا نیں ہے یو جیو اس دھات سوں — جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں
خدا عاشقاں کے لکھیا بھاگ میں — کہ جلنا اچھے عشق کی آگ میں
میں راضی ہوں اپنے اِسی بھاگ تے — سمندر کوں نیں خوف کُچ آگ تے
منجے اُس تے شادی اچھے غم نہیں — کہ دُکھ عشق کا سُک تے کُچ کم نہیں
خوشی ہے دِسے عشق کا درد کاں — جسے درد یو ہے سو وو مرد کاں
یو ایسا درد نیں جو ہووے ہر کسے — بڑے بخت اُس کے خدا دے جسے

---

(۱) وضا

منا کرنے پیبرت پڑیا جگ گلے — تُجکوی سمجے نا اُس ستی کیا چلے
نہ کُچ مجکوں حاجت ہے پندساتے یوں — سمجتے تو نا بولتے بات یوں
جو عاشق پِرت پھند میں بندھے — اُسے داغ پر داغ یو پند ہے
کہ عاشق سچا ہور جاں باز ہوں — پنداں تے یو لوگاں کی ہیں واز ہوں
یوار نا کے دیکھیا ہوں میں بار بار — کہ عاشق کوں نہیں ہوتی پند سازگار

رُباعی

میں نار ہسوں اُس شہر تلک جاے بِن — چنچل سکی کا چک درس پاے بِن
اس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار — اُس نار کو اِس ٹھار لے کر آے بِن

رضا باپ جانے کوں جو نیں دیا — منا کر منا کر منا جو کیا
سو شہ ماں کے نزدیک جا بیٹس کر — نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر
جسے عشق اُچھالے وو کیوں چپ رہے — سو اُس ماولی پاس شہ یوں کہے
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دیدار کا — مُنجے سوں ہے اُس چھند بھری نار کا
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دو نین کی — مُنجے سوں ہے اُس کے مِٹھے بین کی
مُنجے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کا — مُنجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

پر پر پڑے نہ بوجے جس پر پڑے سو بوجے
کیا پر کروں کہو ہوں کو بر مُنجے نہ سوجے

کہ میں شہر بنگالے کوں جاوں گا — خدا لیاے تو بیگ پھر آوں گا
جنی ماں اپن مہر سوں آے کر — کہی شاہ توں یوں سواں کھاے کر

سُنی نا جو یو بات شہ ہیو تے ڈری شاہ کے ناز نیں جیو تے
مبادا اپس پر کرے گھات کچھ کہ سُنتا نہیں کس کی یو بات کچھ
اُسے عشق اُس نار کا زور ہے دِیوانا ہُوا فکر اسے ہور ہے
جو ماں کی بی نیں بات شہ ٹک سُنیا ہزاراں نقش ناصحاں پر چُنیا
ہُوا شہ کوں معلوم خوبیچ اتال کہ شہزادے کوں کوی نہ رکھسی سنبھال

رباعی گفتن ابراہیم شاہ

عاشق ہے جگوی پند اسے بھاسی نا ہر ہے ملک اس باٹ ہیں تے جاسی نا
کیا کام منا عشق تے کرتے ہیں اُسے ہرگز کسی کے کَڈ(۱) منے وہ آسی نا

کہے شہ کوں توشا دینا باٹ کوں کہ جاتا ہے شہ عشق کے ہاٹ کوں
کئے دور شہ دل ہیں تے کوپ سب لگے مستعد کرنے اب موپ سب
سو دلدار غمخوار یاراں ملے شہنشاہ کے دوستداراں ملے
جو توشا پکا کر دئے شہ اپے چُرا کھانے کوں لوگ اُسے لی جپے
جُھٹالے سو توشے کوں چور آئے کر کہ اُس ٹھار شہ بیگ پھر آئے کر
تماشاں کے بندلے دئے بے شمار ہتیاں کی انباریاں اُپر کر انبار نالے۔
غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال
گلے شاہزادے کوں شہ لائے جُلچ شاہزادا منگیا سو دئے
کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے خدا جانے بھی پھر کو آتا اہے
خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر سو اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر
اٹھیا نا دکھانتیاں کیرا سر بسر فرشتے(۲) جو تھے سب اُٹھے جاگ کر

---

(۱) پندمیں (۲) سُتے

رین کا سو تِسرا دو پارا اتھا
کہ نکلیا صُبح کا ستارا اتھا

حشم کی سو چوندھیر تے فوجاں اُٹھیاں
دکھن کے سو دریا تے موجاں اُٹھیاں

علم یوں دسیں شاہ کے ساز سوں
کہ خوباں لئے دور اچھا[1] ناز سوں

رخصت شدن شہزادہ

کھڑے سعد شہ دیک مہ ہستی
چلیا بھار سب باند کر گھر ستی

لگے کرنے ماباپ شہ کوں دُعا
خدا دیوے شہ تج تیرا مدعا

پُنم چاند جیوں دو نو گھٹنے لگے
ستارے انکھیاں ہیں تے ٹُٹنے لگے

کہے شاہ ماباپ کوں پھر یو بات
کہ ہیں دل کے ہت ہیں نہ دل میرے ہات

نکلنا کِسے گھر تے بھاتا اہے
مُنجے دل یو ستمی رلجاتا اہے

رکتا ہیں رکھوں دل کوں رہتا نہیں
یو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں

بھوت مُنج کوں لگتا اہے یو عجب
کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب

منجے یاں رھنا بھوت مشکل اہے
کہ اِتنا کیا سب سو یو دل اہے

ہُوا رام ہیں دل میرا رام نیں
یو دل کیا کرے گا مُنجے فام نیں

رکِسے بل ہے جو حرص کوں ڈال کر
رکھے اپنے اِس دل کوں سنبھال کر

اُسے آج سنبھال رکسی نہ کوی
یو سر زور ہے لڑنے سکسی نہ کوی

شہاں عجز[2] ہیں دل کیرے زور تے
توکیا ہُوے گا اب کسی ہور تے

پنکھی ہور پری ہور دیو ہور جِن
یو سب دل کی خدمت کریں رات دن

سو ماباپ کوں شہ دلاسا دیکر
چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر

نو انپڑ او تے آئے منزل تلگ
پھرے شہ کے ماں باپ پڑ شہ کے پگ

چلے شاہ منزل کوں یوں دات دات
کہ یک دیس ہیں جائیں مہینے کی بات

(۱) اُچھا (۲) عاجز

ہر یک ڈگ ہیں شہ دھن کوں جو نا اتھا
تلیں تل پرت زیاست ہوتا اتھا

محبت کے کاماں ہیں سارا ہو کر
لگیا پھرنے صحرا ہیں یارا ہو کر

عبیر اُس سو دھن پنتھ کا دھول تھا
انی دار کانٹا اُسے پھول تھا

جسے عشق کی آگ جالی اہے
لحاف اس اگن بھیں نہالی اہے

(ن) سٹیا راحت اپنا نپٹ دیہ کا
کہ جوں حق ہی تیوں پنت چلیانیہ کا

غزل گفتن محمدؐ قلی قطب شاہ

مد عشق ہیں پیا سو چڑیا ہے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر مُنجے

دھن مکھ اگن ہیں پڑنے سمندر ہُوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں ہیں کہ جو بھاوے شکر مُنجے

پھسلا کے خوبی سوں چ لجاتا بُلا[1]ے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر مُنجے

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سُندھر مُنجے

باول ہو باو نا[2]د پھروں دشت ہیں اتال
نا بھاوے سنگ چکہ کسی کا نہ گھر مُنجے

(ن) ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہی مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجے

اپ بھاونا ہُوا ہوں سبھیں بھاونیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے وو کھینچ لے اپنے ادھر مُنجے

---

(۱) بھلاے (۲) نمنے

کشتن محمد قلی اژدھارا

لگا آس امید سبحان سوں — جو شہ بات چلتے اتھے دھیان سوں
یکایک اِس بات میں دور تے — نورانی سو نیناں کیرے نور تے
دیکھی گرد اندکار ھے بے شمار — کہے یو ابھالاں رہنے کا ھے ٹھار
اسی سات شہ دل میں کچ لیاے کر — سو نزدیک اس پھاڑ کے آے کر
کہے شہ عطارد کوں کہ کیا ھے یو — کہ اندکار دِستا ھے اِس دھات سو
عطارد دیا شہ کے تئیں یوں جواب — کہ ای شہ جہانگیر عالی جناب
بلند گڑ یو بی مثل گھن سار ھے — دیواں ہور سانپاں کا یو ٹھار ھے
بنی آدم اس ٹھار نیئں ٹھارتا — پنکھی پنک اس ٹھار نیئں مارتا
انبر تے بی اُنچا ھے اُنچائی میں — دھرت تے بی چوڑا ھے چوڑائی میں
جو یک سنگ ستے اِس پہڑ پر تے کوے — تو بھیں ہور اسماں مِل ایک ہوے
بکٹ پھاڑ اس پھاڑ کا نانو ھے — یو اسمان اس پھاڑ کا چھانو ھے
کہ ٹک فہم اس پر جو چڑتا اھے — تو ماندا ہو اُس ٹھار پڑتا اھے
اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑے کمر — نظر ٹھینس کھا کھا پڑے اُس اُپر
نہ اُس پہڑ(۱) پر سنگریزے اہیں — لھوے خنجراں ہور نیزے اہیں
جو اس پھاڑ پر جانے اچنا محال — تو نگڑے ہو پڑتا فلک جیوں ابھال
جو ہلتی نہیں ھے زمیں ٹھار تے — سو اس پھاڑ سنگین کے بھار تے
جو شہ دیکتے تھے نین لاے کر — یکائیک بک بھیس سوں آے کر
بلند ایک بنڈا پڑا واں نظر — دو مشعل جھمکتے اتھے اُس اُپر
دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید — کدھیں ہوے پرگٹ کدھیں ہوے نہ پید

(۱) پھاڑ

جو بنڈا او و تھا سو یکا یک وہاں لگیا دسنے چنگیاں سوں ملکر دھواں
کہے اس عطارد کوں شاہ جہاں کنے آگ روشن کیا ہے یہاں
جواب اُس دیا یوں عطارد پھرا بڑا ایک رہتا ہے یاں اژدہا
بنڈا نیں یو اُس اژدہا کا ہے تن دو مشعل ہیں اُس اژدہا کے نین
کہ جبڑا سو جیوں غار محکم اہے دھواں نیں یو اُس سانپ کا دم اہے
اتھی آگ شعلے شفق کھم سکتی سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی
نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا کہ بادل برستا ہے مہینوں آگ کا
چل اے شہ پھریں اب ہم اس گھاٹ تے سلامت گیا نیں کوی اس باٹ تے
جو دیکھے نہیں باٹ اگے جانے کوں لگے کرنے تدبیر پھر آنے کوں
کہے شہ کہ مردانے مرداں کہیں اگے کا پچھیں پانو رکھتے نہیں
مرد وو جو مرداں منے نانوں کر چلے عشق کی باٹ سر پانو کر
منجے کام نیں کس کی تدبیر سوں کہ راضی ہوں ہیں اُس کی تقدیر سوں
توکل خدا پر جو کرتا اہے وو ہرگز نہیں کس تے ڈرتا اہے
مردنے پکڑتا بڑا کام دست کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست
کہی بات یو شہ عطارد کنے یکائیک آ کر سو ویسے منے
جو اُٹ اژدہا شہ کے سنمک چلیا کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا
یتا کچ دو دھرتا اتھا ناگ بل کہ اسمان کوں مارتا پھن اُچل
جو نزدیک آیا وو ٹک ڈاٹ کر گئے لوگ سنگات کے نھاٹ کر
علی ولی تھے مددگار واں خدا بن نہ کوی شہ کوں تھا یار واں
جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر
سو شہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ دو ٹکڑے ہوا سیس تے پانو لگ

جو جلاب چاک و وسٹیا قہرتے
زمیں سب ہری ہور ہی زہرتے

نظر زہر تے اس کی نا ہوئے کیوں
کہ نھوں شاہ کے زہر مہرا ہو جیوں

ہر ایک زہر مہرا سو پر جیت کا
کہ کرتا اچھے کام امریت کا

فرنگ لال سب لھو ہیں ہوی سربسر
کہ بجلی پڑی جا شفق کے بھتر

کہے سب کہ رستم ہے شہ راست توں
شجاعت ہیں اس تے بی ہے زیا ست توں

مدد جم تجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے

حسم سب پڑیا پانو اس بات کوں
لگیا گرڑ دینے شاہ کے ہات کوں

ہنسے شاہ اسوقت خوشحال ہو
چلے لوگ سب شہ کے دنبال ہو

نین بھکاری درس کے اور نت اٹھ مانگے بھیک
پھٹوے رنین نلجری سوا جنون نہ لاگے سیک

جو یک ٹھار اترے تھے اس ٹھار تے
پڑیا شاہ کے دشت کو چار تے

سورج تاب سب شاہ سوں جگ مگیا
سو یک پنچرسئی کوٹ دسنے لگیا

کہ وو کوٹ شہ دیک حیراں ہوئے
بلاکر عطارد کوں نزدیک کہے

کہ یو کوٹ دستا سو کس کا اچھے
تجے فام ہے کہہ توں جس کا اچھے

کھیا شہ کوں راکس ہے اس ٹھار پر
نہیں واں کہیں آدمی کا گذر

خندق سات ہیں سات سمدر سماں
ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں

کنگورے بلند جو دسے دلیس کوں
کنگوئی کرتے تھے سور کے کیس کوں

سو نین اس کے دو چاہ غدار ہیں
کہ سر تین ہور ہات سو چار ہیں

وو راکس بی ایسا ہے کالا بلا
جو شیطان دیکھے تو اس نھاس جائے

خندق بے بدل وہ عجب غار ہے
کہ بجیں کے بھون کا مگر ٹھار ہے

دو راکس کے بالاں ہیں سانپاں ہیں یوں چچوندے پڑے اچتے بیلاں میں جیوں
صُبح اُٹھ نہاری کرے نو ہتی کہ ملعون ہے وو بڑا نِکبتی
بُرا ہے وو دجّال تے سو ہے خُدا مُوں نہ دِکھلاے اُس کا کِسے
نہ کوی سکسی اُس سات دند سارنے اجل کا نہیں کام اُسے مارنے
بھوت مشکل ہے سب سے یو چہ ٹھار کہ وو جھر ہے چیوندھیر کو چار چار
نہیں بات انگے شاہ جانے کدھر سو ہمنا کوں یو کوٹ اُنگے بغر
اجھوں یاں تے پھر جائیں تو خوب ہے کہ جیفی انگے کھائیں تو خوب[1] ہے
کہ کوئی دیو سوں دند بسا یا نہیں ہتیاں سوں کنے گانڈے کھایا نہیں
نہ کوی سکسی اب اس سوں دند سارنے کہ اُسکوں اجل نیں سکی مارنے
کہے شہ ڈرالو اہے توں عجب ڈراتا ہے اننیاں کوں سو توں یچ سب
تیرے ڈرنے تے سب یو ڈرتے اہیں فکر نٹھاسنے کی یو کرتے اہیں
سدنگاتی کے لوگاں تیری بات تے نکل جائیں گے ایکدن ہات تے
نہ ڈر کر کسی تے نِڈر ہور نا اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا
جو لوگاں کو تقوا ہُوی اس بات تے جو ناجائیں ڈر کر وہ سنگات تے
بُڈا ہے توں یو بات نیں تجکوں فام کہ مرداں کی ہمت تے ہوتا ہے کام
زرہ ہیچ ہے تن شہ بُلند بھاگ کا کہ شعلا لھوے میں پڑیا آگ کا
نکر ہے مکر دیو کالے منے کہ یا باگ بیٹھا ہے جالے منے
دِسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں
عطارید سوں بات کر شہ جواں منگا تیر ترکش ترنگ ہور کماں
کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں شہا باں تیراں ہور ترکش آسماں

---

[1] اصل نسخے میں "خوب" لکھا ہے - غالباً "معیوب" ہوگا -

سو نیزا اسے کہکشں کہ خنجر ہلال ۔۔ سپر ہات ماوے اچھے جیوں ابھال
سِلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا ۔۔ اُسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا
پنیارے کے بے سات بارہ نفر ۔۔ چلے شاہ اس پنجر سی کوٹ ادھر
خدا ہور محمدؐ علیؑ کا لے نانوں ۔۔ رکھے کوٹ میں شاہ بیشک پانوں
ہُوے جیو سوں سب شہ سنگات اختیار ۔۔ لگے پھرنے اس کوٹ میں ٹھار ٹھار
دیکھے ایک واں آدمی زاد تھا ۔۔ پریشان حیران ناشاد تھا
جو دیکھیا وو شہ کوں اُٹھیا آہ مار ۔۔ کھیا کی تُمیں آے ہیں ایسی ٹھار
لعین ایک بدبخت راکس ہے یاں ۔۔ پکڑتا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں
تُمیں پادشہ ہیں چھوٹے یاں نہ آو ۔۔ کہ یو ٹھار کچھ خوب نیں نیک[1] جاو
اگر شہ سُنے گا تو میری یو بات ۔۔ غلام ہو کے میں آوں گا تج سنگات
رکھیا ہے یو راکس مُنجے بند کر ۔۔ نہیں جانے دیتا ہے یک تل کدھر
یکیلا ہوں میں یاں کِدر نھاٹ جانوں ۔۔ کہ کہیں نھاٹنے نیں سپڑتی ہے ٹھانوں
اگر توں نہ آتا تو مُنج کیوں ہونا ۔۔ خدا جس کوں منگتا اُسے یوں ہوتا
مُنج اس وقت تج سا ملیا شہ گنبھیر ۔۔ کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر
کھیا شاہ اُس آدمی زاد کوں ۔۔ فقیر ہور مسکین ناشاد کوں
توں آیا ہے کاں تے تیرا ٹھانوں کیا ۔۔ کہ توں کون ہے ہور تیرا ناوں کیا
کھیا شہ کوں وو بھوت زاری ستی ۔۔ عزیز ہور محبت سوں یاری ستی
یکا ایک انپڑیا ہوں میں تج لگن ۔۔ کتا ہوں میرا حال میں شاہ سُن
حلب میں جو شہ شاہِ سرطان ہے ۔۔ جو پردھان اُس کا اسد خان ہے
اسد خاں جو ہے شاہِ سرطان کا ۔۔ سو فرزند ہوں میں (اس) اسد خان کا

---

[1] غالباً "بیگ" ہوگا۔

نہ منج بھان نا منجکوں بھائی اہے — اسد خان باپ ہور یک مائی اہے
بندا ہیں نیرا ہوں منجے توں پچھان — کہے نانو میرا سو مریخ خان
انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا — جکچ جیو منگتا سو کرتا اتھا
یکائیک یک رات من ہر سندھر — دیوانا ہوا خواب میں دیک کر
سو پردیسی یک کوی میرا یار تھا — ہر یک علم تے وو خبردار تھا
کہا خواب میں یو اُسے کھول کر — بشارت دیا اُن منجے بول کر
سو تعبیر اُس کا اُنے یوں کھیا — کہ جیوں میں جو دیکھیا اتھا یوں کھیا
تفحص بھوت دھات اس دن کیا — سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا
کہ دو شاہزادیاں ہے بنگالے میں — سو اُستاد ہے ناز ہور چالے میں
ایکن زُہرہ ہے دوسری مشتری — یکس تے اہے خوب یک سُندری
منجے جو بھلای سو زُہرا اہے — کہ اس نار کوں حُسن دھریا اہے
بھوت زُہرا پر شاہ میرا جیو ہے — وہی جیو میرا وہی پیو ہے
نیٹ جیو منگتا ہے اُس پیو کوں — کتا ہیں رکھوں لالچی جیو کوں
جکوی بو الہوس ہور طمع دار ہے — جہاں جاے گا وو وہاں خوار ہے
جسے کچ طمع نیں ہے وو خوار نیں — بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں
طمع تے جو حُرمت کوں نقصان ہے — طمع بھوت ادبین کوں زیان ہے
ولے جن قباحت کوں نا فام ہے — اُسے ایسی باتاں سوں کیا کام ہے
منجے یاد بن اُس کے کچ کام نیں — منجے ایک تل اُس بن آرام نیں
لٹا جیو میرا ہیبت اُس ٹھار کا — نہ اچتا اگر یاد اُس نار کا
جو جیوتا ہوں میں دیک دُکھ دھات دھات — کہ عشق اس سکی کا ہے آب حیات
جو شہ میں بنگالے کوں آنے کیا — منا کر منجے باپ بی پند دیا

بھوت دھات سمجا کھیا خوب نیں — عشق بازی کرتے نہیں یوں کہیں
جتا باپ کہہ کہہ مُنجے سر دُھنیا — سو اس باپ کی بات میں نیں سُنیا
چلیا وو پچ بنگالے کے شہر ادھر — سو ماباپ کی بات کوں ٹھیل کر
سو دھن عشق کے مد سوں ماتا اتھا — پکڑ باٹ بیٹ اپنی جاتا اتھا
یو راکس نے آ بند پکڑیا مُنجے — کہیں جانے نا دیکے جکڑیا مُنجے
سنگاتی جو لوگاں اتھے آس کر — یکیلا مُنجے سٹ کے گئے نہاس کر
سو ایسے خرابے میں یاں آج کوی — نہیں دوسرا ابھی خدا باج کوی
توں یاں کیا سبب شاہ آیا اہے — نُنجے کون اس ٹھار لیایا اہے
یو راکس کے آنے کیرا وقت ہے — توں جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے
کہے شہ کہ ای گنونتی گُن سنگھار — توں دِستا ہے میرا بھوت دوستدار
ترا ہور میرا سو یک حال ہے — دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے
کہ میں خستہ دل ہور توں دل فگار — ہمیں دونو مل اب اچھیں ایک ٹھار
ہمیں دونو عاشق دردمند ہے — ہمیں دونو یک پھند میں بند ہے
ہمیں دونو پنکھی ہیں یک باغ کے — ہمیں دونو شعلے ہیں یک داغ کے
ہمیں دونو یک باٹ کے چلنہار — ہمیں دونو یک گھاٹ پر ہیں سوار
ہمیں لاابالی اہیں باؤلے — ہمیں جان خیالی ہیں اوتاولے
ہمیں دونو شوقی ہیں یک شوق کے — ہمیں دونو ذوقی ہیں یک ذوق کے
ہمیں دونو بدلاے ہیں بھیس کوں — ہمیں دونو جاتے ہیں پردیس کوں
ہمیں دو پریشان یک جمع کے — ہمیں دو پتنگاں ہیں یک شمع کے
ہر ایک ٹھار دو ہیں محبت اہے — کہ عاشق کوں عاشق کی صحبت اہے
دنیاں میں نہیں کوئی عاشق بغر — جو دُکھ کوی کس کا سُنے کان دھر

که عاشق دُکھی دُکھ بھاتا ہے اُس — دُکھی ہے وو سچ دُکھ سُہاتا ہے اُس
دُکھی کوی تو اُس دَور میں آج کس — نہ کہہ دُوکھ اپنا دُکھیا باج کس
دُکھیا تیرے دُکھ کا سنگاتی اہے — تیرے دُکھ کی بات اُسکوں بھاتی اہے
سُکیا کے کنے جاکے دُکھ بولے جو — اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو
جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سونے — تو دُک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے
دُکھیا دُکھ تے خوش ہور سُکیا سُکھ ستی — نہیں سُک کوں نسبت ہے کچھ دُکھ ستی
سُکیا کس کے دُکھ کوں اپڑتا نہیں — که سُکھیاں کوں دُکھیاں سوں پڑتا نہیں
پِرت جس کے من مینچ بیٹھی اہے — وو کیا جانے خوشحالی کیسی اہے
جو کوی شادمانی سوں سنپور ہے — سو اُس غم کی لذت تے وو دور ہے

کھنتی ہوں دُکھ میرا رو کر مری ہیں سکیاں کوں
باتاں ۔ و کدہ پلیٹی آپو نچتے انکھیاں کوں

اسی عشق کی بات کوں دھات دھات — جو کرتے اتھے شاہ اُس کے سنگات
سو راکس دیکھے دور تے آوتا — وو نا سعد جیوں رعد ارڑاوتا
جو بھو تیج اگے دھس کر آنے لگیا — شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا
سو شہ آیتہ الکرسی پڑ پھونک کر — گئے دور اُسے موں اُپر تھونک کر
تو راکس وو نزدیک آنیں سکیا — رہیا دور ٹک ہات لانیں سکیا
ڈرے نیں جو شہ دیو مغرور تے — لگیا سنگ بھر کانے وو دور تے
جو اُٹ شہ کیا جیو اپنا بڑا — کماں اُتری تھی اُس کوں چیلا چڑا
کشش کر جو شہ تیر مارے سو وو — پڑیا بھیں پہ تل سپر اُپر پانوں ہو
اُلٹ یوں دِسے زخم کھا سپر میں — که جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نہر میں

ڈھلا را اُٹھیا یوں وہاں سربسر — زمیں اُڑ چلی جانوں اسمان پر
فرنگ میان تے کاڑی شہ جان یوں — نکلتا ہے کینچلی میں تے سانپ جیوں
کیے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ — کہ گو بیس اوپر پڑیا سیس جا
علامت قیامت کی پیدا ہوی — زمیں چور آٹا ہو میدا ہوی
اُڑے سنگ یوں اس ڈھلار سنے — کہ تیراں ہو لگتے تھے بارے منے
اُڑیا گرد چوندھر کیے شہ جو جنگ — چھپیا باگ پر گٹ ہوا ہے بھونک
لھوا لھو سوں ہے لال شہ جان کا — کہ یا ہت میں ہے شاخ مرجان کا
رگت سمد یوں بھر وہاں رہ گیا — کہ دھرتی ڈُبی ہور انبر بہہ گیا
طبق تو شفق رنگ رگت سو بھرے — نزیک ہے جو دھرتی اجل جھل مرے
تول شہ عجب بل ہے تج کھڑگ کوں — کہ ادموی رکیا مار کر مرگ کوں
عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں — کہ تُجھیں ہو لگی موج جا عرش کوں
جو آیا مُسلّم وو دم داٹ کر — فرشتے عرش پر تے گئے نھاٹ کر
حیات آکے دی شاہ کوں خوش خبر — لھو پی دندیاں کا اجل پیاس بھر
عطارد قطب ہور مرّیخ خاں — ملے آکے تینو یو نوخیز جاں
کیے شہ ہلاک اُس یدا فعال کوں — کہ مہدی سنے مار دجّال کوں
علی دست تھے شہ کوں ہر ٹھار فتح — کہ نصرت رفیق ہور ہے یار فتح
کیے شُکر تب شاہ کرتار کا — پکڑ پنت چلے بھی اُسی نار کا

دو باٹاں ملیاں باٹ میں ایک ٹھار — کہے شہ عطارد کوں واں ٹک بچار
ہمیں یاں تے کس باٹ جانا اتال — کہ دل شاد ہو پائیں دھن کا وصال
کھیا یو برابر دو باٹاں اہیں — ہر یک باٹ کوں چھار گھاٹاں اہیں

پھر نہار نیں ہے قدر ہور قضا
جدھر جاے گا شہ توں تیرا رضا

ادھر بی پریاں ہور اُدھر بی پریاں
کہ اچھتیاں اہیں یاں کدھر بی پریاں

جنگل کے جنادر تے پا خوش شگن
عطارد ستی بات اس دھات سُن

چلیا دل میں رکھ دھن کے مُکھ کا سودھیان
سیدھے بازو کی باٹ وو شہ جوان

روانا ہُوا واں تے شہ باند صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدی طرف

دِسیا ایک جاگا فرح بخش واں
پنکھی کرتے تھے چونچہ سوں نقش واں

کہ بہتے تھے واں کالوے نیر کے
اتھے جھاڑ انار ہور انجیر کے

کہ سبزا ہریا ہور ہوا نرا اتھا
گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھر اتھا

شہنشہ ابی آکے اُترے تھے جاں
سو یاقوت ریزیاں کی بالو تھی واں

سو قطعہ گلستان کا وو نہ تھا
چمن بہشت کا جُبیں پر اُتریا اتھا

بتا خوب تھا وو ہوادار ٹھار
کہ جنت لیوے واں تے رونق اُدھار

یکایک دِسیا ایک نزدیک باغ
ہُوا اُس کی باساں تے تر سب دماغ

کہ پاتاں کے پردیاں کوں سب پھاڑ کر
پھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر

بنفشہ مشک پا ہی تھی بال میں
سرو رقص کرتے تھے آ حال میں

دو بازو دو دھر جھاڑ دو رمت ہو
پون مد سوں ڈُلتے تھے سب مست ہو

سرو واں سو مرغاں کے نالے تھے وال
ثُریّاں کلیاں پھول پیالے تھے واں

سو رنگ سانوے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے

سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس
پکڑ پیٹ لُڑنے لگے ہنس ہنس

وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر
اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر

رہے بیچ چمن پھول احمری
کہ ہنستی ہے خوشحال ہو دھرتری

بھنور جھونڈ ہو بن میں گھُمتے اتھے
سو پھولاں کرے مو کھ چُمتے اتھے

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں
کہ موں دھوئے ہیں پھول گلاب سوں

برگ بار آئے ہیں اس دھات سب
کہ چھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

یکستی چمن ایک مقبول ہیں
کہ بھونرے پتنگ ہور دیوے پھول ہیں

سو شہ آنے کی یو خبر سوں کر
بندیاں سرخکاں چونڑیاں چوں کر

نکٹ ساز کر مور سب آئے ہیں
سراں پر جڑت کے طرے لائے ہیں

چمن کی چنگیریاں ہیں بھر پھول اپار
لگیا لیانے شہ تائیں مالی بہار

بِنتا پیک ہوا تھا وہاں کشت کوں
کہ رشک آئے اس باغ کا بہشت کوں

خزاں کوں نہ تھا آنے اس ٹھار ٹھار
بھار ہور بھیتر اتھا سب بہار

کہے شہ عطارد کوں یو کیا اہے
عجب ٹھار ہور خوش تماشا اہے

عطارد دکھیا شہ پریاں ہے یہاں
پریاں کم نہیں کچ بھریاں ہیں یہاں

بڑی یک پری یاں ہے مہتاب ناوں
کرے ہے وو اس باغ ہیں آج ٹھانوں

یو پنکھیاں جو دستے سو پنکھیاں نہیں
پریاں اس پری کیاں ہیں شہ یو سبھیں

کہے شہ کہ خوش ٹھار پر آئے ہیں
تماشا عجب دیکھنے پائے ہیں

سُلکھن پری ناوں جو داس تھی
رستارا ہو مہتاب کے پاس تھی

ہر یک بات ہیں اُس سوں محرم اچھے
سو جم جیو جیوں دھن وو ہمدم اچھے

اتھا انت مہتاب کا فام اُسے
کہ فرمائے مہتاب ہر یک کام اُسے

اچ تھیاں سکیاں سب بڑی وو چہ تھی
سو اس دھن کے گھر کی بڑی وو چہ تھی

جکچہ بات بولے یو مہتاب سات
سو سُنتی تھی مہتاب سب اُس کی بات

محبت سو دونو منے یوں اتھا
کہ باندی بی بی کا فرق کچ نہ تھا

لگے اب خودی عشق تو ہر کہیں
دیوانا اہے ذات دھنڈتا نہیں

نہ مسجد نہ بتخانے کا فام ہے
کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

نہ بوجے بھلی اور بری ٹھار کوں
شمع ہوی تو بس اس جلنہار کوں

اچھے جیو پر جیو جاں یار ہوے
پتنگ جل مرے شمع جس ٹھار ہوے

اسے چاشنی نہہ کی انپڑی اچھے
لذت خوب جلنے کی سنپڑی اچھے

محبت میں سب کوی سارا نہیں
یو کام عقل میں آن ہارا نہیں

شہنشاہ غازی کوں دیکھی وو جیوں
کہی جا کے مہتاب کے پاس یوں

سو یک آدمی زاد آیا اچھے یاں
سو لی لوگ سنگات لیایا اچھے یاں

صفت اس کی تجہ پاس کیتا کروں
نہ سر سے صفت اس کی جیتا کروں

اول تے ترے کان بھرتی ہوں میں
کہ متوالی ہوے گی کہ ڈرتی ہوں میں

کہ میں دیک کر تاب لیا نئیں سکی
یو بات اپنے دل میں چھپا نئیں سکی

جو ٹک دیکتی زیاست دیدار ئیں
نہ آسکنی پھر واں تے اس ٹھار ئیں

سنا لیا وہاں شوق مہتاب کوں
کیا آتش اس دھات اپس آب کوں

کہی چل وو شہ کاں اچھے دکھلا منجے
کہ اوّل تے معلوم یو تھا منجے

جو سنگات مہتاب کوں لیائی وو
سلکھن سکی شہ کوں دکھلائی وو

سو مہتاب دیکھ شہ کوں بے تاب ہوی
محبت سوں گل جیوں وو گلاب ہوی

پڑی مست ہو یوں وو پک ڈک منے
کہ اٹھنے کی طاقت نہ تھی اس منے

لگا جیو وو نار اس لال سوں
وہاں تے اٹھی بارے ہر حال سوں

کہی یو فرشتا اچھے یا بشر
یکایک اسے یاں ہوا کیوں گذر

کہ اس باٹ کوں آدم آتا نہیں
جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں

خدایا سلامت رکھ اس شاہ کوں
پریاں تے امانت رکھ اس شاہ کوں

کہی شہ عجب خوب محبوب اچھے
اپچھے دل جو منج پر تو کیا خوب اچھے

اندیشا بھی دل میں انے یوں کری
کہ یو آدمی ہور میں ہوں پری

دیوانی ہو باتاں کروں سودہ کھوے   پری ہور آدم سوں کیوں جوڑ ہوئے

رباعی

کو شاہ یو اس باغ منے آوے گا   کو شاہ منجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کو شاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے   کو شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

سُلکھن سکھی ناز پرورد کوں   لطافت کیرے باغ کے وردکوں
کہی پانوں پر ہات رک ماہتاب   کہ شہ کوں بُلالیا توں جاب نشتاب
تُہیں دوست منج ہور تُہیں یار ہے   ترا منج اُپر لئی یو اُپکار ہے
کہ شہ ایسے کوں مُنج کوں دکھلائی توں   نہیں آتی تھی ہیں ستم لیائی توں
مِرا پانوں پڑناتوں کہہ ہور سلام   یو شہ کاں تے آیا خبر لے تمام
کہ سکتی نہیں ہیں وہاں لگ انپڑ   بدل میرے توں شاہ کے پانوں پڑ
چھُپائی ہوں ہیں اس سبب آپ کوں   مبادا خبر کوی کرے باپ کوں
توں بیگ اب ریجھاکر مِٹھی بات سوں   بُلا لیا یہاں لگ ہر یک دھات سوں
سلکھن سکی بات اس دھات سُن   اُچھلتی خوشیاں سوں چلی شاہ کن
اُسے دیک کر شاہ حیراں رہے   مگر حور ہے یو پری نیش کہے
سو نزدیک بسلا اُسے پیار سوں   لگے بات شہ کرنے اُس نار سوں
نیرا کیوں سکی یاں لگ آنا ہوا   تُجے دیک کر ہیں دیوانا ہوا
وو اپروپ دلدار حوری خطاب   ادب سوں دِئی شاہ کوں یوں جواب
کہ تُج تائیں اے شاہ ہیں آئی ہوں   خبر ایک مہتاب کی لیائی ہوں
سُلکھن جو آتی تھی بھو ساز سوں   سو غمزے و چھند بند ہور ناز سوں

کہی کس شہر تے توں آیا ہے شہ — بھی کس شہر کوں جانے منگتا سو کہہ
مبارک ترا شہ یو آنا اچھو — بندا ہو تیرے گھر زمانا اچھو
جو مہتاب کی تھی سو کئی شاہ کوں — سو کچھ دل تے بی جوڑ کی شاہ کوں
بُلاتی ہے وو نار ای شہ تُجے — اِسی کام کوں بھیجی ہے یاں مُنجے
کہی ای سُگھڑ شہ توں اب بیگ چل — معطل وہاں کام سب تُج بدل
توں بیگانگی یوں نکو دیکھ شہ — کرم کر وہاں لگ کسو آ بیگ شہ
کہ سکتا ہے شہ آ توں کیا ڈر اہے — ہمارا دو نیں گھر تیرا گھر اہے

رباعی

اِس باغ منے آج جو آئی ہے پری — یکدل ستی جیو تجھسوں لگائی ہے پری
بھودھات اہس سات مجالس کوں سنگار — ای شاہ تُجے بیگ بُلائی ہے پری

عطارد کوں کے کیا ہے تدبیر اب — کہ ہے کام یاں کا تُجے فام سب
کھیا شاہ یو تو عجب ٹھار ہے — ولے آج جانا سو ناچار ہے
پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں — تو واں لگ ہمیں شاہ نا جاے کیوں
چل ای شہ دِکھیں جا کے اس نار کوں — نکو کھینچ توٹے تلک تار کوں
ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں — ہمارا ہے کون اس بیابان میں
یہاں آج لگ کوئی آیا نہیں — رکنے دل کسی کا پنتیا یا نہیں
پھتر تل جو ہات آے او کل ستی — تو واں تے اسے کاڑنا کل ستی
ہمیں آدمی ہور پری وو ہے راست — پری تے مروت ہے ادمی میں زیاست
بُلاتی وو اس چاو سوں پر دنبال — تو واجب ہے ہمنا کوں جانا اتال

رکئے جیو خوش ہور ہُوے ایکدل — چلے اُس سُلکھن سکی سات رل

اتھی دور تے دیک شہ کوں سو دھن　　پری جور تے خوب چندر بدن
پراں کا پریاں چھانوں چھایاں انکھیاں　　لٹاں سب بکھر مکھ پر آیا انکھیاں
اچھیں نین اس کیس کالے منے　　کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے
اچھلتیاں ہیں مچھلیاں ابھالاں تلیں　　کہ نیناں جھمکتے ہیں بالاں تلیں
دسے لالک اس نین بچہ یوں سنور　　کہ سرخی سٹی کی سفید آب پر
سٹے لال ڈوریاں سوں پتلی کجل　　کہ مریخ کے گھر ہیں آیا زحل
سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گھر　　کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سر و پر
انگے ہو کے آیا نوں پر اچپلی　　سو مہ باغ ہیں شہ کوں لیکر چلی
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر　　لیکر گئی اپس پہاڑ پر پیار کر
پون عیش نے پھول جیوں کھیل کر　　پلنگ پر وہ بیٹھے دو نو میل کر
دو پھل تھے اُنو ہور چمن تھا پلنگ　　کہ رہتا ہے دائم چمن پھول سنگ
پلنگ شاہ کے نین جوواں لیائے تھی　　سورج چاند جیسے اسے پائے تھی
سواُس سات مل یوں وو شہ جان تھے　　کہ بلقیس سوں جیوں سلیمان تھے 11
سکی شاہ سوں ایک ہو یوں اچھے　　کہ مٹھائی سوں مل شکر جیوں اچھے
پری نو پھرائی تھی ملنے کوں خیال　　ولے شہ رکھے واں اپس کوں سنبھال
لگیا جیو یک ٹھار جس زور سوں　　اسے کچھ غرض نیں ہے بھی ہور سوں
محبت کہیں یوں ہوئی نیں اہے　　محبت ہے جاں واں دوئی نیں اہے
دسے یوں تل اس مکھ میدان ہیں　　کہ حبشی بچے ہے گلستان ہیں
جو کرتی اتھی بات دھن راج سوں　　سو جھڑتے تھے بند خوے کے لاج سوں
کہ ناریاں ہیں وو نار سرتاج ہے　　کہ جس ہیں شرم ہور کچ لاج ہے
شرم ہور لاج ہوے جس نار کوں　　بھلا لیوے یک تل ہیں سنسار کوں

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا — شرم اس کوں سنگار ہوے ناز کا
شرم سوں اچھے نار تو دل بھلاے — شرم نیں سو وو نار کیا کام آے
مری بات سن پند یو راست ہے — بھلے کوں شرم جیو تے زیاست ہے
بھلا ہاں نیں پارتا بھرم کوں — بھلا جیو دیتا اہے شرم کوں
جے مومن مسلمان دل نرم ہے — نشاں اس کے ایمان کا شرم ہے
جو پیلے ہر یک ٹھار چھب ہے اسے — شرم لاج ہور ناز سب ہے اسے
سو دھن مکھ دسے شرم کے آب میں — سٹے ہیں مگر پھول گلاب میں
لٹاں آرھیاں یوں سو دھن گال پر — کہ سنبل کی جیوں چھانوں گلال پر
شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا — بڑا حظ اسے دیکھنا شہ کوں تھا
سورج جا کے بھانا لیا خواب کا — کہ دن تاب دیتا ہے مہتاب کا
ادب سوں سکی بیٹ کر شہ کنے — سو باتاں لگی باٹ کیاں پوچھنے
کہے بات یک ایک شہ اس کے پاس — پری ہور شہ تھے مگر ایک راس
محبت لگی دونو میں آے کر — رہے دونو یک ٹھار جیو لاے کر
پری ماہتاب ہور قطب شہ سجان — اپس میں اپی کہہ لئے بھای بھان
یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی — کدھر تے کدھر دوستی آ لگی
وو شہ سات ہور شاہ اس سات یار — ملے آگ پانی دونو ایک ٹھار
خبر جو سنی شہ تے اس دیو کی — سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی
کری شکر وو کام یو ہوے کا — کہی ڈر اتھا منج بی اس موے کا
نہ تھی نیند شہ رات کوں دھاک تے — چھٹی آج اس بھشٹ ناپاک تے
موا گا وو دی کچ نہیں جانتا — پریاں کوں بی آ کے رنجانتا
عجب بد اصل شکل دھرتا اتھا — پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا

چلیا نیٖں کچ اس دیو او دہوت سوں ۔۔۔ رکتا گر لڑیں گیاں پریاں بھوت سوں
پریاں نازک ہور دیو وو سخت تھا ۔۔۔ پریاں نیک بختاں وو بدبخت تھا
توں جم جیو ہور کر توں جم راج شہ ۔۔۔ توں جیو دان ہمنا دیا آج شہ
ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر ۔۔۔ کہ تجہ ہات نل دیو ہوتے ہیں زیر
توں شہ ہوے گا ماہی و ماہ کا ۔۔۔ کہ یو فتح پیشلا ہے تج شاہ کا
سدا جیو ہور دل تیرا شاد اچھو ۔۔۔ پریاں کی یو یک بات تج یاد اچھو
شرط کر اُنے ہات دی ہات میں ۔۔۔ کہ شک نیٖں ہے ہیں کی سواس بات میں
شہنشاہ اسوقت بخشش میں آ ۔۔۔ پری کوں دئے کوٹ اُس دیو کا
ہُوا دیو جیو دے وہاں تے جُدا ۔۔۔ کہ ظالم تے راضی نہیں ہے خدا
پری دندی کے بند تے آزاد ہو ۔۔۔ دُعا کی شہنشاہ کوں شاد ہو
کہی اُس سلکھن کوں دھن ماہتاب ۔۔۔ صُراحی پیالا لیکر آشتاب
کہ ماندے ہو شہ باٹ تے آئے ہے ۔۔۔ سو ٹھنڈ دھوپ ہور باولی کھائے ہے
جِسے عشق کا زور اچھے سربسر ۔۔۔ اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر
صُراحی ہور پیالا لیکر نار وو ۔۔۔ پلانے لگی شہ کوں اس ٹھار وو
پیالا نہ واں آپ بھاتے پیئے ۔۔۔ ضرورت کوں شہ اِنمنا تے پیئے
پتا شاہ دل دھن پہ دھرتے اُٹھے ۔۔۔ کہ ہر پیالے کوں یاد کرتے اُٹھے
کہ صد حیف جو پیو اس ٹھار نیٖں ۔۔۔ سو اس ٹھار وو جیو کا یار نیٖں
عجب کچ فرح بخشش یو کیف ہے ۔۔۔ دلے یار وو نی سو صد حیف ہے
سو دھن ہٹ تے پیالا جو شہ لیتے تھی ۔۔۔ سو کچ پی نہ پی وو نچہ سٹ دیتے تھے
کہ معشوق جاں نیٖں وہاں بھاے کیوں ۔۔۔ پیالا پیا بِن پیا جاے کیوں
پیالا پینے کوں مزا واں اچھے ۔۔۔ کہ معشوق من بھاو تا جاں اچھے

جہاں جیو کا پیو بھاتا اھے — جگچ واں رکیئے سو خوش آتا اھے
عجب اُس کی مجلس میں کچ بھید تھا — جگچ جس کوں ہونا سو مستعید تھا
اتھا سب وِلے واں نہ تھی نار دو — کہ خوش دل کرے شہ کوں اس ٹھار وو
اتھیا سرتے غل بزم میں نوش کا — ہُوا مست اخِل سُد اُڑیا ہوش کا
پُھلاں باغ میں ہنستے تھے شوق سوں — جنا ور چُرغتے تھے سب ذوق سوں
ڈبیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن — کہ خوش بوی فروشی اپی واں پون
جو شہ یاد کرتے تھے دھن گال کوں — تو گُرڑ دیتے تھے جا کے گُلال کوں
سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے — کہ نین اس سرو قد کے اس دھات تھے
جو شہ کوں جو بن یاد آتے اتھے — تو نارنج پر ہات پاتے اتھے
سو دھن قد کوں شہ خیال میں لاے کر — گلے لگتے تھے سرو کوں جاے کر
گماتے تھے شہ یوں وقت بن منے — سو دھن کا پرت رک اپس من منے

رباعی

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں — پیتا ہوں شراب ہور انژ آتا ناہیں
کانٹیاں کے ضرب دِستے اہیں پھول سب — تُجباج سکی باغ منجے بھاتا ناہیں

عطّار دکھیا شاہ توں جیو جم — سدا شاد اچ توں کہ نیٹ تُج غم
توں وو جام پی جگ میں جیوں جم ہُوا — خوشی زیاست غم تھا سو سب کم ہُوا
مِری بات سُن اے چنچل قطب شہ — منجے دے رضا ہور توں باچ رہ
کہ میں جا کے واں کام کر آوں گا — سو تُج تائیں اُس نار کوں لیاوں گا
کھیا شہ کہ منجکوں بی لے سات چل — منجے یاں تلک کے توں لیایا اول

عطارد کھیا شہ او تاول نہ کر | توں عاقل اچھے اپسے باول نہ کر
نہ واں جا کے رہنے کوں کیں ٹھار ہے | نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے
تجے کیوں لیکر جاوں واں ہیں سنگات | کہ دور ہور دراز ہے اجوں شہ یو بات
توں عاشق اچھے ہور تجے فام نیں | تجے ایسے کاماں سوں کچ کام نیں
ستم چھوڑ دے کر انند ہور سکھ | جھوٹے کیا سبب دیکھتا درد دکھ
غضب ہیں نکو آ توں مکھ موڑ کر | کہ دکھ نیں منگیا کوئی سکھ چھوڑ کر
توں نیں بات سنتا کہوں ہیں کسے | خوشی دیتی زحمت کیے سو اسے
تجے خوب ہے شہ رہنے کوں یو ٹھار | کہ وو شہ پری ہوی ہے تج سیتی یار
بنگالا نگریاں تے نزدیک ہی | نکو کر توں ای شاہ اب جھنجھلی
اندیشا اندیشں ہور ٹک فام دیک | کہ کیا کام کرتا ہوں توں کام دیک
عطارد کی سن بات شہ چپ رہیا | کنک وقت کوں پھر اسے یوں کھیا
نپٹ جیو جانی مرا جاں اچھے | جو عاشق ہوا اس کوں سکھ کاں اچھے
توں سکھ جانتا یو منجے دکھ اچھے | میرا دکھ سو تیرے انگے سکھ اچھے
لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں | بہشت دوزخ ہے واں اگر یار نیں
پتنا ہیں جو سو سیا سو اس دھن بدل | نہ اس شہ پری نیں نہ اس دھن بدل
توں دانا کوں جانیا ہے نادان کر | کہ انجان ہو بولتا جان کر
پری یو پری تے وو ناری بھلی | اس آسودگی تے وو خواری بھلی
میرا حال جو ہے سو کہتا ہوں ہیں | توں اتنا کنا ہے تو رہتا ہوں ہیں
بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نیں | کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نیں
رضا ہیں دیا ہوں تجے جا اتال | ولے باٹ ہیں توں اپس کوں سنبھال
کھیا شہ خدا ہے سنبھالنہار | بھلے ہور برے تے سو ہر ایک بھار

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اُس آسان ہووے جو مشکل اچھے

وقت کے بزرگاں دِئے ہے یو سیک
کہ سو دیس جو رے ہے پردیس نیک

مُنجے فام کر شاہ توں فام سوں
کہ باندیا ہوں سر ہیں ترے کام سوں

پرت پنت لی کچ کرے گا یہاں
سہوں گا جو مُنج پر پڑے گا یہاں

شہنشہ کی توفیق اُس سات کر
جُکچ دل میں تھی بات وو بات کر

رکھیا شاہ کے پانوں پر سر اُنے
سراپا پتنگ ہو کے پھر پھر اُنے

بھوت نیہ سوں شہ اُس گلے لالئے
جُکچ مستعیدی منگیا سو دِئے

محبت صبر منگتا ہے جو توں روتا ولا ہوے گا
ارے ای دل سمجھ یک تل کِتا توں باولا ہوے گا

رباعی

میں آج بنگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل میں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کوں بُلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اس دھن کوں لیکر آتا ہوں

رفتن عطار دسوے بنگالہ

رضائے عطارد روانا ہُوا
بنگالے میں بیگچ جانا ہُوا

سو وو دیس ساکن ہو واں ٹھہر کر
تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

گھرے گھر انند سُکھ سنپور تھا
خلق شاد سب مُلک معمور تھا

دِسیا محل اُنچا سو اس دھات واں
انپڑتا نہ تھا عرش کا ہات واں

سو وو محل تھا اُس سُگھڑ نار کا
تماشا دِسے واں تے سینسار کا

چتر گُن بھرا وو عطارد چنچل
رھیا مشتری شاہ کے محل تل

دُکاں مانڈیا وھاں بھوت ساز سوں
لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں

چنارے وہاں کے خبر پاے کر
ہُوے اُس کے شاگرد سب آے کر

دِکھانے لگیا صورتاں دھات دھات
جوڑی اُس عطارد کے چو پھر جمات

اُڑی یو خبر شہر میں پھوٹ کر ×
تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر

سو اُس دیس وو مشتری شاہ نار
لگی پھرنے آ محل میں ٹھار ٹھار

جو دھن پاک دامن وو بے عیب تھی
یکایک سو اسوقت پر غیب تھی

دو کھڑکیاں کھُلیاں باو تے پھانک کر
چھجے پر تے دیکھی سو وو جھانک کر

چتارا کہی کاں تے آیا اھے
اسے کون اس ٹھار لیایا اھے

مہروان نزدیک جو دائی تھی
خبر اس عطارد کی وو پائی تھی

کہی وو کہ اے مشتری شہ سُجان
غلام ہو اچھو تُج گھر آسمان

دکھن تے یو آیا اھے اس ٹھار پر
امیدوار ہو کر تیرے پیار پر

جُکوی پادشاہاں کے نزدیک اھے
بھلا اھے جو ہر ایک خوبی کہے

جُکوی جو اصیل ہور ذاتی اھے
بڑائی[۱] نہیں اُس تے آتی اھے

بڑا بو ہُنر مند واں کا اھے
خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اھے

کہی مشتری شاہ اس دائی کوں
مہروان اپنی سگی مائی کوں

مگر آشنائی نوں دھرتی اھے
کہ اپنی صفت اُس کی کرتی اھے

جواب اُس سکی کوں سو یو دائی دی
توں یوں بولتی ھے منجے چُپ کے کی

۱؎ اصل میں یہ نہیں ہے، غالباً بڑائی ہوگا۔

نہ اُس سات دھرتی ہوں کچھ غرض ہیں — جو اُس کا کروں تجھ کنے عرض ہیں
سُنی چار لوگاں تے جیوں بات ہیں — کتی ہوں تیرے پاس اس دھات ہیں
چتارے جو ہیں اس بنگالے منے — سو وو شاد ہو سب رہے اُس کنے
پتیارا جو تیرا نہیں مُنج اپَر — تو، ادمی کوں واں بھیج ہور لے خبر
تو میرے اگے کی کھنی ہو کے یوں — جُھٹاتی مِری بات لوگاں ہیں یوں
تُجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب — نہ تجھیں مُلا ذا نہ تج میں ادب
اصیل ہے توں یک باپ یک مائی کی — نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی
یو باتاں تُجے کون سکھلائے ہیں — وو قصّا جو مسکے کوں دانت آئے ہیں
کہی، دائی ہیں تُجسوں ہنستی اتھی — توں نیں جانتی کی خبر تج نہ تھی
تِری بات نا سُن سُنوں کس کی بات — اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کُجات
گُنہ گر اچھیگا تو مُنج بخش توں — نہ کر چُن جُھٹی یوں میرے بخش لوں
کہ دائی سو جیوں مائی کی ٹھار ہے — تُجے کُچ کِنا بھوت بزکار ہے
لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بن میں راون اچھے چھند سوں
پتیا اِتنے کوں جاننا خوب نیں — ہنسی میں بُرا ماننا خوب نیں
توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں — صورت غیب تے لکھن ہارے کوں یاں
کہ دھنڈتی تھی تی دِن ستی جاں تہاں — کہ پیدا ہوے نقاش کوئی خوب یاں
خُدا اُس کوں لیا لیا ہے اِس ٹھار اب — محل کا اُسے کام فرمائیں سب
دیکھیں بارے نقاش کیسا ہے یو — دِسے گا اتاں آپی جیسا ہے وو
دیکھیں کام اُس ہور تج بات آج — کہ مشلا اہے ایک پنت ہور دو کاج

سو یو بات سُن دائی انجاں ہوئی — وو نادان دھن مُکھ پشیماں ہوئی

کہی دائی اپنی کوں یوں کی کہی | وِلے لا گلے دائی کوں بھی کہی
نکو سستی کر بیگی سوں جا اتال | محل کوں چتر نے اُسے لیا اتال
کہ اس محل کا آج مہتر اہے | عجب بھاگونت خوب یو گھر اہے
تجکوں ہی عقل ہور فہم دھرتے اہیں | ہر ایک کام مہتر سوں کرتے اہیں
سو سندھر بجنور چنچل مشتری | جو بھوتیچ منگ لیکے منت کری
بڑاں اُس کوں دائی بلانے چلی | اُسے بیگ اس ٹھار لیانے چلی
–عطارد کے نزدیک وو نار کی | بلاتی تجے مشتری شاہ کی
مُتے بخت جاگے ترے سر تے آج | کہ تج آ وو کئی مشتری نار آج
×خوشی خرمی ہے تجے سخت آج | کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج
×عطارد یو سن بہت خوشحال ہو | چلیا شہ کن اس دھن کے دنبال ہو
دیکھیا دور تے مشتری شاہ کوں | سراپا بھوت دھات اس ماہ کوں
ملا لینے کوں لی اولالے رکیبا | تماشے تماشے کے چالے رکیا
جو وو دائی اس شہ کوں خوشحال پائی | سو شہ کے حضور اُس چتارے کوں لیائی
عطارد کیا مشتری کوں سلام | کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام
ہنسی یو بچن سن خوشی سوں سو دھن | کہ ہنستا ہے جیوں باؤ تے پھول بن
دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار | کہ اس محل کوں اس وضانوں سنوار
کہ میں کئی ہوں تیوں تو کریگا جو اس | بکھیروں گی سنّا ترے آس پاس
نوازوں گی تجکو بھوت دھات میں | جرٹت کا تجے دیونگی ہات میں
عطارد کھیا شہ کوں سر بھوئیں دھر | کہ میں کیا سکوں گا ترا کام کر
کر بگا نمک شاہ تیرا یو کام | کہ میں کیا ہوں یو کام کرنے تمام
ترا قصد گر شاہ سارا اہے | تو یو کام سب ہون ہارا اہے

آراستن محل مشتری

× بجد ہو کے جدو و جو دھرنے لگیا — سو اُس محل کوں نقش کرنے لگیا
جو زر نیج جیوں چاند سُنا سو سور — سفید اب تارے ہیں سُرخی سو نور
عطارد چتارے کوں نیں کچھ غم — کہ دھرتا اھے ہات جوزا قلم
جو خوش ہوس لیاے ٹک دل منے — تو لک محل چترے وہ یک تل منے
رنپٹ دھیان یک دل سوں دھرنے لگیا — بچتر چتر وو چترنے لگیا
کہیں بن بیاباں کہیں سمند بھار — کہیں مرغ ماہی کہیں پھول جھاڑ
کہیں شیر شرزا کہیں گج ترنگ — کہیں باز بحری کہیں یک کلنگ
کہیں بُت بتخانے ہور بُت پرست — کہیں نار ہور پُرش یک ٹھار ست
کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں — کہیں چشمے امریت کے بہتے اہیں
کہیں ہیں مُلانے کہیں ہیں خمار — کہیں ہیں دیوانے کہیں ہیں ہشیار
کہیں تخت پر کوی سُتی مست ہو — کہیں بیٹھے دو یار ہمدست ہو
کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں — کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں
کہیں خسرو ہور شیریں یک ٹھار ھے — کہیں لیلی ہور مجنوں دو یار ھے
کہیں گاتی گاون خوش آواز سوں — کہیں پاتراں ناچتیاں ساز سوں
کہیں دھترے مرغ سیمرغ سر — کہیں چاند سور تیج تارے انبر
چتاریا چترو و اپس ہات سوں — سنواریا محل کوں بھوت دھات سوں
گیا چوک نیچ چوک اس چوک پر — نزاکت سوں سنگار نازوک کر
سُہے چوک اس نقش میدان میں — کھلا چاند کا جیوں ھے اسمان میں
لکھیا شہ کی صورت وہاں اُن جو آ — ہلی کاند بر جیو سب جیو پا

اگر اسکوں باتاں میں کوئی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا

اہیں سنگ جو اس کاندر رنگ رنگ ہیں
کہ تاثر مسیحا ہے ہر سنگ میں

یو تاثیر ہے شہ کی تاثیر تھے
کہ جیوں جھاڑ بڈتا اچھے نیر تھے

لکھیا نقش سینسار کی نار کا
رکیا شہ کوں مدنا یک اس ٹھار کا

چتر جھمکے یوں شہ کے مکھ بھان تے
کہ روشن زمیں جیوں ہے اسمان تے

دیکھایا محل کوں جو مستند کر
کہ ہر ایک انگلی کوں تھا سو ہنر

سراسر محل جیوں رکیا بوستاں
کہ خوشحال ہویں دیک سب دوستاں

محل خوب اعلیٰ یو جیوں سرگ ہوا
دندی دشمناں کا سو جھل مرگ ہوا

اسی دائی کوں واں بلا بھیج کر
کھیا مشتری شاہ کوں کر خبر

تمیں کام جو کئے تھے سو سب ہوا
اسے دیکھنے کا سو وقت اب ہوا

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ بیش ئی مشقت کیا اس دنبال

دھرو منج اپر ٹک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشقت تمیں

ہر ایک کام ہوتا جو اولاس تے
سو شاہاں کی امید ہور آس تے

اگر شہ کی اچتی نہ امید اس
نہ ہوتا منجے یوں اُس ہور الاس

بڑا شاہ وو ہے جو کچھ دان دے
نوازے ہنرمند کوں مان دے

ہنر زیاست ہوتا اچھے دان تے
نہ اُس کی فہم عقل ہور گیان تے

نکو کرتوں تقصیر کچھ دان کوں
کہ ہوتا ہے بل دان تے گیان کوں

سندیوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

ہنر ہے ہنرمند کوں کیا غم اچھے
جو بخشیں ہنروند کوں سو کم اچھے

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنروند خریدار پر

ہر ایک خوب جان ہور خریدار نیں
بچارے ہنروند کوں واں بھار نیں

یو موقوف ہے سب خریدار پر
سرافراز کرنا سمج کار پر

ہُنر خوب ہر بار ہوتا نہیں
رتن پاک ہر ٹھار ہوتا نہیں

اگر ماُنی اچھا تو اس وقت پر
تو معلوم ہوتی مری کچھ قدر

جگچ ناز کی ہے مرے کام میں
سو مشہور ہے روم ہور شام میں

نہ کچ آمنا کس پہ دھرتا ہوں میں
غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں

توں درمیانے آئی تو یو کام کر
مرے کام کا کچ سرانجام کر

ادھر سٹ نہ دے کام توں کر تمام
کہ تیری بزرگی ہے میرا سو کام

جو سمجے سو وو بول کس نا دھرے
بخت خوب نیں تو ہُنر کیا کرے

ہُنر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار
تو دولت غلام ہور خدا ہوے یار

ولے دو نو یک ٹھار آنا کدھاں
ہُنر وند مقصود پانا کدھاں

کہ پنکھی کے تیں زور پر کا اچھے
ہُنر وند کوں تقوا ہُنر کا اچھے

بخت نیں ہُنر وند کوں تو غم نہیں
ہُنر خوب کچ بخت تے کم نہیں

ہُنر خوب اُس پر جو بخت ہے بلند
یو دونو بی ہو ویں سُنا ہور سگند

توں خوشحال آچ ہور نکر کچھ غم
بخت خوب لئی ہے ہُنر خوب کم

وہی شاہ عالم میں عارف کواے
ہُنر وند کا لاڑ جے کوئی چلاے

کہ نازک ہے یوں دل ہُنر وند کا
جو نیں تاب معشوق کی چھند کا

ہُنر خوب ہنر وند جو دھرتے اہیں
سو شاہاں اُپر ناز کرتے اہیں

ہُنر خوب جیوں خوب محبوب ہے
ہنر وند محبوب تے خوب ہے

سراؤں اسے شاہ ور ساز سوں
جو سوئے ہنر وند کے ناز سوں

ہر ایکسکوں دل فہم سوں جفت نیں
کہ عارف کھوانا یو کچھ مُفت نیں

عطارد وہاں بیٹ بھومان سوں
کھیا بات اس دائی مھروان سوں

ہنر ہیں جو اُس دھن کوں کچھ فام ہُوے | تو جس خاطر آیا سو وو کام ہُوے
× عطّار دیو بات اُس تے بولیا کھجا | کہ دیکھے دل اُس نار کا ٹک بُجھا

دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد

کہی دائی جا مشتری شاہ کوں | سورج جس تے روشن ہے اس ماہ کوں
کہ شہ مستعد سب ہُوا ہے محل | توں اس محل کوں دیکھنے آج چل
× ترے حکم کوں شاہ جس لئی اچھے | تجے اس محل کا ہوس لئی اچھے
توں دھرتی تھی لئی دیس سوں یوچ آس | کہ کو ہُوے گا یو مرا محل راس
خدا اُس نیری تجے اب دیا | کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا
محل دیکھ ہور مان شہ ساچ کر | مری بات توں ہور اُس کا ہنر
کہ شاہاں کنے جھوٹ کہیا نہ جاے | جکوی جھوٹ کے سو پتیار اگنواے
بلند مرتبا جھوٹ تے ہُوے پست | دنیا میں نہیں سچ تے کچ خوب بست
اگر جھوٹ سچ کوی بجنہار ہوے | ہنر عیب جو ہے سو اظہار ہُوے
عیاں مشکل ہے دیکھنا عیب کوں | ہنر ہے سمجنا ہنر عیب کوں
بچن دائی کے سُن سو دھن کرمنج | درست ہے لگر اپنے دل میں سمج
چلی نار اُس ٹھار اُس کے سنگات | تماشا محل میں دیکھی دھات دھات
محل دیکھ دائی کوں گل لاے کر | انند شوق ہور ذوق خط پاے کر
جو بولی انتھی بات وو دھن سُجان | عطارد کوں اُس تے بی دی زیادان
شہاں کا دل اس دھات اچھنا بھلا | دست اس وضا بات اچھنا بھلا
خدا جب جسے کچھ دلاتا اچھے | توں شاہاں کے بی دل میں لیاتا اچھے
خدا جب دلاوے تو کوی کچھ پاے | شہاں کاں تے دیں جو خدا نا دلاے

خدا پاس تے توں امید آس منگ
اگر توں منگے تو خدا پاس منگ

جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں
غلط ھے انو یاں بسرتے اہیں

عطارد کا حاصل مقصود کر
مُنا دان دی دل کوں خوشنود کر

جو یک ٹھار ٹک ٹھیر چنچل کھڑی
نظر شاہ کی صورت اوپر پڑی

صورت شہ کی دیکھت بھُلی نار وو
پڑی بے سُد ہو کر اُسی ٹھار وو

کتک وقت لگ دھن وو بے ہوش تھی
سو شہ کی محبت کرے جوش تھی

کہ آہاں پر آہاں جو ماری اُنے
ستی مست ہو ہوشیاری اُنے

سو وو دائی پکڑی دکھوں جھورنے
لگی ہات اپس میں اپے جوڑنے

کہ وا اس بھنی کوں یہاں کیا ہُوا
مِری چندنی کوں یہاں کیا ہُوا

کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں
اتال اس کوں اس ٹھار ہیں کیوں دھروں

مبادا پری کا اچھے اس نظر
کہ یو ہُوئی یکائیک یوں بے خبر

مُنجے آج دِستا نہیں کچ کہیں
منتر کاری بھی کوئی حاضر نہیں

نوا محل ھے کیا ہُوا یاں اسے
لیکر جاؤں یاں تے اتا کاں اسے

اُٹھاتی تو اُٹھتی نہیں نار یو
نہ جانے کہ کیا دیکھی اس ٹھار یو

سو ویسے ہیں وو نار ہشیار ہُوی
جو تھی بے خبر سو خبردار ہُوی

صورت شہ کی تل تل نہانے لگی
کھڑے قد پہ بلہار جانے لگی

دیک اس نقش کوں نار حیران تھی
سو سُد بُد گنوا سب پریشان تھی

نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے
ہُوی تلخ سب زندگانی اُسے

پکڑ رہی تھی واں نار اس ٹھار کوں
کہ بھاتی وہی ٹھار اس نار کوں

وہی نقش تن تھا وہی نقش من
وہی نقش پانی وہی نقش ان

قطب جیوں قطب ٹھار پر ٹھیر ھے
وہاں مشتری پھرتی چوپھیر ھے

محبت جو پکڑیا ہے یوں داٹ کر — بچاری کہاں جاے دو نھاٹ کر
اگر کس کوں بل بل جو رستم اچھے — محبت کی نَل تل سو بل کم اچھے

پیارے ہیں ہوں راتی بکیلی کیوں جیوں ماہی — موتی ایک ہاری ہوتی ہو ہے کی جھار کھائی

غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی

لگی پوچھنے دائی اس نار کوں — که ای مائی کیا دیکھی اس ٹھار توں
ترا دل نہیں کی انند سکھ پر — که قربان گئی دائی تج مکھ پر
محل دیکھنے آئی تھی شوق سوں — سو اب بیٹھی کی یوں توں بے ذوق سوں
چھپاتی توں اس بات کوں کی ای نار — تجے کون ہے منج تے بھی دوستدار
تو بیگانی منج جانی اس دھات کی — نہیں بولتی کھول یو بات کی
که ماباپ ہو ریک بڑے بھای سوں — چھپاتے نہیں بات کوئی دای سوں
جو توں ناکہی منج کن اپنا یو حال — تجے دود ہرگز نکر سوں حلال
اگر ٹک جو نوں ناز سوں چھند کرے — تو پنکھیاں کوں بارے یہ پابند کرے
× رترے مکھ جل نل جگت لون ہے — نوں جس نائیں یوں ہوی سو وو کون ہے
که یو بات توں منج ترے پر کسوں — اے بھی زبا ستی سوں مرے سر کسوں
فرشتا اگر ہوئے اسمان میں — نو ہیں لیا دیوں نیرے فرمان میں
کہی دائی کیا پوچھتی حال نوں — نکو پڑ جھٹے میرے ڈنبال توں
بجدھے نوں اس بات کوں کھولنے — ولے منج طاقت نہیں بولنے
× زباں من منے لٹ پٹاتی اچھے — نہیں بات بکایک آتی اچھے

فہم داری کی فام سوں فام توں | وکد پر وکد دینے کیا کام توں

رتیرے ہات تے کام آسی نہ یو | جو کونگی تجے نیٹ تو بھاسی نہ یو

کہی سچ ہے کیا ہووے گا منج تے کام | کرے گا حق اس کام کا اہتمام

جو بھو تیج پوچھی مہروان دائی | تو اس دائی کوں شہ کی صورت دکھای

یدی اس صورت کی دیوانی ہوں ہیں | چھپیا بھیدیاں کچھ جانی ہوں ہیں

یہی نقش بھودو بھلایا منجے | یہی نقش نیہہ اب لایا منجے

اسی نقش کا دھیان دھرتی ہوں ہیں | اسی نقش کے تائیں مرتی ہوں ہیں

اسی نقش کوں دیکھ پریشان ہوں | اسی نقش کوں دیک حیران ہوں

یدی نقش ای دائی منجم کیوں کیا | نیٹ عاقل انھی دیک بیفہم کیوں کیا

منجے میری صورت پہ لی تھا گماں | ولے یو تو منج تے بی ہے خوب جان

کہ جس جان کا نقش اس دھات ہے | سو شہ جان آپے وو کس دھات ہے

سو شہ کی صورت ٹک انجھا دیکھی دای | سو وو دائی بھی سُدّ اپنی گنوای

کہی نیٹ ہے نیرا گنہ کچّ دھن | کہ ایسیچ صورت ہے یو من ہرن

تس اوپر توں بی نارہے باولی | اُچھالیا مدن ہوی ہے اوتاولی

توں چنچل چتر نار اتنی سی ہے | بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے -

یو کیسا اہے عشق جو توں کری | بھلی ہے توں شاباش جو نیٹ ڈری

پرت پنت میں توں نوی آئی ہے | اجھوں نیہہ کے چر کے نیٹ پائی ہے

عشقبازی دھن کچھ نھنا کام نیٹ | کٹھنی ہے توں اجنوں تجے فام نیٹ

کچی توں تجے بُد کچی آئی ہے | کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہے

خوشی آہے دشمنی توں پچھان | دوکھا کر جو بولے اسے دوست جان -

غرض وندکوں یو بات کاں فام ہے | دُکھا بولنا دوست کا کام ہے

توں اس نقش سوں عشق سازی اچھے — یو نیہہ نیٔں ہے طفلاں کی بازی اچھے

—عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں — گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں

ہوس ہے نکو جا ہوس کے دُنبال — بھلی وو جو اپسے رکھی یاں سنبھال

—طرز عشق کا تھا سو بھی پائی وو — ولے پند کوں کہتی تھی دائی دو

تلیں تل ہٹکنی تھی اُس مائی کوں — کہ واجب اچھے پند دینا دائی کوں

تو ماباپ فرزند کوں نِچ گود دھر — بھروسا بھوت کرتی ہے دائی پر

وو دھن جانے ہور اُس کے من کا حبیب — کنا تھا سو کئی وو پچھیں یا نصیب

(ن) تھوڑا بھوت جانی ہی بھی جان گے — مری بات توں ساچ کر مان گے

انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں — بڑی ہُوے گی تو پچھانے گی توں

توں کس باب کنوا کر ہُوی ہے نکس — کہ آدھا اچھے عشق سارا ہوس

توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے — توں صورت منے معنی کیا پائی ہے

اگر معنی سوں جیو توں لائے گی — تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی

عشق صورتی کام نا آئے کچُ — لگا معنی سوں جیو جو توں پائے کچُ

عشق صورتی جائے گا جان توں — عشق صورتی خوب نیٔں مان توں

سو دھن دائی کوں کئی کہ نیٔں تجّ فام — ازل تیچ تھا ہونہارا یو کام

منجے معنی دستی ہے صورت بھتر — تو لبدی ہوں اس پاک صورت اُپر

نزک کس کے کہنے کوں نیٔں آئی ہے — اگر ما اگر باپ اگر بھائی ہے

جو معنی عیاں مُنج ہے صورت منے — بیاں نا کیا جائے وو کِس کنے

اول تے ہُوا ہے میرا حال یوں — پڑھی کی توں بھی میرے دُنبال یوں

جو میں منگنی دارو سو دیسی نہ کوی — کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی

دنیا میں جِنا دیکھنی ہوں جسے — اپس کا اپس کوں پڑیا ہر کسے

یو دلسوزی تیری خوش آتی نہیں — دیوانی ہوں ہیں پند بھاتی نہیں
دیوانی دیوانے کی پند دے نکو — رونگا گر بُرے بول توں کے نکو
چھپیں جو لگی اُس نہ جھنجولنا — یو دُکھ پرے دُنبل تیرا بولنا
کہ غصے سوں مُنج پر اپٹتی ہے توں — کہ جلتے اُپر تیل سٹتی ہے توں
اگر ہیں تجے کچ کہی ای سُندھر — دیوانی ہوں اس کا نکو عیب کر
نکو عیب کر دل ہیں کچ ریب تے — دیوانا ہے کالی (؟) ہر ایک عیب تے
کیا عقل ہیں اچ کے لھو گھوٹنا — بھلا ہے دیوانی ہو کر جھوٹنا
دیوانا جو کوی ہوُے زمانا پچھان — وہ عاقل ہے اُس کوں دیوانا نہ جان
غرض ایسی باتاں سوں کیا ہے تجے — نصیباں منے تھا سو انپڑیا منجے
نہ کوی عشق کوں لیا نہارا اہے — کہ یو عشق اپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب — اخل ہور فہم شُدّ بُدّ گیان سب
نہ جاسی پرت مُنج تے اب چھوٹ کر — کہ دل لے گیا ہے میرا لوٹ کر
یو فریاد ہیں کس کنے جا کروں — نہ ہونا اتھا ہور ہُوا کیا کروں

پرسیدن مشتری و خبر صورت محمد قلی از عطارد

عطارد کوں بھیجی بُلا نار وو — دونو بیٹھے مِلکر سو یک ٹھار وو
کہی توں سنوار یا محل ساز سوں — لکھیا صورتاں اس ہیں بھو ناز سوں
صفت دُور تے تیری سُنتی تھی جیوں — سو نزدیک تھے آج ہیں دیکھی تیوں
ہُنر وند توں سچ پچھانی تجے — کہ مانی تھے تج زیاست مانی تجے
کہوں کیا تیری خوبی کی بات ہیں — سراؤں تج ایسے کوں کس دھات ہیں
سو دھن بات بھو دھات اس سات کر — کہ اس سات بھو دھات یو بات کر

کہ تج سات یک راز دھرتی ہوں ہیں سو اُس راز کی بات کرتی ہوں ہیں
سکی شہ کی صورت اُپر کی نظر کہی ای عطارد توں سُن کان دھر
(ن) کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں چُمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں
(ن) نہ جانو کہ یو نقش کیا سحر ہے کہ ہر دل ہیں اس نقش کا مہر ہے
دنیا ہیں تو کئیں صورت اس دھات ہیں توں جیو تے لکھیا یا کہ دیکھیا ہے کئیں
میرا من بھلایا یو من ہر صورت رلیا دل دیا جیو. یو دلبر صورت
عجب راز ہے یو چ پایا نہ جاے جو پائے تو مقصود کہیا نہ جاے
ن رکتا ہیں رکھوں دل ہیں ناہوں کر کتی ہوں تیرے پاس اب کھول کر
ن کہ یو بھید کر توں تجے فام ہے کہ تجسوں انگے لی منجے کام ہے
عطارد کھیا دل ہیں اس دھات کیاے کہ سنپڑی ہے اب یو[1] تو جانے نہ پایے
بہت سج ستی آج یو کام ہوا اتال انت اُس کا منجے فام ہوا
جو مقصود کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں سو الحمد للہ کہ پایا ہوں ہیں
سُنے گا اگر شاہ اس بات کوں تو خوش ہوے گا منجپہ بہو دھات سوں
حقہ چنارا چتر گنونتا خوش لکھن کھیا کھول سب مشتری نار کن

تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب

براہیم قطب شاہ ہے شہ سجان دکھن تخت گہ شہر اُس کا مکان
شہاں نعل بندی دیتے ڈرتے سب جنگل پکڑے تھے[2] و نکل گھرتے سب
ظلم زیا ستی تھے مُلک پاک اُس کہ مشرق تے مغرب تلک دھاک اُس
سُٹے[لہ] گا بنی گاب اس ھاک تے چھپیا بھیں بھنر رستم اُس دھاک تے
جو اُس کس ڈر نہ اچھتا سمد دل منے تو جگ کوں ڈباتا و یک تل منے

لہ (ن) چھوٹے کا پنی سب کو اس ہاک تے
(۱) دھن یو (۲) ہیں

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون — اُڑا اسٹ دنیا بھُیں کوں تنکے نمن

اُسی عدل تے گال کر سب سر یر — اگن کانپتی ہور لرزتا ہے نیر

محمد قلی فرزند اس راج کا — کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا

؟ تلاشتیں پشانی سوں پگ سُندریاں — دیوانیاں ہیں اُس کیاں سو جوں پریاں

چکھ نور شہ مکھ چندر ہیں اسے — نہ جن نا پری نا بشر ہیں اسے

پریاں شاہ کے عشق کا پا اُمنگ — پڑیں شہ اُپر شمع پر جیوں پتنگ

جو انگلی چکل چکھ(۲) دھرتا اسے — تو سوراخ شہ سنگ کوں کرتا اسے

لگا عشق لاک استریاں لاک دھات — دیوانیاں ہوں پھرنیاں ہیں اُسکے سنگات —

ہریک گو ہنی شہ کی جیوں ماہ ہے — کہ اس دور ہیں کرشن او شاہ ہے

اگر سور جیسی اچھے کوئی سُندر — بلا دور ہوئے شہ کے پاواں اُپر ×

ہُوا پرگٹ اس کا حُسن یاں تلگ — کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ

جہاں پانو دھر شاہ چلتا اسے — وہاں آبِ زمزم اُبلتا اسے

رہے جان مہا(۳) جان شہ بھجہ بل — اچھے چھانو جیوں دولت اس پانو تل

وو ایسا ہے شہ جان سُن ای سُندر — سگی ما بھُلے گی اسے دیکھ کر

صورت اُس کی اس دھات اچھے خوب جب — جو توں دیک اُسے بھولی تو کیا عجب

جو شہ باغ میں ٹک تماشے کو جایں — تو بن روت جھاڑاں پھلاں بار لیایں

شہنشہ کے دیدار کے نور تھے — سُکے جھاڑ ہرے ہویں بھی بیر تھے

کھیا سب وبے اُن کھیا نیں یو بات — کہ عاشق ہے نیرا سگھڑ شہ سُجات

کہ مت سر چڑے بات یو سون کر — ہُوا کام بھی سر تے ہوئی نل اُپر

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز — تو معشوق کرتا ہے تیرتج ناز

کہ خوباں ہیں عادت سو اس دھات ہے — چھُپی نیں ہے مشہور یو بات ہے

---

(۱) یکس تھیں سو یک خوب ہیں سندریاں (۲) جس پہ (۳) مہاں جان ابتل شہ بھوج مل

سُلکھن چتر دھن چنچل گُنونتی — سو شہ عشق کے مدسوں ہوئی تھی متی
کہی کیا ہے تدبیر اس کی اتال — کہ مُنج ہیں تو اب ریا نہیں کوچ حال
دکھایا صورت جیوں توں تصویر کر — تو تو پانچ کُچ اس کی تدبیر کر
مِرا حال کیا ہے سو جانے تُہیں — چُھپیا راز دل کا چھپانے تُہیں
تُہیں میرے غم کا سو غم خوار ہو — کہ بیٹ بیٹی توں باپ کے ٹھار ہو
کِسے بات یو بولوں ہیٹ جاے کر — کہ تدبیر میری کرے آے کر
جو منّت لگی کرنے بھو دھات سوں — عطّار دقبولیا و اس بات کوں
دیا[1] آس اس نار کوں پیو کا — کہ مرنے کوں تقوا دیتے جیو کا

غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا
تج بن مُنجے جیونا بھوت ہونا ہے مشکل رے پیا
کھانا برہ کیتی ہوں میں پانی انجھو پیتی ہوں میں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں میں کیا سخت ہے دل رے پیا
ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیئں بھاتا منجے
برہا یو سنتاتا منجے تج باج نِل نِل رے پیا
مُنج تن تپش جانے تہیں مُنج ٹھار جیو لانے تہیں
مُنج دل مندھر میانے تہیں کیتا ہے منزل رے پیا
توں جیو میرا میں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مِل
دن رات میں ہیئ ایک تِل نیئں تج تے غافل رے پیا

---

[1] میرے نسخے میں اس شعر کی بجائے یہ ہے۔ ترا کام ہر سو کیا قام ہیں + نکو ڈر کروں گا ترا کام میں

جس[1] یار کو میں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی وے ٹھار کہاں ہے

دل ہات میں تھے چھین لیکر بھاٹ گیا ہے
وو یار دغا باز جھونٹے مار کہاں ہے

مشتاق کے بازار میں میں بیچتی ہوں جیو
دلّال کدھر ہور خریدار کہاں ہے

عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور میں اس سار کہاں ہے

دیدے مرے نادیدے جو دیدار دیکھے تھے
مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہے

یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ

لگیا ہے پیرا شہ سوں بھو تیج دل	رھیا جاے نا منج تے اب ایک تِل
بلادو منجے کوی پیرے شاہ سوں	سورج سرو قد سر نگ ماہ کوں
نا منج باغ خوش آے نا بوستاں	نہ منج خویش بھاتے ہیں نا دوستاں

حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ

نہ سکھ سوں منجے نیند آتی اچھے	نہ پھل سیجڑی منج بھاتی اچھے
بسائے[2] ہوے کیس یو سیس تے	تپاتی اچھے رات منج دیس تے

---

[1] میرے نسخے میں اس غزل کے بعد ہی یہ غزل ہے۔ [2] بسالی ہوں کیسا یہ دکھ سیس تے۔

کہاں ہے وو شہ نرملا نوجوان   کہاں ہے وو شہ گنونتا گن ندھان
کہاں ہے وو لالن مٹھی چال کا   کہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا
کہاں وو چیتر چینچلا من ہرن   کہاں وو سُگھڑ اچپلا ہے سجن
نہ مُنج دیس ہے سُکھ نہ منج رات   نجانو کہ گمتا ہے شہ کس سنگات
جُکوہی نار اُس کن ہے اُس نار تھے   مُنجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے
ہوے جل کجل نین دیدار باج   یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہُوے   کہ ٹک چاندا انجھو سو تارے ہُوے
ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے   سُنا تھا اول سو انال آگ ہے
دو بادام تھے اُس چینچل نار کے   لگے دانے جھرنے سو انار کے
کہی شاہ کے تیئں سو دھن یاد کر   دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے   کہ تن منج گنے جیو تج پاس ہے
میرا حال کیا ہے سوا ای شاہ نیک   توں اس جیو میرے کوں ٹک پوچ دیک
چھُڑا منج بِرہے کے توں جنجال تھے   توں غافل نکو اچ میرے حال تھے
کیا ہے بِرہ زیاستی داد دے   پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج   عجب کام آکر پڑیا آج مُنج
رہی ہوں بھوت درتے تج آس کر   مُنجے گن توں ای شہ اپس داس کر
منج ایسیاں تجے لاک باندیاں اہیں   کہ تج[1] سات ملکر وو نانڈیاں اہیں
پریاں ہور حوراں رہے[2] تج سنگات   نیری نانڈنگ شہ اچھے دھات دھات
ہُوا کیا جو سیلیاں ہیں وو چھب ستی   محبت میں ہیں زیاست ہوں سب ستی
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے   کہی بات میں راست ہور راست ہے
نرا سا بِرہ منج سنتاتا اچھے   سو تپتی کوں پھر پھر تپاتا اچھے

(۱) کہ خدمت میں تجھ نیت آتیاں اہیں   (۲) اچھیں

خدا اس برہ کا کرے گھر خراب — کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب
جو سنپڑے برہ میرے داواں تلیں — رگڑ گر سٹوں دے(۱) دے پاواں تلیں
اگر وصل ٹک آکے سنبالتا — تو برہا منجے کیا سبب جالتا
بڑا بے کٹرا اس ہیں خو بائی نیں — منجے مارنے عار اِسے آئی نیں
گرب کی نہیں گل پڑیا مائی کا — نفا کیا ہے جگ ہیں برہ آئی کا
کہ ما اس کی نا جنتی باٹ کی(؟) — دکھوں چھاتی یو میری سب پھاٹ کی
میرے پاس میرا قطب شاہ نیں — میرے حال تے کوئی آگاہ نیں
کدھر دیکھوں شہ ہیں کدھر دیکھوں تج — نہیں منج توں دِستا جدھر دیکھوں تج
نہ وعدے کی منج آس نا دِرس ہے — ہر یک دیس تج باج سو برس ہے

رباعی خواندن مشتری

تج یاد بنا ہور منجے کام نہیں — نِس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
میں تو تجے منگتی ادکھ جیو وے — توں کیوں منجے منگتا(۲) سو کچ فام نہیں

نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ

عطارد دبیر ہو کے تقریر سوں — لکھیا نامہ مضمون گنبھیر سوں
سو بھیجیا اُنے کاغذ اس شاہ پاس — کہ بر آئی ہے تجہ اُمیّد و آس
اگر دھن اُپر ہے تیرا شاہ جی — تو واں کھان کھا ہور یاں پانی پی
کہ جیونا چ تج باج مشکل اسے — گذرنا ہے چکھ ہو کے ہر تل اسے
نکو بار لا بیگ توں بیگ آ — کہ وو نار ہوی ہے تیری مبتلا
ترے تائیں ہوی ہے یو بدنام یاں — کہ کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

(۱) دیدے (۲) اہی سو

ذکر لائی ہے دل ہیں تج دھیان دھر
قطب شاہ قطب شاہ قطب شاہ کر

ترے وصل کا ہیں جو دیتا نہ اٗس
تو یک تل ہیں مرتی سو دھن بھر اٗساس

میرے پاس احوال سب کئی اہے
اسی آس سوں چوپ کر رہئی اہے

یو دلسوز نامے کوں لکھتے براں
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھراں

نہ لِک سک قلم دُک تے گھٹتا اتھا
رُخ پر قلم کالی سٹتا اتھا

بھیں عشق بھید یا ہے اس ماہ ہیں
کہ سو سو خُسیر وا ہے اک آہ ہیں

نپٹ تجسوں لبدی اہے نار وو
تیرا دیکھنے منگتی دیدار وو

نہیں ایک تل تج بِن آرام اُسے
نہیں کام تج یاد بن کام اُسے

شہا توں سو دھن کوں تو منگتا ہے زیا ست
ولے وو تجے منگتی تج تے بی زیا ست

نہ ہوے کام اس کام پر ہوے بِن
کہ ما دو د دیتی نہیں روے بِن

توں اب ... مقصود ہوے بول تے
برگ بھل سٹے باو کے تول تے

برگ بار ہے ہور جھاں باد نِیش
ثُرت بھل لینے کا وہاں داد نیش

جو بھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو ہبیگی نکو کر ہر یک کام پر

ملے گی تجے وو چنچل سُندری
نظر آ کر اب شہ میری چاکری

دیوانی تیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی منج ٹھار ہے

کیا کام یو ہیں یہاں ہیں سنچر
میرے بخت اب شاہ تیری نظر

تجے بات یو شہ کھیا جاے نا
ولے باج کئے بھی رہیا جاے نا

کہے نو نہ ہونا سو ہوے کام سب
کہے تو چھُپیا بھید ہوے فام سب

بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب

پڑیا شاہ ناما ہو خوش چاوسوں
انکھیاں پر رکھیا لیکے بھو بھاوسوں

کھیا کام یکائیک یوں کیوں ہوا — جو اوّل انھا وو سو اب یوں ہوا
ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو — کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو
کیا شکر سجدے کوں کرتار کا — کہ توں دل بھلایا ہے اُس نار کا
جو لبدی ہے وو ناریوں منج اُپر — سو ہیش کیا سکوں گا تیرا شکر کر
جو ثابت قدم عاشق ہے نار کا — خوشی ہوئے غم اُس کوں سینسار کا
کہ جانباز عاشق جکوی پاک ہے — مُراد اُس کے پاواں تلیں خاک ہے
بخت بختور آج غالب ہوا — کہ مطلوب جو تھا سو طالب ہوا
کھیا شاہ اُس نار مہتاب کوں — کہ جانے کوں دے اب رضا منج کوں
رھیا تجسوں لئی دیس یک ٹھار مل — سو جیوں یار سینتی اچھے یار مل
جو اس نار کے تائیں آتا نہیں — تجے چھوڑ کر یاں تے جاتا نہیں
تیرا پیار منج پر اچھے ای پری — کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری
عجب تجنے دیکھیا ہوں خوبائی میں — نہ ہو سکسوں تیرا سو اُترائی میں
عطارد بُلایا منجے بیگ اتال — کہ ہینت دیکھتی تجسو دھن ہست چال
بشارت نوی آج پایا ہوں میں — اسی کام کوں یاں لگ آیا ہوں میں
رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے — کہ توں ہے پری ہے نِرا ڈر منجے
دکھن تے جو اس ٹھار انپڑیا ہوں میں — تیرے ہات میں آ کے سنپڑیا ہوں میں
کہی شہ نکو بول یو بات توں — پُچانیا ہے آخر منج اس دہات توں
ہنی بے ادب کر نکو جان منج — کہ ہیش داس تیری ہوں توں ہان منج
مری بات سچ جان شہ توں بتیاے — کہ خوباں تے ہرگز بُرائی نہ آئے
نہیں خوبی اُس جو بُرائی کرے — کُوا کھودے پر کاج اپے ڈب مرے
بھلے ہور بُرے میں فرق ہے شہا — بُرا خوب ہور خوب نا ہوے بُرا

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا — اصیلاں نتے ہر گز خطا نیں ہوتا
بُرائی کہ یا خوبی یو دوچ ہے — اصیل ہور کم ذات میں یوچ ہے
منا کرنے نیں تجکوں سکتی ہوں ہیٔ — جو رہیگا تو منّت سوں رکتی ہوں ہیٔ
اپی ہو تجے کیوں کہوں ہیں کہ جا — اگر جاے گا شہ تو تیرا رضا
کہے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور — جو ناجا سوں تو کام پڑتا ہے دور
منجے ایک تل اُس بن آرام نیٔ — رہنے کا یہاں اب میرا کام نیٔ
سلکھن سکی چنچلی ماہتاب — سو دی شاہ کوں یوں پھرا کر جواب
سنگات آتی انپڑاتی شہ تو چ گھر — جو اچتا نہ ماباپ کا منجکوں ڈر
تری باندی ہوں ہیں منجے نا بسار — توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار
کھیا شہ کہ ہیٔ لی گیا تو ج سنگ — تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ
کہی خوش ہو ہنس کر و ہنس مکھ پری — ترے ہات کی شاہ انگشتری
انگوٹھی نشاں اُس دِئے شاہ نے — رکھی جیو کہہ اُس کوں اُس ماہ نے
جو شہ کُو کہ دے توں بی کچ منج نشاں — کہ تج یاد کرتا اچھوں ای سُجاں
جتا خوش انتہا آشنائی تے ہیٔ — وتانا خوش ہوں اس جدائی تے ہیٔ
کہاں تے کہ یو آشنائی ہُوی — کہ اس دھات آخر جُدائی ہُوی
رکھیا نیٔ ہے کس یک جنس آسماں — کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں
مثل جگ میں مشہور یو جم اہے — کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اہے
بچھوہا اچھے جاں اچھے ہل دو یار — کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار
یکسکا یکسکوں جو لاگیا پران — تو اچھنا یکس کا یکس کن نشان
یکس کی نشانی کوں یک دیک کر — کرے یاد یکسکوں یک ای سندر
نشانی کی تو کوچ حاجت نہیں — ولے رسم ظاہر نہیں یوں کہیں

نہ بسرے کدھیں یار کے نیں وو یار
پرت کا روش تو اہے اس وضا
محبت اچھے جس کئے یادگار
تو دینی ہے یا نیں دیتی کیا رضا

جدائی از مہتاب

کہی شہ ہیرا جیو تیرا اہے
کہ جیوتے پیارا توں ہیرا اہے
سکی دی سکا آپنے ہات کا
کہ تاثیر تھا اس ہیں لی دھات کا
جو سنگار کھے وو اپس پاس جم
نہ دیکھے کدھیں دکھ درد ہور غم
سدا ملک ہور مال سوں شاد اچھے
دنیاں کے بلایاں تے آزاد اچھے
جو دیکھی کہ شہ ہے بتھر لشکری
ترنگ باد پا پیش کش کی پری
سورج جیوں جھمکتا اتھا سم اسے
کہ کرناں سے بالاں کے تھی دم اسے
ہر یک نعل اس کا سو جیوں پرس تھا
کہ آپی سلکھن ترنگ ہر س تھا
سو اس اسپ رہوال خوش چال کوں
ستارے پروئے تھے ہر بال کوں
شہنشاہ کا دل بہوت جمع تھا
کہ وے باٹ میں رات کوں شمع تھا
ترنگ خوب خوش شکل وو اصل ہے
کہ حیدر کے دلدل کیرا نسل ہے
قصا یوں ہوا جو رضا شاہ منگ
وو اس پری سوں رکئے چھوڑ سنگ

رباعی

دنیا کے سو لوگاں ہیں وفا دستا نیں
دھنڈ دیکھی جتا باج جفا دستا نیں
بے مہر بنی آدم ہے اس سوں سکی
دل باندنے ہیں کچ نفا دستا نیں

روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری

ہوے لوگ پھر مستعد ٹھار ٹھار — سو یک ٹھار مِل آے سب باند بھار
کہ شہ جاتے اس مہ کی یاری کے تئیں — تُرنگ بادپا لیای ساری کے تئیں
ہُوا اُس تُرنگ کے اُپر شہ سوار — کہ شہ پھول ہور خنگ بادِ بہار
دِسے شاہ یوں بادپا کے اُپر — مگر ہنس چڑیا ہے ہُما کے اُپر
چلے شہ بنگالے کدھن چاو سوں — سو خوشحال ہنستے بھو بھاو سوں
لئے خان مریخ کوں شہ سنگات — کہ عاشق اتھے وو دونو ایک دھات
دونو عشق کی باٹ جاتے اتھے — یکسکا سو وقت یک گماتے اتھے
جو اُس شہر کے شاہ نزدیک آے — خبر اُس عطارد کنے یوں بتاے
کہ آیا ہوں میں اپنے لوگاں سوں یاں — منجے توں کھیا تھا سو وو قول کاں
گیا سب فراق اب کہ آیا وصال — بُلا بیگ اِس دھن کوں توں منجہ اتال
جو شاطر شہ کا دیا یوں خبر — عطارد سراسر سُنیا کان دھر
گیا دوڑتا مشتری شاہ کن — کہ آیا ہے یاں اب قطب شاہ سجن
تیرا مقصد ای نار حاصل ہُوا — پیارا پیا تجسوں واصل ہُوا
کہ منت توں کرتی تھی جس کام کوں — ہُوا ہے وو سب کام اب جان توں
نکو بول رک منج اُپر ای سُندھر — کھیا ہوں تجے میں سبھیں کھول کر
کہی نار اُس کوں کہ شہ کاں اہے — نشانی منجے دے توں وو جاں اہے
کہ میں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی — اپی میں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

آوردنِ مشتری محمد قلی را بہ محل

سلکھن سُگھڑ چنچل او نار نار
سنواری محل آپنا ٹھار ٹھار

اتم ذات پدمن پریاں حور ساں
چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں

صُراحی پیالے دے ہاتاں میں مست
کھڑیاں کی کرن چاکری دھن دورست

سراسر گھر اپنا سکی سُندری
بھوت دھات دے زیب جنت کری

سنواری سو دھن پہنہ بھو دھات سوں
سو زربفت اطلس و کم خواب سوں

چڑاوا سُرگ پر کیا وو محل
کہ حوراں سوواں موہنیاں ہیں چنچل

سو کو بچیاں منے شہر کے دھن دو دھیر
بچھائی مشک زعفراں ہور عبیر

سنگاری نگر یوں سُندر گُن بھری
کہ اسمان تے خوب ہُوی دھرتری

چھجے ہور محل انگن ہور سب نگر
ہر یک ٹھار وو نار سنگار کر

سنگات اپنے اپنیاں لے محرم سکیاں
کہ دم نمنے نخیاں سو وو ہمدم سکیاں

سہلیاں سوں سہتی اتھی یوں سو دھن
کہ جیوں سرو اچھے ایک بیچ پھول بن

سکھیاں سب سو دھن ساتھ ہمدست تھیاں
یکن نے سو یک اُس وقت مست نخیاں

منگائی تُرنگ ناؤں شبرنگ اُس
کہ بھایا اتھا اُس کے تیئں سنگ اُس

تُرنگ تیز شبرنگ کوں لئی چادھے
کہ ماں آگ ہور باپ سو باو ہے

ہُوی سار شبرنگ تُرنگ پر وو نار
دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انار (۱)

پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھیا مگر کاگ پر

سو شبرنگ تُرنگ پر اچھے نار جیوں
کہ مشعل دیے رات اندھاری ہیں جیوں

قطب سوں ملن مشتری دھن چلی
عطارد چتارے کوں سنگات لی

پیناشہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی
کہ خوشیاں سوں آپس ہیں ماتی نہ تھی

(۱) انگار

جو شہ کوں خبر ہوی کہ آتی ہے دھن
سالکھن سکھی چھند بھری من ہرن

ایدر تے شہنشہ اودھر تے دو نار
دونو سعد وقت آملے ایک ٹھار

گلے لاے شہ یوں سو دھن کوں چکل
کہ کھاٹیا برہ جل ہو جگ پنت نکل

محمد قطب شاہ ہور دو سندر
ہوے خوش ایکسکوں یک دیکھ کر

سجن کے اُپر ایک من سوں دو نار
لعل ہیرے مانک موتی نثار

جو شہ پر رتن دھن لگی وارنے
سو قدسیاں لگے بہشت سنگارنے

ملا ہات ییں ہات دھن گن گنبھیر
چلی شاہ کوں لیکر اپنے مندھیر

نول شاہ کوں اپنے گھر ہیں جو لیای
تماشا محل کا چنچل سب دکھای

غزل

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہو
برہ مُنج دل ہیں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو

برہ کی آگ نے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہوے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو

سکی مکھ شہ سمد میانے جو منکے ہیں تری تھے
الک گل ہات ہیں لیکر پر تاتل اس میں چارا ہو

انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسیٰ اثر شہ کا وہاں اچنا ہمارا ہو

سورج خوش رنگ سیں بی ہے کرن جیوں ہو قلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چنارا ہو

بھنواں دو جیوں رحال ہور انک کی کنڈلاں جزماں

تلک آبت ہے تل مطلق دسے جیدّ پیارا ہو

ستارا بخت کا میرا سورج کے برُج میں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شہ چاند سارا ہو

ملاقات عاشق و معشوق

چنچل قطب شہ ہور اچپل سُندھر — دونو بیٹھے مل کر سو یک تخت پر
رُکن چار پارے ہیں تخت آسمان — کہ چند مشتری ہے قطب شہ سو بھان
یکسکا لگے پوچھنے ایک حال — یکسکوں دیے یک جواب ہور سوال
سو باتاں اول کیاں سبھیں بول کر — کہے حال اپنا دونو کھول کر
پرت کاج کی کارسازی کیے — اپس میں اپے ہات بازی کیے
صُراحی نقل ہور پیالا منگائی — اپی ساقی ہو شہ کوں دھن مَی پلائی
شراب اُس بھوت تند ہور تیز تھا — عجب آب وو آتش آمیز تھا
فرشتا اگر آرے آکاس تے — پڑے بھیں اُپر مست ہو باس تے
جو یک بُند پیوے کوئی تو سینے کوں لگ — اُٹھے آگ تلویاں تے تا رخ تلگ
جو شہ تائیں دھن لائی مد لال کر — کہ پانی کری آگ کوں گال کر
جو قطرا سٹے آگ میں ایک کوے — تو ہر پانوں لگ آگ جل راک ہوئے
خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ — کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ
کہ میخوار پُختا ہے شہ خام نیں — ہدا ایسا پینے دُسرے کا کام نیں
صفت یو جو شہ بے خبر نیں ہوتا — جِتا پینے بی کچ اثر نیں ہوتا
دُرست اچ ہر یک بات گفتار میں — خطا کھائے ناکارہ ہور بار میں
پیاری دو ہو ایک یوں پیو سوں — کہ جیوں دود ملکر اچھے گھیو سوں

بیک آروس ہور ایک سو شو اچھے
کہ دھن شیریں ہور شاہ خسرو اچھے

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے
کہ یوسف سوں مِل جیوں زلیخا اچھے

دِسیں یوں ادھر نِچ دسن جھمکنے
کہ گوہر ہے سُنّے کے حُقّے منے

سو دھن کے دسن سِم جو ہونے کوں آئے
خجل ہو رتن پانی موں کا گنوائے

انچل سیام تل یوں جھمکتے گہر
کہ شبرات ہے آج دھن کے اُپر

دسیں تن رتن دھن کے مکھ نور انگے
کہ روشن رکیئے ہیں دیوے سُو رانگے

سو دھن کے دو کُچ پر گہر چھائے ہیں
کہ پہراں پہ تارے اپر آئے ہیں

سو دھن ناک بل یوں ہے مُنگڑے کے سنگ
کہ پکڑیا ہے موں ہیں بِچّو کوں بھونگ

سو مُنگڑے پہ یاقوت جاگ دیک کے
کہ عقرب کیرے بُرج مریخ ہے

دسیں مانگ موتیاں کی نِچ ہیر میں
کہ دِستے ہیں تارے مگر نیر میں

چنچل نین یو دھن کے نیں ٹھارتے
کہ شاطیر شہ کے تلنگ مارتے

ستارے مہندی کے ہاتاں منے
کہ گُل لال رہے جھڑ کے پاتاں منے

بِتا کچھ دھن شنک دھرتی سُندر
کہ باتاں نکلتیاں ہیں ٹکڑے ہو کر

بکھر رہے ہیں کُنتل پشانی اُپر
کہ بادل پڑے ٹوٹ پانی اُپر

دِسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں
کہ سینپیاں اہیں جا نو شنگرف کیاں

الک بل دھن گال مقبول سوں
کہ یا ناگ لُبدیا اہے پھول سوں

دھڑی سوں دسیں یوں دسن بات ہیں
کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات ہیں

سمد تے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں
کنول مُکھ کی گردن سو ونڈل ہے جیوں

انکھیاں پر بھنواں چھند سوں چھائے ہیں
کہ ترکاں سراں پر طرے لائے ہیں

اِدھر ہار پھل پھانک کی بھار وو
کہ نازک بھلی تھی اہے نار وو

انگوٹھی ہیں ماوے کمر نار کی
نہیں کیش دِسے جگ ہیں اس سار کی

کہ جس کا جو رومالی نانوں ہے
سو دھن سر کی چوٹی کی وو چھانوں ہے

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھپ سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثلث کا

جواہر جو پینے تھی دھن تن منے
جو عکس اُس ستارے ہوئے گھن منے

محبت سوں شہ مست ہو دیدار کے
اَدھر چنکتے(۱) تھے تلتل اُس نار کے

سنپٹر کر سکی شاہ کی بات میں
انبر(۲) دیتی تھی جو بناں ہات میں

نھواں لاتے تھے شہ اُسے ٹھار ٹھار
اُچھل پڑتی تھی ہنس وو ہنسمکھ نار

کدھیں گرڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گرڑ لیوے شاہ کوں

مٹھائی سوں لب چار یوں مل اٹھے
کہ ہرگز یکا ئیک چھٹتے نہ تھے

سو شہ دھن تے خوشحال اُس وقت تھے
کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے

اپس میں اپے بوسہ کاری کئے
دونوں سوں سپت گھال یاری کئے

کہ دو میں تے تیسرے کو نا ٹھار ہوئے
جو تیسرا اوہاں جاے تو خوار ہوئے

عجب کچھ خوشی ہور انند حظ ہے واں
سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں

ہوئے شاہ جب مست اپی ہور دھن
گئے من اسے کوچ کا کچھ کرن

دونوں سر خوش ہو کر ہوئے بے خبر
اُنو کی خبر اِس وضا سوں کر

عطارد منا آ کیا شاہ کوں
بھوت دھات سوں پند دیا شاہ کوں

کہ شہ عشق بازی توں کر اس صول
کہ تجھ تے خدا خوش اچھے ہور رسول

تیرا مال ہے توں اُتا ول نہ کر
چھڈے(۳) انے کوں اپسے باول نہ کر

لیجا اُس کوں پھسلا کے توں اپنے گھر
بُلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر

جو ٹک خوش لگے گا تیرا گھر اسے
پچھیں کیا توں منگتا ہے سو کر اُسے

کہے شہ عطارد کوں شاباش تج
کہ اس مستی میں توں دیا پند(۴) منج

جو سمجھا کے شہ کوں کہیا دھات دھات
سُنیا شاہ آخر عطارد کی بات

---

(۱) چپتے (۲) انپٹر (۳) چھٹیں (۴) یاد

غزل

تج مکھ کے درس کا یو سورج سو درسنی ہے
تج نور جھمکنے تے سب جگ میں روشنی ہے

زرتار تار کے رچ پر گال پر سہلاتے
یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے

دل عاشقاں کے تل تل کی بعرزتی نیں
کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری نھتی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر
غمزا سو نین تیرا سو کا سو تس انی ہے

برہے کے دکھ کٹک میں یوں نبرٹ کر رہیا ہش
تو اپنے عاشقاں میں سو دھن منجے گنی ہے

گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی

شہنشہ کوں بولیا دو مریخ خان
کہ توں جیو جب لگ ہے چند چرخ بھان

ترا یار پرسن ہوا شاہ تجھ
کہ توں سور ہے ہور ملیا ماہ تجھ

سدا اہل اچھ اس دھن سوں دنرات توں
سدا عیش کر شاہ اس دھات توں

تجے سنگ آنند دایم اچھو
تیرا راج دنیا میں قایم اچھو

ولے کچھ میرے حال پر رحم کر
کہ تیرا ہوں میں توں نکو منج بسر

غلام ہو کے اچھتا ہوں میں تیرے پاس
رکیا ہوں بھوت تیری اُمید آس

جو لیایا ہے سات اپنے اس ٹھار منجھ
کرم کر ملا توں میرا یار منجھ

دو بچھڑے جو یاراں ملے ایک ٹھار
ملانہار کوں شہ ثواب ہے اپار

رباعی

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اچھے ناچار منجے

طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبر یا نیش
اب کو ملے گا کوُ میرا یار منجے

پڑیا یو رباعی بھوت سوز سوں | کھیا رو سو شمع دل افروز سوں
کہ شاہاں ہیں سب توں شہنشاہ ہے | میرے حال تے شہ توں آگاہ ہے
بھلالی نپٹ عشق کی بات سوں | لگیا منتاں کرنے بھو دھات سوں
کہے شہ کہ نزدیک ہے کام اتال | کہ تجسوں ملے دھن چندر جگ اجال
منجے ہے تیرا حال معلوم سب | جو منت کرے توں تو نیں کچھ عجب
کہ جگ میں چلی ہے یو بات ہر کہیں | غرض وند کوں عقل اچھتی نہیں
اتاول توں کرتا اہے کیا سبب | صبوری ستی کام ہوتا ہے سب
ہریک رنج پچھیں راحت ہے سچ توں جان | ہریک دکھ پچھیں سکھ ہے مریخ خان
چمن میانے آکر چنیا پھول رکن | سو کانٹے کیرا زخم ٹک کھائے بن
بہار آخر ہے ہور اول سو دی | جو غم دیکھے شادی اس البتہ ہی
صبوری تے خوبی ہے آخر نہ ڈر | کہ لوگاں کہتے ہیں صبوری سفر

گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری

قطب مشتری کوں کھیا سر بسر | سو مریخ کا حال سب کھول کر
میں عاشق ہوں جیوں تجھ نادان کا | اہے یتوں یو عاشق زہری بھان کا
توں زہرا سوں کر راجوٹ میل کر | مراد اس بچارے کی حاصل کر
کہ عشاق کا قدر جانے ہے توں | درد عشق کا سب پچھانے ہے توں
سلکھن سپوت ہے اسد خان کا | یو مریخ گنونت بھومان کا
جو زہرا کوں عاشق ہو آتا اتھا | سو لئی کوچ دنبال لیاتا اتھا
قضا آنگا کر اسے لچ کیا | یو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا
پڑیا تھا پرت پنت کے گھات میں | رہیا تھا سنپڑ ڈبو کے ہات میں

اسے باٹ ہیں آتے پایا ہوں ہیں
وہاں تے چھڑایاں کوں لایا ہوں ہیں

مرے سات یک دل سوں آیا ہے یو
بھوت آس امید لایا ہے یو

کہی شاہ کوں ماہ سی دو سُندر
کہ یو کام ہے سہل کچھ غم نہ کر

جو اوّل تے معلوم اچنا یو کام
تو اب لگ یو سب کام ہوتا تمام

بہتی ہیری ہمّت کی کرتا ہے توں
بدی دیتی ہوں بھیاو کر دونو کوں

جکچھ توں کہے گا سو کہہ مُنج کنے
کہ حاجت نہیں کچھ اسے پوچھنے

اچھے حکم اس کا ہیرے ہات ہیں
کہ چلتی ہے زہرا ہیری بات ہیں

یو کام اس سبب شاہ کرتی جو ہوں
کہ منگتا ہے مریخ کوں بھوت توں

مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

شہنشہ کہے ای سُلکھن سُندھر
چل آجایں رل کر دکھن کے ادھر

دکھن سا نہیں ٹھار سینسار میں
پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں

دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ
انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ

دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے
کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے

دکھن کوں جو دیکھے گی ای نار توں
نہ کرسی کدھیں یاد بنگالے کوں

دکھن ملک بھوتیچ خاصا اہے
تلنگانہ اس کا خلاصا اہے

کتا ہوں ہور یک بات بھی ہیں تجے
کہ واجب اہے بولنا وو منجے

نکو جان اسکوں ہنسا کھیل توں
مری بات سُن دھن نکو ٹھیل توں

کہ مریخ کوں اب بڑائی دیویں
سو اس شہر کی پادشاہی دیویں

پچھیں بھیاو زہرا سوں اس کا کریں
دونوں کوں ملایاں انند سوں بھریں

کہ مریخ ہمنا تے خوشحال اچھے
نہ یوں نیوں کہ دل جاں بی خوشحال اچھے

اگر آنے منگتی ہے توں میرے سات — تو یو شہر سٹ ہور سن میری بات
یو کیا ہے مُلک جو تجے بھاوتا — یو کیا ہے جو خاطر تیری آوتا
(۱) تجے ہیش وہاں دیوں گا ہاں ای نار — سو اس (۲) دہات کے شہر ہزاراں ہزار
دکھن مُلک وو کچھ (۳) عجب ٹھانوں ہے — دکھن میں سو ایسا ہر یک گانوں ہے
کہی شاہ خوبی تُماری خوشی — تُماری خوشی سو ہماری خوشی
توں مُنج سات اس دہات چالے نگر — مُلک واروں لک تیری یک بات پر
کِتا مال ہور مُلک دِکھلاے گا — مُلک مال تے کیا منجے آے گا
غرض ہے میرا تجسوں ای شہ فہیم — نگر ایسی باتاں سوں توں دل دونیم
تُہیں منج مُلک ہور تُہیں مال ہے — تُہیں مُنج لالن تُہیں لال ہے
شہاں طبع نازوک دھرتے اہیں — کہ معشوق پر ناز کرتے اہیں
ہیش رضی ہوں اس کام کوں جیو سوں — جُگچ کرتے منگتیا سو کر شاہ توں
کہ فاضل تجہ ایسا کہیں کوئی نیں — تری بات تے نیں ہوں خبر بزیں

دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

خبر لے انبر پر کے اختر ستی — گھڑی سعد شہ دیک جہتر ستی
خدا کے کنے تے مدد منگ لئے — وزیراں کوں سب واں کے حاضر کئے
سو مریخ خاں کوں بُلا بھیج کر — دِیے شاہی بسلا اسے تخت پر
بھِتر بھار حشم لوگ راضی ہو آے — دُرا ہی بنگالے میں اس کی پھرائے
پڑیا پانو وو شاہ کے آے کر — ہنسے خوش ہوا اس کوں گلے لاے کر
شہانی کئے یو بڑا کام شاہ — دِئے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
بنگالا سو رہنے اُسے گھر ہوا — مُلک سب مقرر اُسی پر ہوا

---

(۱) جگہہ توں منگے واں سو دیونگا اے نار (۲) دہات شہراں (۳) خوب ہے

بزاں زہرہ کے تائیں لک چاؤ کر — دِئے شاہ مریخ سوں بھیاؤ کر
ہُوا زہرہ کوں دیک مریخ شاد — خدا نے دیا اس کوں اُس کا مُراد
سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا — صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

قطب شاہ ہور مشتری شاہ بِل — دکھن کوں سو جاتے ہُوے ایک دل
منگے اُن دو نو ان دو نو کن وِدا — کیئے اُن دو نو اُن دو نو کوں دُعا
کہ مریخ زہرا جو انپڑا نے آئے — منا شہ کیئے ہور اُنوں کوں منائے
تمیں دو نوں یاں راج کرتے اچھو — ہمیں جاتے ہیں مہر دھرتے اچھو
کہ مشتاق ہو کر اچھیں گے ہمیں — خبر بھیجتے جاؤ اپنی تُمیں
جکچ کام مقصود اچھے ہور بات — سو لکھ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات
کہے تج کیئے اب جو آدھار ہمیں — ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہمیں
رضا دے کہ تج سات ہمیں آینگے — بڑا مرتبا اِس تے بھی پاینگے
صبالہ اوٹ شہ دیکھنا تجھ مُکھ — نہیں کوچ ہمنا بھی اس تے بی سُکھ
دینا ہور دولت یو کیا کام آئے — جو صاحب تج ایسا ہمن چھوڑ جائے
کھڑے رہی وو سب مِلکے یک ٹھار پر — اپس میں اپے بات گفتار کر
دِلاسا انو دونو کوں لئی دِبیئے — سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کیئے
دِئے خیمے(۱) صحرا میں شہ کوچ کر — کہ پہاڑاں اچھیں تھیر جیوں دہر پر
زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دِئے — کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دِئے
وہاں تے سو جیوں ہور دل شاد کر — چلے بست ہور بھاو سب(۲) لاد کر
ٹھنڈی ٹھار شہ دیک اُترتے اچھے — انند عیش اس دھن سوں کرتے اچھے

لہ (ن) صبا اوٹھ شہ کا جو آدیکھیں مُکھ

(۱) ڈیرے (۲) سوال

یکسکوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ — دونو عیش کرتے اتھے باٹ باٹ
رلیاں سوں دونو مِل کے رلتے تھے وو — اسی دھات سب باٹ چلتے تھے وو
برہ کا گرہ سب گنوا وصل پاے — دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آے
جو ویسے میں ماباپ پائے خبر — کہ آتا ہے فرزند دلبند ادھر
بھوت دن پچھیں خوش ہو کر آج کوں — اگے ہو کے لیانے چلے راج کوں
کہ شہ بھی سلامت تے پھر آے ہیں — سنگات اپنے اُس نار کوں لاے ہیں
جو شہ دُور تے دیکھے ماباپ کوں — نزیک آے مِل مشتری نار سوں
پڑے پانوں ماباپ کے شہ نول(۱) — کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل
وو ماباپ کوں شہ گلے لا لیئے — جو نرجیو ہوے تھے سو پھر جیو دیے
کھلے پھول امید ہور آس کے — پڑی پانو بھو سسرے ہور ساس کے
مِلے آج یک ٹھار بچھڑے سگے — اپس میں اپے پانو پڑنے لگے
گھر وارے چوندھیر تے شہ اُپر — کہ موتیاں کیرا مھوں پڑیا دھرت پر
تماشا دیکھن آے چوپھیر سب — غنی ہو رھیا آج کوں شہر سب
کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک — سُنا گو دبھر بھر لیا دان جگ
بکھیرے گئی(۲) آج چوندھیرہ گھُر — کہ نکلے رتن بھُیں میں گے پھوٹ کر
دیئے دان یوں جاگ کوں شہ سیم زر — کہ رکھنے کوں کیں ٹھار نیں دھرت پر
ہیتے کچھ گھُر شاہ بخشش کرے — کہ با(۳) دل اچالے سمد ست بھرے
تیرا دان مشہور ہوا شہ پیتا — کہ پرو(۴) استیا سمد سا سانت کا
نہ دیکھا گنے دان اِس دھات کا — کہ جھڑ لای سُنّے کی برسانت کا
دو ماباپ دونو پکڑ بر منے — لیکر آئے اس شاہ کوں گھر منے
نگر میں جو آیا قطب شہ نول — لگے بجنے چوندھیر خوشیاں کے طبل

(۱) اول (۲) سوہوں (۳) نیں کہ ٹھار خشکی سمد جا بھرے (۴) کہ آدے قلم میں نہ کہنے کتا

شہر میں سو عید آج لوگاں کیٔے — گھرے گھر انند کاج لوگاں کیٔے
لگے حال احوال سب پوچھنے — جو شہ دیکھے تھے سو کہے اُن کنے
سو ماباپ شہ دھن ہو کر ایکدل — یو چارو رہے سُکھ سوں یک ٹھار مِل

دادنِ ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ

براہیم قطب شاہ پر(۱) دکھ بھنجن — کہ لیایا جنے ضبط میں سب دکھن
کِیا شاہ وو پادشاہی عجب — مسلماں ہُوا یو تلنگانہ سب
سخاوت میں دھن دان حاتم سُجان — عدل میں سو ہے جیونکہ نوشیروان
مُربا پان ماوے رُمال ہور چھتر — تخت تاج سب ساج مستعبد کر
تخت جیو گگن گُن سوں سنپور ہے — کہ جھلماں(۲) سو کرتا چھتر سور ہے
دیکھیا فال مصحف کی آیات میں — بِٹھایا سِکا شاہ کے ہات میں
سنواریا بھوت چھب سوں شہ سب شہر — نجومیاں کوں ساعت سعد پوچھ کر
دِیا شاہی اپنی قطب شاہ کوں — کہ ڈوسا(۳) ہُوا ہیں کر اب راج توں
قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوی — کہ باپ ہور بیٹے میں نیں کچھ دوی
کِتے پادشاہی کیا نیت ہے یوں — کہ کرتا اچھے اب قطب شاہ جیوں
بسیا شہ کے انصاف تے یوں دکھن — کہ بستا ہے پانی تے جیوں پھول بن
سو یوں عدل اب شاہ کرتا اچھے — کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اچھے
جو شاہاں اپس کوں کھولتے اہیں — کھڑے کھان سب ڈرتے کھاتے اہیں
شہی جیوں کیٔے شاہِ عالی جناب — نہ دارا کیا وو نہ افراسیاب
جو اچھتے تو اچھتے تیرے دار جم — سکندر فریدون ضحاک جم

(۱) دشمن (۲) جھلم باجا ہر چھتر پر سور ہے (۳) بوڑھا

شہنشاہ غازی قطب شاہ توں — شہاں سب ستارے کہ ہے ماہ توں

عجب تابش ہے تج مکھ نور کوں — کہ طاقت نہیں دیکھنے سور کوں

کھرک بیچ تجھ میان ماوے سحاب — تُرنگ آسمان ہور نیزا شہاب

بُجھے آگ جلتی ترے ہاک تے — جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے

ترا عدل ایسا ہے ای جگ ادھار — کہ آگ ہور پانی اچھے ایک ٹھار

ترا عدل انصاف ہے جگ اُپر — اگن نپیر نت مِل رہے مد بھنر

محمد قطب شاہ تج نانوں ہے — ہُما سو ترے پانوں کا چھانو ہے

توں دانی توں گیانی توں داتار ہے — توں فاضل توں کامل توں اوتار ہے

توں[سلے] ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے — دریا لیائے کف موں اُپر شرم تے

توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اُپر — کہ غالب ہے جیوں آگ آتش اُپر

توں جیوں نوح پاتال جل کھار ہے — دھرت جہاز انبر سو اوزار[۱] ہے

پون ڈول[۲] اہو لک ہے لک ساز کا — بھون[۳] لنگر اس بے بدل جہاز کا

جو جھکائے شہ[۴] توں گُہر تاج تے — عجب کیا جو سمدر سُکے لاج تے

کہے ہُدہُداں جا سلیمان کوں — کہ شہ دار آوے منگن دان کوں

کہ شہ دار تے گر جکچھ دان پائے — جنم پیٹ اپنے حشم سات کھائے

درم سور کھوٹا چلے نا کہیں — کہ سِکّا قطب شاہ کا اُس نہیں

چِتر شاہ گنونت گیانی ہے توں — کہ حکمت ہیں لقمانِ ثانی ہے توں

انگوٹھی سلیماں کی تجھ ہات ہیں — کہ تاثیر عیسیٰ کی تجھ بات ہیں

ہر یک علم ہیں شہ توں ماہر ہے سب — چھپیا راز تج آنگے ظاہر ہے سب

سلے (ن) تج ایسا سخی کون ہے دھرم تے۔

(۱) اوار (۲) ڈول (۳) اپیں (۴) اچک

برُدن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

رتن لا سنوارے مُکلّل محل ۔۔۔ سو مریخ یاقوت نیلم زُحل
انگن آسماں ہور بادل سو فرش ۔۔۔ کہ منڈوا سو کُرسی چھجا جیوں ہے عرش
مُرصّع جڑیا تخت واں لیاے کر ۔۔۔ سو اُس تخت پر شہ کوں بِسلاے کر
مِلے دوستاں آج چوندھیر تے ۔۔۔ انند عیش کرتے ہیں بھی سیر تھے
سو جُلوا لگے دینے سب شاہ کوں ۔۔۔ سُلکھن سکی مشتری ماہ سوں
زر بینا کیئے سور کا قُرص توڑ ۔۔۔ پنائے رتن گھنگے(۱) طبلے کوں پھوڑ
مشاطہ ہو حور آئے جنّت تے بھل(۲) ۔۔۔ کہ پردا ہے اسمان تارے سو پھل(۳)
سو اسمان کیں(۴) در سوں یوں جگمگے ۔۔۔ کہ پھولاں کے منڈویاں کوں تارے لگے
مِلے قطب ہور مشتری ایک ٹھار ۔۔۔ ہُوا آج جگ ہیں انند بے شمار
سو جبر پِل قاضی ہو واں آے کر ۔۔۔ فرشتیاں کوں مہمان سب لیاے کر
بندیا مِہر اُس نار نادان کا ۔۔۔ سو حاصل زمین ہور اسمان کا
زمیں تھی سو ہُوی آج جیوں آسماں ۔۔۔ کہ ہے قطب ہور مشتری کا قِراں
اپس دل کوں سب دوست شادی دیئے ۔۔۔ سو شہ کوں مبارک بادی دیئے
سو شر شور غُل غال ہُوا سب تمام ۔۔۔ کہ جلوے کیرا کام ہُوا اب تمام
گئے شاہ عار دس خلوت منے ۔۔۔ لگے دونو عیش ہور عشرت منے
سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے ۔۔۔ یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے
گھنگٹ کھول بوسے لئے ذوق سوں ۔۔۔ سو چولی کے بند توڑ سب(۵) شوق سوں
کدھیں ہات موں پر دھرے لاج تے ۔۔۔ کدھیں کی نکر سوں عشق آج تے
کدھیں کی نکو آج چھوڑو صبا ۔۔۔ کدھیں کی کہ یو کیا تُمارا وضا

---

(۱) گھن کے (۲) کھول (۳) پھول (۴) گر (۵) سنے

لذت ایسے کاماں کی وو پائی نیئں / کدھیں ایسے داواں ہیں وو آئی نیئں
وو اس کام کوں بھوت پچھواتی تھی / سہیلیاں منے کھاٹ کر جاتی تھی
جو رہتی لذت پچھ سکی پاے گی / نوشہ کوں اُنے کھینچ کر لیاے گی
پھراتے اتھے ہات شہ ٹھار ٹھار / کہ تھی شوخ چنچل اُتم ذات نار
پیتا تن انھا پاک صاف ہور ہنوار / کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار
کہ قرمیزی ریشم تے انگ نرم تھا / وخت بے شرم خیال سو گرم تھا
کدھیں کڑ(۱) دیوے گود میں بیس کر / کدھیں لیٹ جاوے ستم بٹیں(۲) کر
کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے / کدھیں شہ کو سنمیں پکڑ لیں اپے
کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا / کدھیں گی اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا
کدھیں گی کہ سردی تے تن سرد ہے / کدھیں لیوے بھانا کہ سر درد ہے
کدھیں دل کے رازاں کہے کھول کر / کدھیں کیش کے قصے اٹھے بول کر
کدھیں شہ کوں ٹک لاوے باتاں منے / کدھیں ہات دے شہ کے ہاتاں منے
کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوستی / ہوی بے ادب شاہ کے بھوستی
غصا نار کا یوں ہے اس نار میں / کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں
لگی شہ کوں تل تل تپانے سکی / کہ نیئں دیتی ٹک ہات لانے سکی
کہ اس کام کوں بھوت پچھواے ہے / سہیلیاں منے کھاٹ کر آے ہے
(۳)سکی کوں بھوت چھند سوں سنپڑاے کر / دوراناں کی بندشش منے اُس جکڑ
جو شہ کھلی دنبے قفل لے تلاز / کھلے دھن کے طبلے سو لعل آے بھار
سنگھڑ شہ سوں سنگرام دھن کی اہے / کہ یاقوت داون ہیں بھرلی اہے
شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی / ہرانا جو تھا سو ہوا پائیںتھی
سہاتے تھے شہ دھن سوں اس وقت یوں / کہ ہرنی کوں لے بیٹھتا باگ جیوں

---

(۱) گڑ (۲) پیس (۳) سودھن

چلیا تنگ کو پنچے ہیں شہ کا ترنگ
ہُوا سُست آخر کہ تھا ٹھار تنگ

لگی ٹھینس(۱) اُس ہور ہُوا لنگ پاے
گیا تنگ کوچے منے آے جاے

کھلیا پھول تن(۲) کا مدن باوتے
کہ خوش ہے وو سنبھوک کی چاوتے

چنچل چلبُلا جو اُٹھی شور کر
ہرانا چلیا پا ئینتی کے ادھر

پرت(۳) کا جھٹنت شہ جھٹے اس سوں جب
بچھانا ہُوا گھانگرا کھول سب

کیئے رات بھو دھات دھن(۴) سات یکنگ
بجر کے وو پائے بجر کا پلنگ

سو دھن کوں ہلا کر پرم مد پلاے
بھوت دھات سمجا اسے ہات لاے

رہی دوستن(۵) یوں وو اس دوست سوں
کہ جیوں مغز مِلکر اچھے پوست سوں

سُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

دعا خواستن محمد قلی قطب شاہ

الٰہی مُنجے دے ترا دھیان توں
سو دولت حیات ہور ایمان توں

الٰہی گُنہ تے جھٹک بار(۶) دے
ترا دھار ہوں مُنج آدھار دے

الٰہی توں حس دے ہریک کام میں
میرا ناؤں کر خاص ہور عام میں

الٰہی توں خوشحال رکھ مُنج جسم
دفع کر بلا دُکھ درد ہور غم

الٰہی توں دشمن کوں تلپٹ کر
بُریاں کوں دُنیا میں تے سب چٹ کر

الٰہی توں دایم مُنجے شاد رکھ
بلایاں کے بنداں تے آزاد رکھ

الٰہی مرا مرتبا کر بُلند
سدا دے مُنجے عیش عشرت انند

الٰہی مدد گار توں ہے مُنجے
مدد گار ہر ٹھار توں ہے مُنجے

الٰہی قطب شہ تیرا داس ہے
قطب شاہ بندے کوں تج آس ہے

---

(۱) ٹھینچ (۲) دھن (۳) پرت کا جھٹن (۴) سوں (۵) دوستی (۶) بار

خاتمہ

قطب مشتری یوں جو بولیا کتاب — سو ہوی جگ میں روشن کہ جیوں آفتاب

اول ہور آخر کے کاماں پچھان — دُنیا میں رکھیا ہوں میں اپنا نشان

نشانی رکھے باج چارا نہیں — کہ دایم کوئی رہنہارا نہیں

سُنار ہو کے سُننے کے لفظاں گھڑیا — تِن معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا

کتا ہوں کہ یو کھول مقصود سب — پتا یوں مشقت کیا اس سبب

کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب — سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب

جِنے شعر بولیا اُسے کیا ہے غم — کہ جیتا اچھے ناؤں اس جگ میں جم

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے

١٠١٨

ضمیمہ مثنوی قطب مشتری

رستن شاہزادہ از تہلکۂ دریا

خدا کے کرم سوں جو نکلیا بہار / خزاں تھے النگ جوں کہ چکلیا پہاڑ
... کوں چھوپ اگل ہوا ... / سو راحت سوں غم سب مبدّل ہوا
جو دیکھیا کہ یک جھاڑ ہی خوش ہوا / نہ دیکھا سو میوا دِسیا واں نوا
... ... / ... ...
... تختے پہ بھوکوں سوں کھانے تپے / ولی اشتہا سانتھ کھایا اپے
کیا جوع کی ... ... / ... سب جفایاں فراموش تو
بھوتیک دن جو گذرے تھی جاں کندمے / سو اس جھاڑ تل جا منا نند مے
... ... وہاں سوے کر / آسودہ دکھیا ہشیار ہوے کر
جہاز یک آتا ہی کڑکیاں کوں لگ / رہیا منتظر خش ہو آئے تلگ
لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام / کیا شاہزادہ انگے ہو سلام
انھا یک بڈا ان منے کی سنیں / جواب اُن دیا پھر علیکی ستیں
مہربان ہو پیر پوچھا حوال / توں کون ہی تیرا کیوں گذرنا ہی حال
تجے کھانا پانی ملتا ہی کیوں / بکیلا گُمے کیوں توں کہ ہی سونہوں
کھیا حال میرا اگر تم سنے / اسی تل ہیں مردود گر مج گنے
یہ واخا نہ سو سیا ہی گئیں انس وِ جن / مشقت سوں دریا میں ... آٹھ دن
مرا باپ تاجر انھا محتشم / ندیکھیا اچھے کوی دنیا میں کم
کہ مال ہور متاع اس کوں بے حد اتھا / سو گر لکھ تو زربفت کا ... اتھا

جواہر خزینے میں فاضل اچھے
... ... اچھے

جو کشتی ہیں آتے تھے کسی لوک...
نہ فہمے تھے یو زیاں ... ...

یکایک قضا آسمانی ہوا
بلا ییک کشتی طوفانی ہوا

کہ پھُٹ جہاز سب لوک واں ڈپ کے گئے
یکیلے ہمی ییک تختے پہ رہے

سو ماں باپ ہور مال سب جائے کو
رھیا ہیں دگدسوں یہ دکھ پائے کو

الم بھوت کھینچا دریا میں یو تن
گیا غم نکل گڑ جو دیکھیا تمن

کھیا حال اپنا جو اس پیر سوں
سنیا پیر حیراں ہو دلگیر سوں

کھیا تج یکیلا یاں کر گمے
اگر تو رہے تو رکھیں گے ہمے

کھیا عجز سوں پھر وو قدماں کو چُم
کرو مُج سرافراز ماباپ ہو تم

... وہ پیر اُس جان کو دک دکھیا
شفقت سوں خدمت میں اپنے رکھیا

... ... سوں اس کے پکڑیا چرن
لگیا خُش ہو دن رات خدمت کرن

... ... مل اتھا
ہریک بات میں بھوت کامل اتھا

... ... دھر کوں
چلیا پیرواں تھے اپس شہر کوں

... ...
کہ اُس شہر آنگیں اتھا رود نیل

... ... جا
ادب سوں تھا خدمت میں ہریک جا

انگوٹھی تھی یک شاہزادے کنے
کیا فکر یو کیا سبب مج کنے

رلجا نو سو بیچیا انگوٹھی کے تئیں
خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں

وو اس وھات سوں خوش دھرکے چاکری
اپس کا اپے کھا کرے چاکری

کدھیں خوب میوا جو پاتا اچھے
کہ عامل کے تئیں بلکہ لیاتا اچھے

تھا اس وھات دو سال ہو کر بندا
کہ عامل تھا اس باب تھیں شرمندا

کچ یو مرد ہمارا نو کھاتا نہیں
یو اُپکار اس کا میں توڑوں کبھیں

اگر کچھ عامل جو دینے کوں جائے   شہزادہ تو پاواں اُپر ہات لائے
کہ بالفعل تو کچھ نہیں احتیاج   منگوں تج کنے ... ...
یو بہانے ستیں کچھ لیوے نہ دو   کہ یک دن ... ...
کہ اس دھات خذمت منے جفت؟ اچھے   ... ...
سو تقدیر چند روز تو یوں رکھیا   قضا ... ...
منگے جس کوں انپڑاے مقصود کوں   وہی ... ...
شہزادہ ہو دلگیر یک روز سخت   گیا رود کرڑ کے گمانے وخت
بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم   تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم
کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے   نگر جگ میں عمان ثانی اہے
یو چوڑان ڈونگای یکساں دکھائی   کہ اس شان عظمت سوں یو کاں تھے آئی
بزرگی یو حق نے ہویدا کیا   وے کس زمیں پر یو پیدا کیا
کہ توفیق حق سات مستفید ہو   سو جا دیکھنا کاں تھے پنچا ہے یو
یہ ... ... اگر راز میں   دو جگ میں اچھوں تو سرافراز میں
یو وسواس آیا جو اس دل اُپر   اُٹھیا واں تے رُخ دھر کے منزل اُپر
رضا لینے عامل کی آیا نزیک   کھیا میں منگوں تج کنے ییک بھیک
گزرتا ہے مج دل پہ یہ فصل نقل   کہ دیکھوں کہ اس رود کا کاں ہے اصل
رضا پاؤں تو جاؤں ہے مدعا   ہر یک جا پہ کرتا اچھوں تج دُعا
سنیا جوں یو عامل سو حیراں ہوا   بہت حیف کھا کر پشیماں ہوا
کھیا تیرے دل پر یو کیا ہے خیال   نہ لے سر پہ ستی یو امر محال
کہ تج سینہ کو نہ درازی ہے راہ   کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ
توں کاں جایے مغرب عقل خام ہے   واں آدم توں جانے کا نئیں کام ہے

کھیا شاہزادہ کہ چارا نہیں — یو دل کا طلب پھرن ہارا نہیں
کہ ناچار تم مج کوں دینا رضا — نہ جانو کہ مج سر پہ کیا ہی قضا
قضا تو پھرن ہار نئیں ہی کدھیں — بغیر ز رضا بن چارا نہیں
اگر ہوے رضا تو یو دل شاد اچھے — نہیں تو مرے دل پہ سوداغ اچھے
ہریک وضع کہتا یو جیو جاؤں نا — بھلا ہی جو تیرا رضا پاؤں نا
سو عامل کھیا ہی یو حکمت اللہ — جدھر من منگے جاؤ تم بسم اللہ
وو حکمت خدا کا وو آپی بجھے — کہ صحت سلامت لے جاوے تجے
کروں کیا میں اُپکار تیرے اُپر — توں لی حقّ دھرتا ہی میرے اُپر
یوں کہ کر منگایا صندوق آپنا — سو حکمت ستیں کھول کر ڈھاپنا

رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (رود

توکل کرا باند توشہ وزاد
رضا لے چلیا وو شاہزاد

ندی کے کنار یچ جاتا اچھے
ملے پھل پھلالی سو کھاتا اچھے

اسی دھات سوں جوں چلیا چند روز
نہ گذریا سفر ... ...

سواتنے میں جا بیک بر میں پڑیا
نہ دیکھیا ... پانی ...

ملے گھانس بھی کھانے منگتا اتھا
اِسی آس ... ...

جو ایسے میں جا یک پڑیا دیگ میں
کھیا جیو جاوے گایاں بیگ میں

نہ سکتا تھا بھوکوں انگے ڈگ دھرن
لگیا حق کے درگہ میں نالش کرن

مناجات کیتا اے پروردگار
اگر موت ہے مج تو بیگی سوں مار

جو چند روز باقی اگر ہے حیات
تو جاں کندنی تھے مجھے دے نجات

کہ جوں جوں عذاباں یو سہتا اچھے
وتے عجز ستیں سو کہتا اچھے

سو رحماں کوں یوں عجز جب فہم ہوا
اسی تل میں راحم کر ارحم ہوا

کھیا شاہزادہ اپس دل میں آن
بھر حال دیکھوں یو چڑ کر ٹھکان

چڑیا جوں وو ٹھیکان ات چاؤ سوں
مشقت بھوت پا کے بنواس موں

اُپر چڑ ہر یک دِھر نظر جب کرے
لگے دُور دِسنے درختاں ہرے

وو دیکھیا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا

رہیا تھا جو نر جیو جیو چھوڑ کر
وو دیکھیا سو جیو پا چلیا دوڑ کر

نزیک جا کے دیکھیا سو جوں بہشت تھا
جو کچ جگ میں ہونا سو سب کشت تھا

ہر یک قسم کے واں تھے میوے لگے
لیتا چن کے کھایا جو جیو نا بھگے

دو میوے نغز کھا کے پانی پیا — شک آرام پا کر ہوا خوش جیا
کہ مقصود پا کر وو سنتوس کا — لگیا سیر کرنے وو فردوس کا
کہ جوں سیر کرتا چلیا باغ سب — میانے کوں اپڑیا سو دیکھیا عجب
یک قطعہ زمیں میں جو کتیا نظر — ہے سنّے کے جھاڑوں کو جوہر کا بر
درختاں وو سُنّے کے جوتی دِسے — کہ خوشے اُسے لعل موتی دِسے
خریطیاں میں جوہر کیے تھے جتن — بھتر تھے جھمکتے تھے سورج نمن
وو خوشہ جو ہر یک پر نور تھا — نین دیکھنے اُس کوں معذور تھا
سو دیکھ دل منے بھوت اچنبا کیا — بر توڑ دیکھوں کہ آنکھیں گیا
کہ جوں ہت پساریا وو یک توڑنے — نزک تھا جو یو کانپ جیو چھوڑنے
بھوت زور سے آ کے اس گڑگڈی — بسو گھبری سوں بے تاب ہو کر تدی
پڑیا واں جو اس دھات بے سدھ ہو — پڑے جو ملول آپنا سدھ کھو
دہاں تھے ہشیار ہو کے اس ٹھر ستیں — کنارے گیا تھا سو کر ڈر ستیں
کہ یا رب کھیا کیا ہے یو مُعزِزا — سو پایا تھا میں ناگہانی سزا
کیا شکر بھوتیک بانچیا کے جان — بہر حال پھرنے لگیا گلستان
جو وبسے میں غوغا اٹھا یک دھبر — کہ آتا تھا یک بادشاہ با وزیر
دیکھیا شاہزادہ جب وو دبدبا — سو جا چھپ کے ماریا جھرپ میں وبا
فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے — ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے
وہاں شاہ انزیا ادِک ذوق سوں — وزیراں واں مجلس کیے شوق سوں
لگے بات کرنے سو ہر یک دھات — جو اتنے منے شاہ بولیا یو بات
کہ لی دن تھے تمناکوں میں پوچتا — کہ کیا حال ہی کرنا ہیں .بوجتا
یو سُنّے کے جھاڑاں یہاں کی ہوے — یو خوشے جواہر کے کاں تھے ہوے

کہ مُج دل میں لی دن تھے یو وہم ہے
نہ تمنا کسی کوں تو۔ یو فہم ہے

کہ آیا اہے میرے دل میں سو آج
نچھوڑوں گا تمنا یو فہمائے باج

دگر نیں تو ماروں فرنگ ہات میں
کہ ہر سات گردن کوں یک سات میں

یو سن کر وزیراں گئے ہر بڑا
تھا پختا یک ان میں ہؤا وو کھڑا

کہ حرمت سوں دایم جیا تھا اُنے
بڑیاں کی جو خدمت کیا تھا اُنے

انگھیں ہو کیا شاہ تیں وو عرض
نہ تھا آج لگ یو فہمنے غرض

تھا تج باپ دادے کی خدمت میں جب
تدھاں تھے یہی جھاڑ ہے یو نچ سب

ولے کوئی عاقل سو پوچھا نہیں
کہ یو پوچھنا کس کوں سوجا نہیں

سمجنے یو تج دل پہ آیا ہے موز
رضا دے جو ڈھونڈیں اُسے چند روز

یہاں تھے ہمیں سات مل جائیں گے
ہر یک جا یو ڈھنڈ کر خبر پائیں گے

خبر پائیں گر یو زہے بھاگ ہمن
وگر نیں تو سنپڑے ہیں فرزند و زن

کہ یو بات سن شاہ دیتا جواب
خبر لیاؤ تم راستی سوں شتاب

اگر جائیں تم نہاٹنے کی سبیل
سٹوں سب کے نہنوا دگھانے میں پیل

اٹھیا سب کوں اس دھات دے کر نہیب
منگا کر ہوا سار تیزی رکیب

غصے سوں چلیا شاہ وہیں اوٹھ کر
وزیراں رہے وانچ سب روٹھ کر

فکر وند ہو کر بچارے سو بل
کہے شہ برائی پہ رکھیا ہے دل

نہیں فہمتا بات۔ یو خام ہے
پس اس سات جانے کا کیا کام ہے

یہ کہہ کر کھڑے رے وو ساتو وزیر
چلے واں تھے راضی ہو سب بیک دھیر

جوں انگھیں ہوا ان کا وو ڈگ گزر
دیکھے چھپ کے بیٹھا یک آدم بشر

سو پوچھے کہ توں کون ہے اے جوان
رہے کیوں توں کیا کام کرتا ہے یاں

بازگشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

کہ سانو وزیراں تو اس جان کوں / دعا بھوت کر کر سو اسمان کوں
ہریک بات کا سب وو پا کر جدا / کتے شاہزادے کوں ساتوں ودا
وزیراں پھرے پا کے مقصود تو / چلیا شاہزادہ پکڑ رود تو
چلیا جائے یکیلا ندی کے کنار / اچھے دشت ویراں اگر کوہ غار
کہ وہلے رود کٹر کا اسی راہ تھا / نگہدار ہریک ٹھار کرتار تھا
اگر کئیں ملے گاوں تو پالے آش / وگرنیں تو تھا گھانس پاتچ معاش
زمانے ستیں بھوت جھٹنے لگیا / سو اس دھات سوں باٹ کٹنے لگیا
مشقت جفا باٹ میں بھوت کھینچ / کیتک دن کوں یک شہر دیکھیا سو بیچ
چلیا ذوق سوں دیکھ کر وو نگر / جوں بھوکے کوں نعمت ملیا ہی مگر
ہوا خش بھوت دن کے پردیس میں / پٹھا بسم اللہ کہ کے اُس بیس میں
عجب اس شہر کا سو مُروت دسیا / کھڑا ایک جوان خوبصورت دسیا
دیکھیا مکھ اُپر نور جوں سیم اُس / انگھیں ہو گیا آ کے تسلیم اُس
مسافر یو ہی کر محبت سوں دیک / سو خش خلق ستیں کیا وو علیک
کھیا توں یاں چند روز مہمان ہو / لیا مہر سوں ہات میں ہات وو
شہزادے منے دیک حیا ہور شرم / لگیا ات محبت سوں یاری کرم
لجا جاؤ ستیں اُسے بیسلا / سو محرم کیا گھر بھتر بیسلا
تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہی کہ گشت / لگیا بولنے یو اپس سر گزشت
نکل باپ سوداگری تیں سو مر / اُنو سب موے تو ہُوا مج یہ قہر

سو بھی باٹ میں بہوت واقے دیکھیا
سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا

مرادو کھ ہور کشت کھیا نہ جائے
کہ غیر از خدا کوئی مقصد نپائے

نجانوں فلک کا رکتا روس تھا
جو اچھنوں جفایاں پھروں سوستا

یوسن حال دیکھ تلملایا اُسے
برے کھان پانی کھلایا اُسے

کہ جوں کھانا کھاکر ہوا ساؤ چیت
دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریت

بندے تھے وو اس میں جناور دلیل
کہ تھا ییک گدڑا و دُسرا سو بیل

وو دونو، منے ہم زبانی ہوا
دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا

یوں گدڑا کتا تھا جو اُس بیل تیں
کہ وایم ملول ہو کے اچھتا ہوں میں

کھیا وو مرا حال نا پوچھ توں
مگر عقل دھرتا نہیں کوچ توں

کہ تیرے حضور تیچ پاتے ہیں گھانس
نہ بھر پیٹ ادا یوں نکلیا ہر بانس

جو اُس حال سینیں بھی نت لگ جائیں
سو کھاندے یہ کھاندے بھانا گر لگائیں

خلاصی نہیں عمر میں ییک دن
سو مج حال پر غم گزرنا کٹھن

سنیا جوں کہ احوال یوسب وو خر
کھیا سیک میں سکلاؤں گا ییک ہنر

نکو کھا توں کچ گھانس کا جنس آج
تو فہیگا تج درد کر لا علاج

کہ صاحب یوسن نہ لجا وو کہے
سو دو چار دن توں آسودہ رہے

ہوا بیل خوش جو ہنر ہت چڑیا
یوسن شاہزادہ سمج ہنس پڑیا

جو گھر کی یو عورت نے ہنسنا سنیا
کتی کیا جو توں مج پہ عیباں چھنیا

کھیا شاہزادہ خدا کی تو سوں
جھوٹیں، کیا سبب میں تمن پر ہنسوں

ہنسیا گھر کی بات ییک یاد آ کے مُج
تمے تو نوازے بلا لا کے مُج

یوسن چپ رہے مرد عورت ندی
صبا ہوی پہ یولیا خبر گا و دی

لیا بیل نیں گھانس نس مکھ منے
مگر درد کچ آ کے ہے دکھ منے

که صاحب یوسن کر ہوا ات چسکور — کھیا پیرنا بیچ آج ہی ضرور
ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم — یو گدڑا لجاکر منگو گاؤ تم
کہو بیل بدلیس تو گدڑا اہی — سو ڈھونے کو وو برابر اہی
یو گدڑا لجا دیو لادے گا دو — سو وو بیل لاکر تمے ناگر کرو
که اس دن تھا بیچ پیرن فرض — جو صاحب کھیا تیوں چلائی عرض
دیا گاؤ جن نے که نفراں کوں ان — ٹھکٹ کا ہی گدڑا سو لادو دوگن
سو بھیجے پھرا بیل کر لے دھندا — لیا گدڑے کوں پاگا میں اپنے بندا
دیکھیا بیل کو ٹھٹے میں آیا جو خر — سو پوچھا که تج تیں لے گئے تھے کدھر
وو گدڑا سو اس تھی مشقت یو سُس — که دھرتا اتھا بیل پر بھوت اُس
بچارا رہا اپس دل منے فکر کر — کھیا اس دغا دیوں یو ذکر کر
کھیا منج لے گیے یاں تھے واں بے گزند — نه تھا کام تو کچ که تھا خوش انند
لجا مج یوں چھوڑے ہریالی بھتر — که کھا کھا جوں لڑتا تھا نہالی اُپر
انوں کا سو جوں بیل لیا آنپڑا ائے — بزاں اس ہریالی تھی مج بھار بھائے
سو تب بیل پوچھا که مج باب میں — دھنی کچ کھیا زیاں ہور لاب میں
سو گدڑا کھیا ہوئے میں یو سنیا — که تج باب میں عقل وو یوں بکیا
دیا گا وو دی کوں وو صاحب جواب — تو وو بلا ملالت تھیں ناہوئے بیاب
صبا گھانس کھا بیل خوب ہوئے بھلا — وگرنیں تو پرسوں جو کاٹے گلا
اگر کوئی قصاب مانگے تو دیو — وگرنیں تو بانتیاں سوں نیچ بیل لیو
یوسن کر ہو عاجز پڑیا اس کے پانوں — کھیا کچ بسکا اب جو جینے کا ٹھانوں
سو گدڑا کھیا گر توں منگتا ہی خیر — صبا لگ نه رکھ گھانس رہٹرے بغیر
جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے — گیا درد کر کاٹنے تج ڈرے

یو سن شاہزادے کی بدسب اٹھی
سو حیران ہو ہنسنے لگیا مسکتی

ہنسا دیک ہوے مرد عورت تو زار
ولے یو تو ہنستا تھا بے اختیار

غصے سوں ہوا رنگ دُنو کا زرد
کہی گیا کام ہنستا ہمن پر یو مرد

کھیا شاہزادہ کھالا کھاں سواں
نیں ہنستا تمن پر نہ ہو بدگماں

سو گھر کا دھنی یوں بھوت زٹ ہو
تمے کیا سبب پس ہنسے کھول کو

کھیا شاہزادہ اُسے ہو بجید
کہ یو کھول کہنا نہیں کچ مفید

تو اس شرط سوں تج فہماؤں [میں] لگ
نہ کر توں گر عورت جتارے بلک

کیا شرط عورت سوں رکھنے مبھم
منگیا شاہزادہ دوات ہور قلم

نہ تھا اس کے گھر میں قلم ہور دوات
منگایا سو ہور کئیں تھے عورت کے ہات

دو لیانے کوں اُٹ کر جو منگتے چلئیں
جو روٹی پڑی گود میں تھے تلیں

یو دوڑی جو ہمسایے کن جا منگیں
دو روٹی پڑی جا گُتے کے اگیں

سو کتّا جو بیٹھا اتھا انک موچ
تو اتنے میں مرغا سٹیا آکے چونچ

کتا دیک ہشیار ہو کے اوٹھے تلک
مرغ لیکے روٹی گیا واں تھے تلک

... رُٹ ہو کے کتا یوں کھیا
نہ دیکھیا ایسا مرغ بیں بے حیا

یو ککلوت سوں کیوں سٹیا آکے موں
بشرمی دیکھو اس کی کس حد لگوں

دیا جاب پھر مرغ کے سگ نجس
ہی بے شرم توں ہور نمک کھایے جس

اول تھے کتے تج ناپاک سگ
ولے تیرے صاحب میں تیری ہی رگ

توں کُتّا اہی کچ نہیں تو ج خام
ہی صاحب جو تیرا سو تج تھے ہی خام

پوچھیا سگ کہ صاحب مرا کیوں ہی خارؔ خوار
سو مرغا کھیا سن اپیں ہر زکار

کہ کم عقل پن کیں نمرداں بھلے
یو سن بات عورت کی پڑتے گلے

مسافر مرے گھر کنے کھول راز
تو اس خون ... ... ہوے دراز

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا — پھر اُس جان کے دل کوں دندا لگیا
ہنسیا کی توں سچ کہہ بہانے یو چھوڑ — سو عورت کوں یاں تھے دیا ہوں کی دوڑ
دکھیا شاہزادہ جوں اس کا تلاش — دیا اس کو سوگند نہ کرنا کے فاش
کھیا ییک دارو ہوا منج کوں دست — کہ تھی وہ سلیماں خزینے کی بست
وو دارو ہیں کھایا سو خوش تن ہوا — زباں سب جناور کا روشن ہوا
کھیا بیل گدڑا کیے یوں بچار — سو اس کے بدل ہیں ہنسیا تھا دو بار
وہاں تھے کو تے کوں اٹھیا مرغ بول — سو کیوں نا ہنسوں بات سن یو امول
کہ مرغا ہور کتا ہور بیل ہور خر — کھیا ان کے احوال سب سر بہ سر
... پشیماں ہوا مرد ات — سمج مج نہ تھا کر منگیا معذرت
خشحالی سوں بیٹھے سمج کر دو تن — سو اتنے منے لیا ای عورت لکھن
نہ تھا بات کا کچ اُسے. یو سمج — مرد تین سو لکھ دیو کر لائی دھج
کھیا مرد ناپڑ گلے رہ توں چپ — بجد دیکھ اُٹھ دولیا کھپ کھپ
جو دیکھیا کہ بیٹھی غوغا سمیت — سو شانیاں ہیں دس پانچ کھنچا جو بیت
کہی جب وو چرکے لگے خوب وس — بلاگی نہ. بولیا تو اتناچ بس
. دیکھیا شاہزادہ انپڑتی ہی لت — چھڑایا جو آ درمیاں کر منت
ہر یک بات عورت کی نا سن عزیز — کہ اس عقل ہیں نیں ہی اکثر تمیز
چلے مرد عورت کے گھر کے منے — جو نقصان اچھے اس کے جم پے منے
نہ سن بات عورت کی بد ہی بڑی — اگر خوب اچھے بی شکر کی چھڑی
... تھا شاہزادہ وہاں — کیا خوب ہمانی پھر وو جواں
وہاں تھے گیا شاہزادہ تنا — کھیا اب موافق نہیں یاں رہنا
لیا چار وہیں دن سو ان تھے رضا — دکھو کاں تھے کاں لگ ...

رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

چلیا شاہزادہ وہاں تھے جو اُٹ　　ندی کے کنارے جو مارگ تھی ٹُٹ
کہ دن رات چلتا اچھے باٹ وو　　ہریک جا اُلنگتا قلب گھاٹ وو
پڑیا جا کبل ییک جنگل منے　　نہ تھا پان بن بھوک کوں بل منے
سو اس دھات مشکل انھا چار ماہ　　مشقت سوں ہر وضع چلتا تھا راہ
فلک تھے بھوت سو سا محنت جفا　　دکھیا یک بیاباں کہ تھا با صفا
دسیا اس ہیں یک کوہ نادر نچھل　　لگے جھاڑ میوے کے ہر جنسی پھل
انھا کوہ پر ییک قدرت سوں طاق　　کیا اس منے ییک عابد وثاق
سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من　　دکھیا کے نمن تھا سو پکڑیا امن
بہت عجز سوں جا کے پکڑیا قدم　　کھیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم
دکھیا شاہزادے کوں عابد اپیں　　نوازش سوں پوچھا وو ناؤں اپیں
کہ توں کون ہور کاں تے آیا ہی کہ　　سو مج آنکھ تل توں دسے نسل شہ
کھیا شاہزادہ ہُوا اب فقیر　　کہ مج باپ تھا سخت تاجر کبیر
اُنو سب کوں ماریا وو رب جلیل　　و مج دل مے بابا دکھوں اصل نیل
سُنیا شاہزادے تھے عابد یو حرف　　کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف
نکو جھوٹ کہہ تو میرا پند ہی　　توں مشرق کبیرے شہ کا فرزند ہی
دیا مج ہریک بات کا حق شرف　　بھی تج بن نہ جاوے گا کوئی اس طرف
دکھیا جو کرامات کا ہی دھنی　　پکڑ پانوں بولا اے منعم غنی
خدا تج کوں دیتا ہریک کشف راز　　مجھے باٹ دکھلا کے کر سرفراز

سو عابد کہیا حق دیوے تیری داد
ولے سن کہے تیوں توں پاوے مراد

یہاں لگ زمیں تھے سو آسان آئے
ہے انگبین دریا کیونکہ جانے کوں پائے

اگر توں منگے جائے دریا النگ
تو اس رود کڑکے پہ اچھتے کلنگ

سو ہر یک کا ہے اونٹ کے نادھڑ
توں غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ

... پانوں پکڑے گا اس کے تو کھینچ
چلے لیکے دریا اُپر تج کوں وینچ

وہاں ہوے یو دریا کا پانی کمیں
سو بپلاٹ پولاد کی ہے زمیں

وہاں تھے بمحنت سوں جاوے ہزار
دسے تج روپے کی زمیں ہور جھاڑ

وہاں تھے بھی نا چھوڑ انگیں ہونا
کہ جاں لگ اچھے بھوئیں جھاڑاں سنا

وو جھاڑاں پہ دھرتے یو مرغ آشیاں
اپس تیں واں یوں سٹ جو ہونا ہوے زیاں

جوں النگے توں استنے ملالت ستیں
شکر کر کے اپنڑیا سلامت ستیں

دسے ییک نادرواں میداں تجے
خُشی ہوے حاصل بے پایاں تجے

وو میداں میں ہے ییک گنبذ بے نظیر
کہ جس میں تھے بہتا ہے قدرت سوں نیر

ترت جا نزیک جوں کہ گنبذ دسے
جیسے آرسی سقف دیواں اُسے

کہ ہے اس منے ییک قُبے ضرب
یو چارو ندیاں جس تھے کاڑیا ہے رب

جو یک رود نیل ہور دُسرا فرات
سیوم دجل چارُم سو جیحوں نپات

نظر جو پڑے واکے یو بھید تج
سو حاصل ہوا جان امید تج

... ... ——— ... ...

... ... ——— ... ...

... ... ——— ... ...

... ...
... سوں کر مج کفن ہور دفن

... ذوق سوں آپ راہ
جدھر من منگے جا خدا کی پناہ

اگر لیائے یو سب وصیت بجا　　تزا ہوئے حاصل نیت بجا
سو عابد کھیا سب اُسے کھول یو　　لگیا شاہزادے کوں معقول یو
ہُنر باٹ جانے کا پایا وُنے　　سو عابد کنے خش سرایا وُنے
کہ جس وضع سوں پند عابد گیا　　اسی پند سیتیں وہاں لگ گیا
عجب ییک گنبذ دسیا انک تل　　جسوں چار تقسیم ہو بہتا ہی جل
دسیا اس منے ییک قبہ نفیس　　کیا فکر بھتر ال جانے کوں پیس
جو اس کے بھتر جب سٹیا ییک ڈگ　　سو ہاتف کھیا یاں تے گردان پگ
یہاں لگ توں آیا سو دل نہیں بھگیا　　جو قبے کنے جاؤں کرکے لگیا
یو آسمان کے چرخ کا یاں ہی کل　　توں جانے تھے البت ہوے گا خلل
... خوشہ لیا ہور ہوا ...　　... ... ...
کیا پاک اس ٹھار کپڑے وو آنگ　　دو رکعت کیا ... ...
کیا داکھ نا کھاؤں خوشے مے اس　　تو عابد شریک ہوے توشے میں اِس
اسی قصد سوں آگیا واں مقام　　جے جھاڑاں پہ ریں ؤو جناور مدام
دکھیا ییک جناور کوں محکم قوی　　وقت فہم جانے کا پکڑیا توی
اِدھر مرغ چارے کے تیں جو اُڈیا　　کہ اس پاؤں کا نک ہو کر چڑیا
سلامت سوں آیا کر اتنا گذر　　مگر تھا یو عابد زباں کا اثر
جوں انگیں ہوا پانچ یو آسیب تھیں　　ملیا ییک بوڈھا شیخ واں غیب تھیں
کھیا یو سو (چُم) شاہ کے ہات کوں　　بھیجیا تج کن عابد ملاقات کوں
دیا ہی یدی سیب تج دیو کر　　سو کھا بیگدی رکھ نکو لیو کر
سٹیا مکھ مے وو سیب نافہم کید　　بغل تھے وو خوشہ ہوا تب ناپید　نپید
کھیا ہنس کے قہقہہ میں ابلیس ہوں　　سو جنت تھے آدم کوں کاڑیا دکوں

که تج ہات انگور تھا بھشت کا یوں دینا دغا کام ہی مجھ زشت کا
دغا اس تھے دیتا ہوں معلوم اچھو تمے کھائیں ہور ہیں سو محروم اچھو
کیا شاہزادہ سو لعنت ہزاں چلیا واں تھے عابد کا منزل تھا جاں
دکھیا بات سب سچ ہی اس موت کا تو لیایا وصیت بجا فوت کا
سو اس قبر کا واں عمارت کیا که رہ تین دن اس کی زیارت کیا

بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

دیا تھا جو توفیق اُسے داد گر پھریا شاہزادہ تو اتنا سفر
کھیا اب کناریں بیابان مے ہر یک حال جانا ابادان مے
اسی قصد دریا بند ھارے چلیا نئے کان ناچڑ تلارے چلیا
سو نس کھانا پانی کی شادی نہ تھی کدھیں اس پہ منزل کی وادی نہ تھی
وہاں کی سو پھرتے تھے ... ناگ تھے بکریاں کے کلبان نمن رنیچ باگ
ہنڈیں بور بچے تو واں بے حساب ہرن دوج تیں مارتے تھے ...
دکھیا شاہزادہ ہراں (؟) گداز مناجات کیتا کہ اے بے نیاز
بلایاں کبل مے پڑیا ہوں سنبھال مجے اس بڑے شر تھے بیگی نکال
سو کر قصد اس ڈرتے باہر ہوا ولے جا یک ایسا واں ظاہر ہوا
واں کھانے نہ تھا کچ ہریالی بغیر کدھیں جھاڑ کے پات سوں ہوے سیر
کدھیں سعی کرنے پہ مچھلی ملے سو خش ہوے نعمت جو سچلی ملے
کدھیں بھوک سوں جیو ہوتا خفا سو اس دھات یک ماہ سو سیا جفا
جب اس حال پر رحم کیتا کریم بھیا لطف کا اُس اُپر تو نسیم

سو مشکل جنگل تھا سو واں تھے سریا
جب اس کا ٹھنڈا باو آنے لگیا
کہ تھا خوش تماشا وہاں موج کوں
یکایک وو موجاں میں کشتی دسیا
وے بیک حکمت سوں کرنا ہی فن
بُم بو بیک پیدا واں سارا کیا
جو دیکھا کہ جاتا جھز زور سوں
جھز میں تھے یک شخص دیکھیا یو ڈھال
کہ ایسے جنگل سے دیکھو کون اچھے
بہت گھابرے ہو کے دیکھو سبھیں
سنبک دوڑ آیا جوں کرڑ کے اُپر
کہے کوں ہی توں جو اس سین مے
کھیا شاہزادہ الٰہی مجے
وو قادر بغیر کون قدرت سکے
چھپا کر اپن پادشاہی نسب
مشقت دریا کا جے تھا باٹ میں
وو یاراں سنے جونکہ چن حال اُسے
ہوے مہرباں دیک سن وساز پر
سب اس میں تھے سوداگراں محتشم
کہے یو خدا کا ہی حکمت سگل
مہر آکے سب دستگیری کرے

کنارا آگیا دیکھنے کوں دریا
سو کرڑ کے پہ بیٹھا نجھانے لگیا
ہریک جا کے گویا لگیں اوج کوں
کھیا خش ہواب میں بھشتی دسیا
تا ہر کیوں خبردار ہویں ان
سو چادر اُسے بند پھرارا کیا
اُچایو ہلانے لگیا شور سوں
سو بعضیاں سو بولیا یو کیا ہی مجال
یاں کیوں لیا سٹیا اس کوں گردوں اَسے
بھجے کون ہی دیکھو سنبک پتیں
نزیک آ کیے رحم لڑ کے اُپر
یکیلا ہی ایسے جنگل بیچ مے (؟)
پھراتا یوں خاہی نخاہی مجے
کہ مشرق تھے مج لیا کے مغرب رکھے
کھیا کھول کم کاج گزریا سو سب
جوں سو سیا جفایاں جنگل گھاٹ میں
چلے لے کے سنبک میں توگھال اُسے
عزت سے چڑھائے اسے جھاز پر
اُنو جب نے اس کا محنت الم
کہ اس سین میں یوں پھرے کوئی نکل
سو بخشش کے خاطر نفیری کیے

اپس میں اپے کیے ہریک کا منا
دنے چھ حصا اُس جتا ہوئے وتا

کہ جس قسم کا جنس تھا جس کنے
چھے تقسیم گن بیک دیوے ونے

کیا شاہ وو سب اپس سلک مے
تو ساریاں تھے فاضل ہوئے ملک مے

یتا مال ہوا نا سکے کوئی گنے
سو گھوڑے عراقی دیا ہر کنے

کہ وو مال گھوڑے سب اپنے کریا
دو جرے دیے تھے سو اس میں دھریا

سو حاصل ہوا کر اپس مدعا
تھا دن رات ان سب کوں کرتا دعا

کہ چند روز مل یوں ان میں گمیا
جوں خیش انوں کا انوں میں جمیا

خوشیاں سات یک ماہ کرتے انند
جو تھے شاہزادے سوں مل سودمند

قضا آواں کرنے منگیا آپ بل
ہوا چرخ گردش سو سب پر کبل

کہ یک روز تھے جہاز مے سب پہ یار
جو دوپہر کے وقت ہوا اندکار

تہوں باؤ سوں مل کے چو پھیر رعد
سو طوفان اول موت تھا اس کے بعد

بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑی
چلی باؤ پر جوں کہ اڑتی گڑی

اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب
پھٹا آٹھویں دن جوں کشتی حباب

دریا پہ اڑیا تھا مو شیشے کے ناد
پھٹا پھر کوں لگ شیشے کے ناد (۹)

اجل کا جو کشتی کوں تیر الگیا
تو یک تل میں کئی لاکھ عالم ڈبیا

سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل
ولے شاہزادے کی نیں تھی اجل

جہز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر
کہ دو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر

نزک تھا جو دم واٹ کرنا پھریں
جو انتے میں دکھیا یو گھوڑے تریں

بہت ہات پگ مار کیتا جہت
سٹیا آکے تو بیگ گھوڑے پہ ہت

اُمس سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک
سو گھوڑا چلیا رُخ جزیرے پہ رک

لے آیا پھڑ پر خدا کے حکوم
دو گھوڑے اپیں آئے بعضے ہو گوم

کہ دھرتا ہی قدرت وہی ذُوالجلال جو ہر یک بلا تھے رکھے بے زوال
سکے تل منے پادشاہی بخش رکھے خش یکس کوں کہ ماہی بخش
کبھی آدمی تیں دے ماہی خوراک کبھیں ہوئے ماہی سوں آدم ہلاک
قضا کوں پھر آنے سکت نیں کسے کہ مچھلیاں کو دے سب کوں کاڑیا اِسے
پہاڑ پر چڑیا شاہزادہ خوش ہو کھیا جی اون لگ اب یہ کشتی نکو
کم قلّ اچھے سار ہوے جو کوی ملگ موت کی اس کہیا جاے ڈیہی
نہ جاگا ہی کہیں نھاٹنے دو قدم کدھیں اب نہ بیٹھوں کہ کھایا قسم

سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

شفقت سوں جوں اسکوں دیکھیا اُلا بلا سب گذر وقت آیا بھلا
نزک جا کے دیکھیا ہی جوں کوہ قاف ہی اس پر جناور کو چڑنا معاف
چلیا قصد کر جوں کمر گاہ لگ کہ دس جا پہ بیٹھا ہر سو ماندا ہو پگ
واں جاگا دسیا یک صفادار خوش تھے ہر جنس کے جھاڑ پربار خوش
وو جھاڑاں کا میوا سو کھا پیٹ بھر کھیا میں یاں چند روز ہوں ذوق کر
بہر حال اس ٹھار گنتا اچھے نہ کوئی یار تھا اُس جو ہیتا اچھے
پہاڑ کے کنارے تو دن رات وو چلاتا تھا میوے پہ اوقات وو
کہ جو رات ہوئے تو بھونیچ ڈرے مبادا جناور کوئی ضایع کرے
نماشم چھڑے دیک اونچا درخت بندے ڈال سوں آپسیں کھول سخت
کہ چند روز اس دھات سوں واں ٹکیا سو میوے کھانے تھے جیو اس کا بھگیا
کہاں لگ یو میوا سو کھانا ہے سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا ضے

پکڑ بیک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ
کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ

کہ پھتریاں اُپر سب وو بھونیا کباب
سو جو جیو منگے تو وو کھاوے شتاب

کدھیں پھل پھلالی کدھیں کھاہڑا
رہے پہاڑ پر اس وضا سوں پڑا

کھیا ای زمانے اجوں کیا ہی ہٹ
ہوں تنہائی تے ہو مکدر نپٹ

اپس میں اپیں کل کلایوں اٹھیا
کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا

یو بلکیا جفا اپنے کاری اُپر
کیا رحم حق اس کی زاری اُپر

یو ناہو کہ مدت کوں تھوڑا چ تھا
یو مغرب کی بیٹی کا جو راچ تھا

تو اس دل میں آیا جو اوپر چڑوں
ہر یک دھر نظر کر عقل کچ کروں

اُپر کے یہ رج تیں پڑے گا نظر
بھوت دور سوں جھاڑ جاوے جدھر

چڑیا دل منے رک یو امید و آس
چلیا مشتری راس زہرے کے پاس

مشقت ستیں جاکے اپرال اپ
کھیا کیا ہی دیکھوں پرے یاں ہیں چھپ

روشن دیک یاں کا مجے آئے بیم
یو جاگے یہ البت ہی کچھ تو عظیم

یو کہہ کر برے جھاڑ کے پیڑ گن
سو حیران ہو بیٹھا کہ کیوں رہے جون

کہ مغرب کی بیٹی کوں
رکھیا سیمرغ تھا ....

وو جیواں جناور فضا سوں چھٹے
ستم لاکے تقدیر اُسے یاں سٹے

اندیشے میں تھا یو کہ کیوں ہوے نصیب
سو اتنے میں اوپر تھے سٹ دی وو سیب

کہ جوں سیب آکر پڑیا گود مے
سو یو کھا برا ہو لگیا سودنے

کھیا جھاڑ یو تو نہیں سیب کا
پڑیا کیوں یو خوشا عجب غیب کا

لگیا دیکھنے جھاڑ اُپر رخ باند
کہ ڈالیاں میں یوں تھی بار میں (جوں) چاند

سو اس ماہ رخ پر نظر جب گیا
کہ نر جیو تھا جیو آنتب جیا

تو وو سیب لے کر اُٹھیا عیش سوں
لگیا بات کرنے اپن خویش سوں

خبر سیمرغ سنیا جون بے جان — کہیا بول کیا ای نادان وان

دیوانے ہ توں اپ کوں اسکے کن — کہ سیمرغ کیں آدمی تیوں جن

توں بالغ اری پن نہیں تج عقل — ہی تج ناد توں آدمی کا نسل

سو اندیش کر دیکھ وضا اپ کا — تج کچ نسبت ہی اس باپ کا

سنے شاہزادے جوں اسکے سخن — کہی توں کہ سو نفام ہوئے ہمن

نہیں جانتے ہوں میں آدمی سو کہیا — کہ تیں نافام ہ تا تج توں کہا

میرا عقل اس پن سو بوجیا نہیں — کہ سیمرغ تیں جیکم دو جا نہیں

تج کچ توں کتا سو دیس چھوٹ تو — نہوے بات تج فہم ہی چھوٹ و

نہ تیجے توں سیمرغ کے پیٹ تہیں — نہ نکل کیچن آدمی کیٹ تہیں

نہ سن شاہزادہ کہیا یوں پھرا — تج خوب سمجیا وتا ہوں دھرا

میرا سارکی جان صورت ہی توں تج — پکان کہ تم اپس تیں نہ بوج

کہیا کہ یہی سکلا اون کا توں تج بندہ — کہ تا خوب معلوم ہ واسکا ارجمند

سو پوچھیا کہ سچ بول اے سندھری ہی حور بہشت یا اِرم کی پری
کہہ توں کون ہوریاں رہے کیوں سدا مگر تج سِتیا گھن اُپر تھے خدا
نکو تو چھپا (مج) ستیں بات کچ مرادین و دل ے کری منج کُچ
سنی بات یو سب اپیں حورزاد کہی کون ہی توں پوچھی کیا مراد
کہ سیمرغ کی ہیں ہوں بیٹی امول کہ توں کون ہوریاں کی آیا ہی بول
کہ سیمرغ آکر دو کھاوے تجے چھپے نا اگر یاں تو کھاوے تجے
خبر سیمرغ کا سنیا جوں یوجان کہیا بول کیا اے نادان وان
دیوانی ہو توں آپ کوں اسکی گنے کہ سیمرغ کئیں آدمی تیوں جنے
توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل ہی مج ناد توں آدمی کا نسل
سو اندیشں کر دیکھ وضا آپ کا تجے کچ نہ نسبت ہی اس باب کا
سنی شاہزادی جوں اس کے بچن کہی توں کہے سو نہ فام ہوے ہمن
نہیں جانتی ہوں ہیں ادمی سو کیا کہ نیں فام ہوتا مجے توں دِکھا
مرا عقل اس بن سو بوجا نہیں کہ سیمرغ تھیں جگ میں دوجا نہیں
جو کچ توں کتا سو دِسے جھوٹ وو نہوے بات جے فہم ہی پھوٹ وو
نہ پنچی توں سیمرغ کے پیٹ تھیں نہ نکلے کنچن کئیں لوہے کینٹ تھیں
تو سن شہزادہ کھیا یوں پھرا تجے خوب سمجیاؤتا ہوں دِھرا
مرے سار کی جان صورت ہی توج بیگانے کے نمنے اپس تیں نہ بوج
کھیا یک بھی سکلاؤں گا توج پند کہ تا خوب معلوم ہوئے اس کا چھند
جو سیمرغ آوے تو دلگیر اچھ نزک آ جو بیٹھے تو تقدیر اچھ
سو کہہ توں اچھی لگ رہی جیو خشحال تمے گیے پہ یو جیو پاتا ملال
کہ تنہائی سوں جیو مرا نارسی رحم سوں مجے لیا دے ایک آرسی

تا صورت اپس کا نجھاتی اچھوں　　وقت آپ ہر کیوں گماتی اچھوں
یو بھانے سنتیں تو منگا آئینا　　کہ تو بات دکھ کیوں یو سچ آپنا
وو لیا وے گا جو آرسی تج پاس　　یو ہم جنس کا تو توں پاوے گی باس
کہی آرسی کیا سو جانوں نہ ہیں　　منگوں کیوں کہ جس تئیں پچھانوں نہ ہیں
کہیا شاہزادہ کہ توں چوپ منگ　　نجے لیا کے دینے نہ کرسی درنگ
بھی پوچھا کہ سیمرغ آتا ہی کو　　کہ واجب ہی چھپنا وو آنے کے تو
کہی آوتا ہی وو بیلی گھڑی　　اچھے یک پہر مار تو لگ دڑی
کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا　　توں خش پھرتا دوسری صبا آئے گا
سنیا شاہزادہ جوں یو سب بچار　　وقت فہم کرواں تے اتریا تلار
رھیا آکے اول جاں جاگا انھا　　ولے عشق اس دھن کا ...
وہاں شاہزادی ہیں تھا اضطراب　　کہ کو آے مج مرغ پانوں جواب
تھی اس فکر سیمرغ آیا جو دوڑ　　سلیمان کی چاکری تھیں بہوڑ
دیا میوہ ہر جنسی لیا پیش سٹ　　ولے یو کہی نیوں تھی دلگیر زٹ
جو دیکھیا کہ بیٹھی ہی مخمول یو　　لگیا پوچھنے مشد اپس بھول وو
کہ کس بات تھے تو یو غمگین ہی　　توں الحق مج ایمان ہور دین ہی
اگر کچ ترے دل پہ گذریا ہی کہ　　مجے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ
کہی شاہزادی مجے یاں سو تم　　یکیلی سٹے تو کرے غم ہُجم
تمے گئے پہ تنہای سوں ہیں مروں　　اسی تھے یک ارداش تم سوں کروں
مجے لیا کے یک آرسی دیو بس　　گمے وقت تا دیکتی رہوں اپس
کھیا اگر توں منگتی ہی البتہ سچ　　اسی تل ہیں لیا دیوں خشحال اچھ
یو کہہ کر گیا واں تھے پرواز تو　　سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ گو

فرہنگ

مثنوی قطب مشتری

الفاظ	معنے
آپیچ	آپ ہی
آدھار	سہارا
آروس	عروس
آرھیاں	آرہیاں ، آرہیں
آلے	اعلیٰ
آمنا	امنّا
آنب	آم
آنپڑے (اپڑنا =	پہنچنا ، ملنا)
آنک	آنکھ
آنگے	آگے
آنہار	آنے والا
آدار	بادبان
ابلوج	مصری
ابھالاں	(جمع ابھال کی) بادل
اپار	ان گنت ، بے شمار
اپاڑنا	نکالنا
اپٹنا	بگڑنا ، غضبناک ہونا
اپیچ	آپ ہی
اپرال	اوپر کی طرف ، اوپر

الفاظ	معنے
اپس سوں اپچ	آپ ہی آپ
اُپرانا	اوپر آنا ، نکل آنا
اپروپ	بے مثل ، نایاب
اپی (آپ ہی)	خود ہی ، خود
اپے	آپ
اتا	اب
اتارو	اتارنے والا، پار لنگھانے والا
اتال = اتا	اب
اُتاول (اتاولی)	جلد
اُترای	احسان کا بدلہ
اتم	بڑھیا ، اعلیٰ
اِتنیاں	جمع اتنے (یا اتنی کی)
اتھا	تھا
اُٹ (اٹنا)	(اُٹھنا) ، اُٹھ
اجنوں	ابھی تک ، ابھی
اجھوں	ابھی
اچ	ہو (اچنا = ہونا)
اُچاے	اٹھاے (اچانا = اٹھانا)
اچتا ، اچھتا =	ہوتا ، رہتا (اچھنا = ہونا)

الفاظ	معنے
اچسی	ہوگا
اُچل	اُچھل
اچھ = لچ	ہو، رہ
اچھراں	اکشر، حروف
اچھریاں	اپسراں، پریاں
اچھنا	ہونا
اخل	عقل
اِدک، اِدکھ	بہت، زیادہ
ادمیں	آدمی
ادھان	جوار؛ طغیانی
ادھر	ہونٹ
اڑاوتا	چیختا، چلاتا، گرجتا
اڑباٹ	وہ رستہ جو شارع عام اور آبادی سے الگ ہو
اڑنانوں	عُرف، پیار کا نام
اُس	اس کو، اُس کے پاس
اُساساں (بھرنا)	آہیں بھرنا
اکھنڈ	مکر، فریب، (گھات، چھل)
اگلا	بڑھ کر، افضل
اگن	آگ

الفاظ	معنے
اُلاے، (جمع)	جوشش، دلولے
الک	زلف
امریت	امرت
امس	ہمت حوصلہ، شوق
امولک	بے بہا، بیش قیمت
انام	انعام
انبر	آسمان
انپڑانا	پہنچانا (انپڑاؤنا)
انپڑ دینا	پہنچا دینا، پہنچانا
انپڑنا	پہنچنا
انجھو	آنسو
انچل	آنچل
اندکار	اندھیرا
اندیشا، اندیش	(اندیش = فکر، سوچ؛ اندیش امر، مصدر اندیشنا کا) سوچ، فکر
انگ	جسم،
انگن	آنگن
انمنانا	کوئی کام بے دلی سے کرنا
اننت	بے حد

الفاظ	معنے
اُنو	اُن
انند	آنند، خوشی
اوتاوے (جمع)	جلدی کرنے والے، جلدباز
اودھوت	بہادر
اولاسس	شوق
اوکل	بیکل
اہے	ہے
اہیں	ہیں
اۓ جاۓ کرنا	آنا جانا، آمد ورفت کرنا
بات چلنا	بات مشہور ہونا، مثل ہونا
باٹ	رستہ
باٹ پاڑو	بٹ مار، ڈاکو
باٹ سار	مسافر
باو، باؤ	ہوا
بار (کارہوربار)	کاروبار
یارلانا	پھل لانا
بارے، بارا	ہوا
باگ	باگھ، شیر
باند (نا)	باندھ (نا)

الفاظ	معنے
باول	باولا
باوناد	ہوا کی طرح
بائیں	باؤلی
بتھر	بہتر، برتر، بڑا
بجر	پتھر، سِل
بُجھے	بُجھے
بجید	بہ ضد
بچھو	بچھو
بچھانا	بچھونا
بخت وار	بختور، خوش نصیب
بُد	عقل
بدل	بدلے
بدل	بادل
بڈا	بڑا
بڈنا	بڑھنا
بر	بغل
براں	باری، بار، وقت
برت	برتنا کا امر
برسانت	برسات
بُریاں	برے لوگ

الفاظ	معنے
بڑیا	بڑھا، پھیلا
بزاں	بعد ازاں،
بزکار	عیب
بِس	زہر
بِسارنا	بُھلانا
بست ہور بھاو	(بست = چیز، بھاؤ غالباً لفظ بھار بمعنے بوجھ ہوگا)
بلانا	بٹھانا
بغر	بغیر، سوا
بکٹ	سخت، کٹھن
بلا دور ہونا	صدقے ہونا
بلاند	بلونت، زوردار
بلہار جانا	واری یا قربان جانا
بم بو = (بنبو)	بانس
بِنا	بغیر
بُند	بوند
بنڈا	چٹان، پہاڑ
بوسہ کاری کرنا	بوسہ بازی کرنا
بھاگونت	بھاگوان
بھان	سورج

الفاظ	معنے
بھان	بہن
بھانا	بہانا
بھانا لینا	بہانہ کرنا
بھاؤ	عزت
بھتر	بھیتر
بھترال	بھیتروال، بھیتر، اندر، اندر کی طرف
بُھج بل	شہ زور (بھج = بازو، بل = زور)
بھرکانا	پھینکنا
بُھل	بھولے سے، بھول کر
بھلالی =	(بھلا = منہمک ہو کر، لی = بہت)
بھلا	بھلا آدمی
بُھلنا	بھولنا
بھنور	بھنورا
بھو، بھوت	بہت
بھوتیک	بہت ایک، بہت سا، سی، سے
بھودو	دلکش
بہودھات	بہت طرح سے، طرح طرح سے

الفاظ	معنے
بھوڑنا	واپس ہونا
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان کا	بہت عزت والا
بھوندو	منوہر
بھونک، بھونگ	بھجنگ، سانپ
بھوئیں	زمیں
بھیاو	بیاہ
بھیں	زمین
بَیٹ	بیٹھ (بٹنا = بیٹھنا)
بیسنا	بیٹھنا
بیفہم	بے فہم، بے وقوف
بے کٹر	سنگدل، کٹّر
بیگ، بیگی	جلدی ۔ (جلدباز)
بیگیچ	جلدی ہی
پاپ	گناہ
پاتال	پتال
پاتراں	طوائف
پاچ	بلّور
پارکی	پرکھنے والا

الفاظ	معنے
پارنا	کھونا
پاگا (= پائیگاہ)	اصطبل
پاواں اُپر ہات لانا	پانو پر ہاتھ رکھنا، حد درجہ ادب کرنا
پائینتھی	پائینتی
پتیارا	اعتبار
پتیارے	اعتبار کے، قابل اعتبار
پتیانا	اعتبار کرنا
پٹی	تختی
پچانیا	پہچانا
پچھانّا	پہچاننا
پچھیں	پیچھے، بعد ازاں
پُختا	پختہ،
پدم	کنول کا پھول
پرکاج	دوسرے کے لیے، غیر کے لیے
پرت	پریت، محبت
پُرتا	پورا پڑنا، میل ہونا۔
پرت پنت	راہ محبت
پردھان	سردار
پرُدکھ	غیر کا دکھ

الفاظ	معنے
پرو بھنجن	غیر کا دُکھ توڑنے والا، یعنے دکھ دور کرنے والا،
پرش	مرد
پرگٹ	ظاہر
پرم	محبت
پرمیس	پرمیشور
پرن	محبت
(سرحد) پکڑ	(سرحد) سے لے کر
پکھوا، پکھوے	بازو، گود
پگ	قدم، پانو
پُن	ثواب
پنانا	پہنانا
پنت	رستہ، راہ
پنکھی	پنچھی، پرندہ
پوچنا	پوچھنا
پولاد	فولاد
پَوَن	ہوا
پھاسے	پھانسا، پھانسنے کی چیز،
پھانسے	پاسے
پھانک کر	دھکّے سے (زور سے)
پھُکٹ پیرنا	مفت (پھوکٹ) ہونا

الفاظ	معنے
پھر پھر	بار بار
پہڑ	پہاڑ
پُھل	پھول
پُھل سیجڑی	پھولوں کی سیج
پھند	پھندا
پیٹ	پیٹھ
پیرت	محبت
پیسنا	داخل ہونا، گھُسنا
پیک	فصل، کھیتی
پَیلا، پَیلے	پہلا، پہلے
پیلاڑ	اُدھر کی طرف، پرے
پیو	پیارا، پی

الفاظ	معنے
تائیں	تئیں، خاطر، تک، نزدیک، لیے۔
تپانا	جلانا، بیقرار کرنا
تپنا	بیقرار ہونا
تج تائیں	تیرے پاس
تدی	تبھی، تب

الفاظ	معنے
ترُت	فوراً
ترگُن	تین گنا، سہ گنا، تگنا
ترلوک	تینوں عالم
ترنگ	گھوڑا
تسرا	تیسرا (تسرے = تیسرے)
تقوا	سہارا، بھروسا، ہمت
تِل	لمحہ، لحظہ، ذراسی دیر
تَل	تلے، نیچے
تلپت کرنا	برباد کرنا۔ تلپٹ کرنا
تِلتِل	لمحہ بہ لمحہ
تماری	تمھاری
تماشے تماشے کے چالے کرنا۔	طرح طرح کی چالیں چلنا
تَو	وقت
توَج	تیرے
تول	جھونکا
تھابنا	تھامنا (تھانب کر = روک کر)
تھنڈی	ٹھنڈی
تھے، (تے)	سے

الفاظ	معنے
تھِیر	قایم
تھُہیں (تھُیں)	توہی
تیج	شان وشوکت
تھِیرنا	قایم کرنا
تیڑتیچ	ٹیڑھی ہی
ٹٹ	کنارا
ٹُٹنا	ٹوٹنا
ٹھک	ذرا
ٹھار	جگہ
ٹھانوں	جگہ
ٹھینس	ٹھیس
ثلث	خط ثلث
جاب	جواب
جاں	جہاں
جالنا	جلانا (جالیا = جلایا)
جپنا	یاد کرنا، تسبیح پڑھنا
جِتنا	جتنا (جتے = جتنے)
جڑت	جڑاؤ، مرصّع

الفاظ	معنے
جزماں	جمع جزم کی
جس	شہوت ، قوت
جکوئی	جو کوئی
جگ	مدت دراز ، زمانہ
جگ اُجال	دنیا کو روشن کرنے والا
جگ ادھار	دنیا کا سہارا ، دنیا کو سہارا دینے والا۔
جگت	جگ ، دنیا
جگمگنا	جگمگانا
جُگنے	جگنو
جُلّاب	پاخانہ ، دست
جل تل	جل تھل، خشکی و تری
جُلوہ	شادی کی ایک رسم، جلوہ
جم	سدا ، ہمیشہ
جمات	جماعت ، اجتماع
جناور	جانور
جوتا	ڈھونڈنا (جونا = ڈھونڈنا)
جھالنا	جھیلنا
جُھٹنا	جٹنا
جُھٹانا	جھٹلانا

الفاظ	معنے
جُھٹنٹ	جٹنا ، چمٹنا
جھری	سوت
جھڑ	جھڑی
جھل	غصہ ، حد
جھلمان	جِھلمل
جھنجھ	غصہ ، جھانجھ
جھونٹے مار	فریبی ، تڑی باز
جھونڈ	جُھنڈ
جید	بہت بڑا
جیو دینا	جان ڈالنا
چاک	چکھ (چاکنا = چکھنا)
چالا	ناز و غمزہ ، چال
چالے کرنا	چالیں چلنا، حرکتیں کرنا
چاو	شوق
چتارا	مصور
چتر	ہوشیار ، فہیم
چچونڈا	چچینڈا (ایک ترکاری)
چترنا	نقش و نگار کرنا
چٹکا (لگانا)	چرکا (لگانا)

الفاظ	معنے
چرنا	چرٹھنا (چرے = چرٹھے)
چک	ذرا
چکلنا	بھینچنا
چکہ، چکھ	ذرا
چکمک	چقماق
چُمک	کہربا
چند پنم	ماہ کامل، پورا چاند
چنکنا	چومنا
چنگیاں	چنگاریاں
چوپ کر رہنا	چپ ہو رہنا
چوپھر / چوپھیر	چاروں طرف (چوپھیر، چوندھیر)
چوڑ	ریزہ ریزہ
چوسار	ہشیار، ہوشیار
چوندھیر	چاروں طرف
چونڑیاں	چنڑیاں
چونتا	چُننا۔ چنّا
چھجا	چھجّا
چھل	مکر، فریب
چھند	ترکیب، فریب

الفاظ	معنے
چیلا	چلّہ
حشم	فوج
حیفی کھانا	افسوس کرنا
خار	خوار
خاہی نخاہی	خواہ مخواہ، خواہی نخواہی
خصالت	خصلت
خمار	شرابی
خوش لکھن	نیک چلن
خوے	پسینہ
داتار	داتا
داٹ	تیزی سے، زور سے، شدت سے
دار	گھر
داس	غلام
داسی	باندی، لونڈی
دانی	فیاض
داوں	دامن، آنچل
دبٹنا	دبانا

الفاظ	معنے
دِپانا	روشن کرنا
ڈُراہی	آقائی
درس	درشن
درونے	سینہ ، دل
دِس	بیس یعنے دِن
دسن	دانت
دِسنا	دکھنا ، نظر آنا
دِشت	نظر
دفے	دفعے
دک	بہت
دکھوں جھورنے	دکھ سے ملول ہونے لگی
دگد	ڈگدا
دِل باندنا	دل لگانا
دند	دشمن
دندی	دشمنی، دشمن
دنڈل	ڈنٹھل
دِوا	دیا ، چراغ
دوتن	رقیب
دوچ	دوہی
دو دِھر	دوطرف

الفاظ	معنے
دوستن	دوستی
دوکن	دونوں طرف ، ہر طرف؛
دوکھ	دُکھ
دوگُن	دوگنا ، دوچند
دھات	قسم ، طرح
دھانا	دوڑنا ، تیز تیز چلنا
دھانوں	طریقہ ڈھنگ
دِھر	طرف
دھرت	زمین ، دنیا ،
دھرتری	"
دھرتی	"
دھرم	فرض
دھرنہار	دھرنے والا
دُھلارا	دھول ، گرد وغبار
دھن	محبوب ، معشوق
دھنی	آقا
دِھیر	طرف
دِھیر	صبر و استقلال
دی	ماہ دی (جو بہار کا مہینہ ہی)

الفاظ	معنے
دیا دِشٹ	مہربانی کی نظر
دیس	دن، (دیس بارا: بارہ دن)
دیسی	دے گا
دیک	دے کر
دیک	عار
دیک کر	دیکھ کر
دیہہ	جسم
دِیوا (دیوے)	چراغ
ڈُب مرنا	ڈوب مرنا
ڈرالو	ڈرانے والا
ڈوسا	بوڑھا
ڈونگر	پہاڑ
ڈھال	چال، کیفیت (چال ڈھال)
ڈیک	ڈگ، قدم
راجوٹ	حکومت - ضد
راک	راکھ
راکس	راکشس

الفاظ	معنے
رب چھانو	خدا کا سایہ، ظل اللہ
رتن	موتی، جواہر
رتن پاک	اعلیٰ جواہر
رچ	چمک، زینت
رُچہ	ذوق، خواہش
رحال	رحل
رُخے	رُقعے
رُسس	غصہ، روٹھنا
رست	قطار
رسٹرنا	تھورنا، نگل جانا
رک	رکھ
رکسی	رکھیگا
رگت	خون
رلیاں رلنا	شوق سے ملنا
رنا	رہنا
رنجانتے	رنجیدہ کرتے (رنجانا: رنجیدہ کرنا)
رُوت	رُت، فصل
روماولی	بالوں کا خط جو چھاتی سے ناف تک جاتا ہے۔

الفاظ	معنے
رونگانا	طعنہ دینا
رہنہارے	رہنے والے، باشندے
رے	رہے (رے ہے = رہے ہے)
ریب	شک
رین	رات
زٹ (ہونا)	زچ (ہونا)
زرینا	زیور
زیارت	فاتحہ، فاتحہ سیوم
زیاست	زیادہ
سات	ساٹھ
سات	ساعت
سار	سوار
سار	تنکا، لوہا
سارا	کُل، پورا، کامل
سانت	بارش
ساؤچیت	مطمئن، خاطر جمع
سچلی	سچ مچ کا، (کی)
سپٹ	تمام

الفاظ	معنے
سُتنا	سوتا
ستم	غضب
ستمیں	ظلمی، ستمی
سٹنا	ڈالنا
سرک	جال، پھندا
سٹ (کر)	پھینک کر
سُجھ	سوجھ
سُجات	نیک ذات، نیک دل
سُجان	دانا
سُد	عقل و ہوش
سداکال	ہمیشہ ہمیشہ
سرس	اعلیٰ، عمدہ
سُرگ	بہشت
سُرنگ	خوش رنگ
سرپاپان	چھتری
سُک	سُکھ
سکا، سکّا	انگوٹھی
سکت	قوت
سُکنا	سوکھنا
سکی	سکھی، محبوب

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
سُکیا	سُکھی	سنگ	ساتھ، صحبت
سگٹ	کل	سنگات	ساتھ
سُگھر	سُگھڑ، باسلیقہ، سلیقہ مند	سنگاتی	ساتھی.
سلکھن	نیک چلن، خوش نصیب	سنگرام	آسائش، ہم صحبتی
سلے (جمع سلا کی)	اسلحہ	سنمک، سنمکھ	سامنے، مقابل
سم	مثل، مقابل	سودھرنا	سُدھرنا
سمجنا	سمجھنا	سور	سورج
سمد	سمندر	سوراں	جمع سُر کی (موسیقی)
سُنا	سونا (سنے، ستنے = سونا)	سورتج	سورج
سنبالنا	سنبھالنا	سوسنا	سہنا، برداشت کرنا،
سنبک	کشتی		جھیلنا۔
سنبھالنہار	سنبھالنے والا	سوسنے	سہنے
سنبھوگ	صحبت، معاشرت	سہانا یا سہنا	اچھا معلوم ہونا، زیب دینا
سنپڑنا	پھنسنا، گرفتار ہونا	سیام	سیاہ
سنپارے	سپیرے	سیرتے	ازسرنو
سنپور	بھرپور	سیر	سر
ستانا	ستانا، پریشان کرنا	سیس	سر
سنتوس	صبر، شانتی، سکون	سیک	نصیحت
سنچر	آکر، پہنچ کر	سینسار	دنیا، جہاں
سنچرنا	پہنچنا، داخل ہونا	سیوک	خدمت گزار

الفاظ	معنے
شانیاں	شانے
شاطیر	شاطر
شرزا	شیر بچہ، شیر کا بچہ
شگن	شگون
شو	شوہر
شہانی	شاہانہ
صبا	صبح
صبوری	صبر
صریّاں	صراحیاں
ضبے	ذبح
ضرب	مثل، ضرب المثل
عاروس	عروس
غصا	غصہ
غلبلا	گڑبڑ
غل غال	گڑبڑ

الفاظ	معنے
غوغاسمیت	غوغا کرنے والی، غوغا بھری
فام	فہم، سمجھ
فامنا	فہم کرنا، سمجھنا
فرنگ	تلوار
فکروند	فکرمند
قرمیزی	قرمزی
قصا	قصہ، قضیہ، بات
قراں	قران
کاچ	کانچ
کارنے	کارن
کاڑنا	نکالنا
کاگ	کوّا
کال	وقت
کالوے	نالے (ندی نالے)
کالی	روشنای
کاماں	جمع کام کی
کاں	کہاں

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
کانٹیاں	کانٹے	کرتار	کرنے والا؛ باری تعالیٰ
کاند	دیوار (کانداں = دیواریں)	کرسکسی	کرسکے گا
کِتا	کتنا	کرے	کے
کِتا کر	کتنا کچھ		
کتا ہوں	کہتا ہوں	کڑکا۔ کڑکیاں	کنارا
کتے کئے	کتنوں نے کہا	کسی	کسنا کا ماضی مطلق
کُجات	بدذات، بداصل	کشت	تکلیف
کُجل	بے کاجل، بے نور	کگر	کہ کر، سمجھ کر
کُچ	کچھ	کل	ترکیب
کُچ	پستان	کلا	مکر و فریب، غمزہ
کچوانا	کچیانا، پہلوتہی کرنا۔	گل واڑی	پھول باڑی
کدر	کدھر	کلول	حنظل (کلیل کا بگاڑ)
کدھاں لگ	کب تک، کہاں تک	کم قِل	کم عقل
کدھن	طرف	کمل	کنول
کدھیں	کبھی	کمیں	کم
کر	یہ لفظ طرح طرح سے	کَن	سے، نزدیک، کنے
	استعمال ہوتا ہے جیسے	کنا	کہنا
	"ہمنا ہادی ہے کر پہچانے گا"	کنتل	لٹ
	"بدایوں کر ایک شہر تھا"	کینچلی	کینچلی
	(یعنے نام سے یا سمجھ کر وغیرہ)	کنڈلیاں	لٹیں

الفاظ	معنے
کنگوی	کنگھی
کِنے	کس نے
کو	کب
کو	کوس
کُوا	کنواں
کوانا	کہوانا، کہلانا
کوٹ	قلعہ
کوچ (کُچ)	کچھ
کولا	گیدڑ
کوں	کہوں
کونچہ	کوچہ
کونچیاں	کوچے
کوؤ	کہو
کھالا	خالہ
کھان	کھانا
کھجا	کھسیانا ہوکر
کھڑگ	تلوار
کہکش	کہکشاں
کھم	ستون
کھن	آسمان

الفاظ	معنے
کھن	حصہ، ٹکڑا، دنیا
کھوانا	کہلانا
کئی	کہی
کَی	کہی
کِی	کیوں
کیا	کہا
کیاں	کی کی جمع (نعمتاں غیب کیاں = غیب کی نعمتیں)
کیرا	کا
کیرے	کے
کیس	بال
کیلی	کنجی، (کیلیاں = کنجیاں)
کیں	کہیں
کِسے	کیوں
کے	کہ
گانڈے	گنّے
گاون	گائن۔ گانے والی
گج	ہاتھی
گُدگلی	گُدگدی

الفاظ	معنے
گرب	حمل
گرہ	مصیبت
گڑ	گڑھ، قلعہ
گڑ دینا	بوسہ دینا (گڑ لینا = بوسہ لینا چومنا)
گڑگیاں	(جمع) گھُٹنے، پاجامے
گڑی	چیتھڑا
گگن	آسمان
گلالا	پھول کا زیرہ
گل پڑنا	گر پڑنا، پگھلنا
گلنا	گر پڑنا، پگھلنا، (گل کر = پگھل کر)
گلہار کرنا	گلے میں ہار ڈالنا
گمانا	رجھانا
گمنا	ریجھنا
گمنا	بسر ہونا (گمے = بسر ہو)
گمنا	خوش ہونا (گمیا = خوش ہوا)
گُن	ہنر
گُن بھری	ہنر مند، باسلیقہ

الفاظ	معنے
گنبھیر	سنجیدگی، سنجیدہ، گہرا
گُن ندھاں	گنوں کا ذخیرہ، ہنرمند
گنونت	ہنروالا یا ہنروالی، گن والا
گُنونتا، گنواں	ہنرمند، گن والا
گُنی	گنوان، ہنروالا، گن والا
گوندنا	سوچنا (گوندکر = سوچ کر)
گھات کرنا	دھوکا دینا، داؤ (کرنا)
گھالنا	ڈالنا (گھال = ڈال)
گھانگرا گھول	لہولہان (تتربتر، الٹ پلٹ، گڑبڑ سربڑ)
گھانی میں پیلنا	کولھو میں پیلنا
گھرے گھر	گھر گھر
گھڑی کرنا	لپیٹنا، تہ کرنا
گھن	آسمان)
گھنگھٹ یا گھنگٹ	گھُونگٹ
گھنگچی	گھُنگچی
گھمنا	گھومنا، (گھمتے = گھومتے)
گھیو	گھی
گے	ارے یا ای، دکن میں عورتوں کی بول چال

الفاظ	معنے
	مخاطب کرنے کے لیے بولتی ہیں)
گیانی	گیان والا، صاحب عرفان
لاڑ	لاڈ
لاک	لاکھ
لالن	محبوب
لبدانا	فریفتہ کرنا (لبدائیا = فریفتہ کیا)
لت	لات
لٹنا	کمزور کر دینا
لٹ پٹانا	لپٹنا، لپٹانا
لُڑنا	لُڑھکنا
لِڑنا	لوٹنا
لطیفا	لطیفہ
لفظاں	لفظ کی جمع
لِکنا	لِکھنا، (لِک = لِکھ)
لگ	تک، تلک
لون	رنگ، رونق
لھو	لہو
لھوے	تلواریں

الفاظ	معنے
لئی یا لی	بہت
لیانہار	لانے والا
لیسی	لے گا
ماتا	مست
مارگ	رستہ، نشان
مانا	سمانا (ماوے = سماوے)
ماندا ہونا	بیمار ہونا
مانڈنا	جمانا
مانک موتی	(مانک کے معنے بھی موتی ہیں، دونوں مترادف ہیں)
ماس	مہینہ
متوال	متوالا
مِٹھی	میٹھی
مثلاً	مثل، کہاوت
مچلیاں	مچھلیاں
مد	شراب
مدن	مست
مدنایک	سردار
مرتبا	مرتبہ

الفاظ	معنے
مستید	مستعد، تیار
مستعید	مستعد، تیار
مسکے کوں دانت آنا	یہ مثل ہے، یعنے مسکے کے بھی دانت نکل آئے۔ جیسے بینڈکی کو بھی زکام ہُوا۔
مسلا	ضرب المثل
مشارے	مشورہ
مطلق	قران شریف میں آیت کے ختم پر ٹھیراو کا گول نشان ○
معزّزا	معجزہ
مغم	مغموم
مُکڑا	مُکھڑا
مُکی	مُکّا (مکیاں = مُکّے)
ملاذا	ملاحظہ
ملانہار	ملانے والا
مُلانے	ملاّ
مُلمّا	مُلمع
ملنہار	ملنے والا
من	منہ
منا	منع

الفاظ	معنے
منتاں	منتیں
منترکاری	کارباری؛ وزیر
مندھیر	مندر، محل
منڈوا	پنڈال
منگنا	مانگنا
من ہر	من موہن، دل چھین لینے والا
من ہرن	دلکش، دل لے لینے والا
منے	میں، درمیاں
مو	منہ
موٹاں	جمع موٹ کی بمعنی چرسا
مھوں	مینہہ
مہیندی	مہندی
مھینوں	مینہ
مے	میں
میا	محبت
میاونت	محبت والا
نازوک	نازک
ناکھسی	نہ کہے گا
ناما	نامہ

الفاظ	معنے
ناندیاں	(ناندنا بمعنی جوڑنا، ملانا)
نپج	تخلیق
نپجانا	پیدا کرنا
نت	ہمیشہ
نجانا یا نجھانا	غور سے دیکھنا
نخش چننا	نقش چننا۔عیب گیری کرنا، حرف رکھنا
نرادھار	بے بس، بے سہارا
نراسا	ناامید
نرجیو	بے جان
نرمول	انمول
نزیک	نزدیک
نِس	رات
نِس دن	شب و روز، ہمیشہ
نظر	نذر
نعل بندی دینا	خراج دینا
نفا	نفع
نقش چننا	عیب چینی کرنا
نکرسوں	نہ کروں گا
نکو	نہیں

الفاظ	معنے
نماشم	سرشام
نوا	نیا
نوازنا	نوازش کرنا
نوانا	جھکانا (نوائے = جھکائے)
نوکھن	نوطبق
نول	بے مثل
نوی	نئی
نویاں	جمع نوی کی۔ بمعنی نئی
نہہ	محبت
نھاٹنا	بھاگنا، دوڑنا، (نھاٹ کر = دوڑ کر)
نھاٹیا	بھاگا، دوڑا
نھاری کرنا	ناشتہ کرنا
نھاس جائے	بھاگ جائے
نھالی	نہالی
نھنی	ننھی
نھنواد	ننھے بچے
نھواں	جمع نھو کی بمعنی ناخن
نھواں لانا	ناخن لگانا یا چبھونا
نہوسی	نہ ہو گا

الفاظ	معنے
نھوں	ناخن
نپٹ	صاف سیدھا
نیر	پانی
نیہہ	محبت
نیں	نہیں
وارنا	قربان کرنا
واز	بیزار
واخا یا واقا	واقعہ (واخے یا واقعے = واقع)
وخت	وقت
ودا	وداع
ور	افضل، قوی
ورکش	قوی، زبردست
وستاد	اُستاد
وصول	اصول
وضا	وضع
وکد	تاکید
ہات بازی کرنا	دست درازی کرنا

الفاظ	معنے
ہاک مارنا	چلّانا
ہبے	اب
ہت	ہاتھ
ہتیا	مہربان
ہٹکنا	ٹوکنا
ہیچ ہونا	ہچنا، قاصر رہنا
ہدرنا	ہلنا
ہست	ہاتھی
ہم	مقابلہ
ہم تم ہونا	مقابل ہونا، مقابلہ کرنا
ہمنا	ہم
ہنڈنا	پھرنا
ہنروند	ہنرمند
ہنوار	ہموار
ہور	اور
ہولے	اولا، اولے
ہون ہار	ہونے والا، ہونہار
ہیڑا	گوشت
ہیناں	کم تر، نادار

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
یتا	اتنا	یکسکا	ایک کا
یتیاں	جمع یتی بمعنی اتنی	یکن	ایک
یدی	مگر	یگنگ	ایک ساتھ، ہم صحبت
یکدھات	ایک قسم، یکساں	یو	یہ
یکستی	ایک سے	بے	بہت، کثرت

غلط نامہ

مثنوی "قطب مشتری"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵	۳	در	ڈر
۵	۴	در	ڈر
۵	۹	ساج	ساچ
۷	۱۰	دو	وو
۹	۲	پتیاں	یتیاں
۹	۴	نا	ناچ
۱۰	۱۳	سنگار	سنگات
۱۱	۱	ترنگ	ترنگ
۱۱	۱۱	مسلماں	مسلمان
۱۸	۱۰	؟	×
۱۹	۱۳	دو	وو
۲۲	۱۴	تویاں	نویاں
۲۲	۱۹	اچالی	اچالے
۲۴	۵	دو	وو
۲۵	۱۸	؟	×
۲۶	۱۱	سُر	سر
۲۶	۱۷	پری	پڑی
۲۷	۱۱	جوتسی	جوتسی
۳۲	آخر	وہاں	جہاں
۳۳	۴	دوٗر	دوٗڑ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۶	۴	بڑا	برا
۳۹	۵	ٹے	تے
۴۵	۵	چپکیچ	چپکیچ
۴۸	۱۸	انپڑاوتے	انپڑاوے
۵۷	۱۸	سپر	بسیر
۵۸	۶	باک	باگ
۵۸	۱۰	گھرگ	گھرڈگ
″	″	تول	توں
۵۹	۳	جناور	جناور
۵۹	۱۵	مت	مست
۶۱	۱۵	پک	پگ
۶۳	۷	دو	وو
۶۴	۱۲	تھی	تھے
۶۹	۸	روتاولا	اوتاولا
۷۱	۱۱	لوں	توں
۷۳	۴	مس	امس
۷۴	۱۴	ہور	اُپر
۷۶	۱۵	خط	حظ
۷۶	۱۷	دست	درست
۷۹	۹	مغم	مغمم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۷۹	۹	کیوں	×
"	"	"	×
۸۶	۴	نجانو	نجانوں
۸۷	۱۵	چکھ	جگ
۹۴	۱۳	دھن	دہاہن
"	"	ٹنک	تنگ
۹۷	۱۴	اُلو	اُنو
۹۸	۳	نھتی	نھنی
۱۰۱	۵	خو	جو
۱۰۵	۳	کھرک	کھڑگ
۱۰۵	۱۰	آگ	آب
۱۰۸	۳	سنبھوک	سنبھوگ

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Quṭb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.